عمران سیریز

ابنِ صفی

سلسلہ وار کہانی ع 5

عمران سیریز ۴۲

بلیک اینڈ وہائٹ

ابن صفی
بی۔اے

اسرار پبلیکیشنز ۲/۱ فردوس کالونی۔ کراچی ۱۸

جملہ حقوق محفوظ

سلسلہ: عمران سیریز
نام کتاب: بلیک اینڈ وائٹ
طباعت: مطبع سعیدی قرآن محل کراچی
طباعت سرورق: فضلی سنز کراچی
ناشر: ابن صفی (اسرار احمد)

مقام اشاعت
دفتر اسرار پبلیکیشنز ۲/۱ فردوس کالونی - کراچی ۱۸

قیمت
ایک روپیہ پچھتر پیسے

اس ناول کے نام، مقام، کردار اور کہانی سے تعلق رکھنے والے اداروں کے نام فرضی ہیں

پبلشرز

"بلیک اینڈ وائٹ" حاضر خدمت ہے۔ یہ اس سلسلے کی آخری کڑی ہے جس کی ابتدا کنگ چانگ سے ہوئی تھی... اس سلسلے کو بہت سراہا گیا ہے۔ دو چار خطوط ناپسندیدگی کے بھی آئے ہیں۔ لیکن یہ ایسے احباب ہیں جو تحریری ادب میں بھی صرف دو اور دو چار دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

بہر حال اس سلسلے میں اتنا ہی عرض کروں گا کہ پسند اپنی اپنی ۔۔۔ آئندہ ناول بھی عمران ہی کا ہوگا۔ اس سے یہ نہ سمجھئے کہ پھر کوئی لنگڑ نکال کر کنگ چانگ ہی کے سلسلے کو مزید طوالت دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ بات نہیں ہے۔ اسے بلیک اینڈ وائٹ ہی پر ختم سمجھئے۔

آپ کا یہ خیال بھی درست نہیں کہ فریدی سے روگردانی کر رہا ہوں۔ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ "جاسوسی دنیا" کے لئے کچھ نئے اطوار زیر غور ہیں جیسے ہی انہیں زیر عمل لانے کے قابل ہو سکا آپ فریدی کے ناول بھی پڑھ سکیں گے۔

شائد میں نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کاغذ کا ذکر نہ چھیڑوں گا۔ لیکن جس قیمت پر میں نے پچیس پیسے کا اضافہ کیا تھا اس سے کاغذ پر فی ریم پچیس روپے

مزید اضافہ ہو گیا ہے (قیمت) کسی ایک جگہ ٹھہرنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ لہٰذا کتاب کی قیمت میں مزید اضافے کے لئے ذہن بنائے رکھیے گا۔ ہو سکتا ہے ایک بار پھر ناگوار قدم اٹھانا پڑ جائے۔

لیجئے آئیے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں کہ الٰہی۔ پاکستانی سیٹھوں کو بھی نیوز پرنٹ بنانے کی توفیق عطا فرمائے (خواہ وہ گنے کی پھوک ہی کا کیوں نہ ہو) اور اتنا ہی گراں کیوں نہ ہو جتنا غیر ملکی مکینیکل کاغذ ہے۔ اس طرح کم از کم کتاب تو فربہ نظر آئے گی اور آپ کو ایک روپیہ چھتر پیسے خرچ کر کے اس کی پسلیاں تو نہیں گنتی پڑیں گی۔ ایک صاحب نے لکھا تھا کہ ان دنوں آپ کی کتاب خریدنے کے بعد سمجھ میں نہیں آتا کہ پہلے اسے پڑھا جائے یا اس کی پسلیاں گن لی جائیں

آخر میں ایسا کتاب کے کسی قدر تاخیر سے شائع ہونے پر معذرت خواہ ہوں۔ صرف آپ ہی کا محبوب مصنف نہیں نزلہ و زکام بھی مجھ پر جان چھڑکتے ہیں۔۔۔ تیسرا معدہ بھی عزیز رکھتی ہے —

والسلام

ابن صفی

(۱)

عمران خاموش بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے فراگ کا قہقہہ سنائی دیا۔ وہ غالباً برابر والے کمرے میں تھا۔ لیکن جب اس نے محسوس کیا کہ قہقہہ خود اس کی طرف بڑھتا آ رہا ہے تو سنبھل بیٹھا۔

دوسرے ہی لمحے میں فراگ نمودار ہوا تھا۔ اب بھی ہنسے جا رہا تھا۔ لیکن تھا تنہا ہی۔

"کیا میں آپ کے کسی کام آ سکتا ہوں؟" عمران نے کرسی سے اٹھ کر خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"تم۔۔۔!" فراگ اس کی طرف انگلی اٹھا کر ہنستا ہوا بولا۔ "تم نے تو سب کا کام تمام کر دیا۔"

"میں نہیں سمجھا یور آنر۔"

"یہ تمہارا پرنس ہر بنڈالونسا کا تو اس سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔"

"جب خدا چاہے گا تب آپ کی بات میری سمجھ میں ضرور آ جائے گی۔" عمران نے مایوسی سے کہا

"میں خود ہی سمجھائے دیتا ہوں۔۔۔ خدا کو تکلیف نہ دو۔"

"آپ کی مرضی۔"

"اچھا تو سنو۔ یہ بنیادی کی کچی شراب جو چوری چھپے موکارو میں آتی تھی

اب باضابطہ طور پر آئے گی۔ اس کے لئے شاہی اجازت نامہ مل گیا ہے۔ اور یہ بھانجے صاحب کا کمال ہے۔ ماموں صاحب نے فرمایا کہ یہ بھی کوئی پینے کی چیز ہے جو آپ پیتے ہیں۔ بنیادی کی شراب منگوایئے پھر دیکھئے کیا مزہ آتا ہے۔"

"ہائیں... تو کیا ماموں بھانجے پینے بیٹھ گئے ہیں۔"

"دونوں بالکل الّو نظر آرہے ہیں۔ ابھی میں شاہی خلوت ہی سے آرہا ہوں — وہاں ہرنینڈا۔ شاہ اور لوئیسا موجود ہیں۔ شاہ لوئیسا پر لٹو ہو رہا ہے۔ اس سے کہہ رہا تھا کہ اگر تم موکارو جیسا پسند کرو تو اب وزارت عظمیٰ تمہارے ہی حوالے کئے دیتا ہوں۔"

"خوب... خوب..." عمران سر ہلا کر بولا

"کیا خوب خوب کر رہے ہو۔ تمہارا ان لوگوں سے اب کوئی تعلق نہیں تم میرے ساتھ چلو گے۔"

"بالکل... بالکل۔"

فراگ نے اُسے گھور کر دیکھا تھا۔ پھر عمران کو اس کی آنکھوں میں شبے کی جھلکیاں نظر آئیں۔ اس نے کئی بار محسوس کیا تھا کہ فراگ اس سے مطمئن نہیں معلوم ہوتا تھا۔

اور پھر اس وقت وہ بات سامنے آہی گئی جس نے فراگ کے دل میں اس کے خلاف شبہات پیدا کئے تھے۔ اس نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔"

اس نے یہ جملہ انگریزی میں ادا کیا تھا۔ لیکن عمران احمقوں کی طرح آنکھیں پھاڑے بیٹھا رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کچھ بھی پلّے نہ پڑا ہو:

"زیادہ بننے کی کوشش نہ کرو۔ زیادہ دن میری آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکو گے۔"

اس بار بھی اظہار خیال کا ذریعہ انگریزی ہی تھی۔

"کیا آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے ہیں؟" عمران نے فرانسیسی میں پوچھا

"کیا تمہیں انگریزی نہیں آتی؟"

"کیوں نہیں آتی... نہ آتی ہوتی تو ہزہائی نس میرے لئے بالکل گونگے ہوتے"

"دغاباز..." فراگ دانت پیس کر بولا۔ "پرنس ہرنینڈا کی بجائے تم ہی موکارو کو کال کرتے رہے تھے تم نے سوچا ہوگا کہ ساکاوا نے ہرنینڈا کی آواز نہ سنی ہوگی اس لئے دھوکہ چل جائے گا۔"

"اور وہ چل گیا۔"

"میری وجہ سے۔ میں نے تصدیق کی تھی کہ وہ ہرنینڈا ہی کی آواز ہے۔"

"شکریہ یور آنر—"

"پھر تم نے مجھ سے کیوں جھوٹ بولا تھا۔"

"میں نے یہی تو کہا تھا کہ اسپینی میری مادری زبان ہے اور فرانسیسی بول سکتا ہوں۔ آپ نے یہ کیسے فرض کر لیا کہ بس یہی دو زبانیں مجھے آتی ہیں اور مجھے تو وہ زبان بھی آتی ہے جسے کتے کے علاوہ اور کوئی نہیں سمجھ سکتا" عمران نے کہہ کر کتوں کی طرح بھونکنا شروع کر دیا۔

"چپ... چپ... مجھے باتوں میں اڑانے کی کوشش نہ کرو۔"

"اچھا یور آنر تو اب سنئے! جب میں پہلی بار آپ سے ملا تھا تو مجھے علم نہیں تھا کہ آپ کون ہیں۔ پرنسز ٹالابوآ نے صرف اتنا کہا تھا کہ خطرناک آدمی ہے احتیاط سے اسے تاہیتی پہنچا دو۔ پھر جب مجھے آپ کا نام معلوم ہوا تو اور زیادہ محتاط ہو گیا۔"

"میرے کان نہ کھاؤ۔ ساکاوا نے آخر یہ کیوں کہا تھا کہ تم ہی ڈھمپ لوپکا ہو۔؟"

"محض اس لئے کہ آپ مجھ پر چڑھ دوڑیں اور اسے آزاد ہونے کا موقع مل جائے۔"

"زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ میری قوت فیصلہ جواب دے گئی ہے!"

"میں نہیں سمجھا۔!"

"میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ تم جھوٹے ہو یا سچے۔"

"آپ صرف یہ دیکھئے کہ میں نے ابھی تک آپ کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس حرکت پر مجھے آپ ہی نے اکسایا تھا۔"

"کس حرکت پر؟"

"یہ دیکھنے پر کہ موکارڈ میں کیا ہو رہا ہے۔ ورنہ میرا مشن تو صرف اتنا تھا کہ بجاجے کو ماموں سے تک پہنچا دوں۔"

"تم نے مجھے ہر طرح شکست دی ہے!"

"ارے توبہ توبہ۔" عمران اپنا منہ پیٹتا ہوا بولا۔ "فراگ ہر حال میں گریٹ رہے گا۔"

"اس حقیقت کو کبھی نہ بھولنا۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"لیکن ابھی ایک حماقت کا اعتراف کرو۔"

"کس حماقت کا؟"

"تمہیں اس کارخانے کو اس طرح برباد کر دینا چاہیئے تھا۔"

"اس سلسلے میں سچی بات میں نے ابھی تک کسی کو بھی نہیں بتائی۔" عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"اور مجھے بھی نہ بتاؤ گے۔" فراگ اسے گھورتا ہوا بولا

"اگر آپ کو نہ بتانا ہوتا تو اس کا ذکر ہی نہ چھیڑتا۔ ہوا یہ کہ اس زمین دوز کارخانے کا جائزہ لینے کے بعد جب ساکاوا سمیت سرنگ سے گذر کر اس کے ہیرک والے کمرے میں پہنچا تو اس نے مجھے شکست دے دی۔"

"کیا مطلب؟" فراگ چونک پڑا۔

"اس سے بڑی چوٹ میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں کھائی تھی۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ اور کچھ سوچنے لگا۔

"کیا تم اپنی بات جلد ختم نہیں کر سکتے۔" فراگ جھنجھلا کر بولا

"اوہ — ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہیرکس والے کمرہ خاص میں پہنچ کر میں نے پوچھ گچھ کے سلسلے میں ساکاوا پر بے دریغ تشدد کیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس فیکٹری کا سارا کنٹرول ہیرکس والے کمرے ہی سے ہوتا تھا۔ دھوئیں کا حصار غائب بھی ہو سکتا تھا۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ساکاوا کے ہاتھ پیر جکڑے ہوئے تھے۔ اور اسے دو آدمی اٹھا کر ہیرکس والے کمرے تک لائے تھے۔"

"اچھا تو پھر۔؟"

"ساکاوا نے مجھ سے کہا تھا کہ میں ایک الماری کھول کر اس کے اندر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک ہینڈل گھما دوں۔ ظاہر ہے کہ میں نے بغیر سمجھے بوجھے اس کے مشورے پر عمل نہ کیا ہوگا۔ ساکاوا نے کہا وہ ایک تجوری کا ہینڈل ہے جس میں اس خطرناک حربے کا پلان اور ڈائیگرام موجود ہے۔ پھر اس نے اپنی مظلومیت کا ذکر نکال لیا تھا کہ دراصل وہ خود بھی کسی کا آلۂ کار ہے اور اس حربے سے متعلق تکنیکی باتیں اب تک اس کی سمجھ میں نہیں آ سکیں۔"

"میں کہتا ہوں جلدی سے ہینڈل گھماؤ۔" فراگ پیر پٹخ کر دہاڑا "بات کو طول نہ دو۔"

عمران احمقانہ انداز میں مسکرا کر بولا "میں نے ہینڈل گھما دیا... اور سب کچھ تباہ ہو گیا۔ خدا کی پناہ کتنے بھیانک دھماکے تھے۔ پھر کیسی زمین ہلی تھی۔ میں تو سمجھا شاید اب موکارڈ بھی غرق ہوا۔"

"شروع ہی سے میری رائے رہی ہے کہ تم بنیادی طور پر اول درجے کے احمق ہو۔" فراگ برا سا منہ بنا کر بولا۔

"شکر ہے کہ آپ نے اس کا اعتراف تو کیا۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لی

"ایسی شکل والے عقلمند نہیں ہوتے۔" فراگ اس کے چہرے کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "اگر وہ تجربہ تجویز تکمیل تھا میرے ہاتھ لگ جاتا تو جانتے ہو کیا ہوتا۔"

عمران نے سر کو منفی جنبش دی۔

"بحرالکاہل پر میری حکومت ہوتی۔"

"اور آپ کاہل اعظم کہلاتے۔" عمران بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے بتاؤ کہ میں ڈھمپ لوپو کا کو کہاں تلاش کروں۔"

"مجھے یہ نام قطعی پسند نہیں۔ سخت کریہہ الصوت واقع ہوا ہے۔" عمران بُرا سا منہ بنا کر بولا۔

"لوئیسا پر ہاتھ ڈالے بغیر کام نہیں چلے گا۔"

"آپ مجھ سے وعدہ کر چکے ہیں کہ اسے موکارو میں نہیں چھیڑیں گے۔"

"اس کے علاوہ تو اور کوئی مطالبہ نہیں ہے اس کے سلسلے میں۔" فراگ اُسے گھورتا ہوا غصیلے لہجے میں بولا

"اور کیا مطالبہ ہو سکتا ہے؟"

فراگ کچھ نہ بولا۔ اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔

عمران مستفسرانہ نظروں سے اُسے دیکھتا رہا۔ ٹھیک اسی وقت فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ "لوئیسا کے ساتھی خطرناک لوگ ہیں... بو رآمز...."

جواب میں فراگ نے کس پائے کی گالی لوئیسا کے ساتھیوں کو دی تھی عمران نہ سن سکا کیونکہ ریسیور اٹھانے کے بعد وہ اس آواز کی طرف متوجہ ہو گیا تھا جس نے فون پر اسے مخاطب کیا تھا۔

لوئیسا اس سے پوچھ رہی تھی۔ "اٹھارواں آدمی کیسا لگا ہے؟"

"سوری... رانگ نمبر...!" کہہ کر عمران نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کون تھا؟" فراگ اُسے گھورتا ہوا بولا

"لوئیسا۔ کسی اٹھارویں آدمی کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔"

"کیا مطلب؟"

"ساکاوا کی قید سے صرف سترہ آدمی ہمارے ہاتھ لگے تھے۔"

"اوہو۔ تو وہ کسی اٹھارویں کا مطالبہ کر رہی ہے۔"

"اب وہ خود ہی دوڑی آئے گی۔"

"ویسے مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔" فراگ بائیں آنکھ دبا کر بولا

"میں نہیں چاہتا کہ اس کا اور آپ کا سامنا ہو۔"

"تم کو بھی اچھی لگتی ہے کیا؟"

"زہر کی پڑیا اسے بھی اچھی لگے گی جو خودکشی کا تہیہ کر چکا ہو۔"

دفعتہً پھر فون کی گھنٹی بجی۔ عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔ اس بار جوزف کی آواز تھی۔

"باس! کیا تم تنہا ہو؟"

"نہیں! مینڈک بھی ہے۔" عمران نے اردو میں جواب دیا۔

"بہت ضروری باتیں کرنی ہیں۔ باس اسے کسی طرح رخصت کر دو۔"

"اچھا... میں کوشش کروں گا۔"

ریسیور رکھ کر وہ فراگ کی طرف مڑا۔

"اب کون تھا؟"

"پرنس۔! فرما رہے تھے کہ ہز میجسٹی پونیاری کی شراب کے لئے بہت بے چین ہیں۔ آج ہی اس کی ایک کھیپ موکارو پہنچنی چاہیئے۔"

"یہ کس طرح ممکن ہے۔" فراگ بُرا سا منہ بنا کر بولا

"اگر ایک بار زنفار علی کو پھر تنہا کر دیا جائے تو؟"

"تب شاید بادشاہ کی یہ خواہش پوری کی جا سکے گی۔"

"بس تو پھر جلدی کیجئے! آپ کے پاس اجازت نامہ موجود ہے۔ سیدھے شاہی محل کے ہیلی پیڈ پر پہنچ جائیے۔"

عمران نے محسوس کیا کہ فراگو کچھ مطمئن سا نظر آ رہا ہے۔ وہ تھوڑی دیر تک کھڑا کچھ سوچتا رہا پھر سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

عمران پھر فون کی طرف متوجہ ہوا۔ نمبر ڈائیل کئے اور ماؤتھ پیس میں بولا۔ "اب آجاؤ... وہ چلا گیا۔"

تھوڑی دیر بعد جوزف کمرے میں داخل ہوا تھا۔ آنکھیں نشے میں ڈوبی ہوئی تھیں لیکن چال میں لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔

"باس وہ کتیا تو بڑی خطرناک لگی!" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا

"ہر کتیا خطرناک ہوتی ہے۔ لیکن تم کس کتیا کی بات کر رہے ہو۔"

"وہی لوسینا۔"

"کاٹنے دوڑی تھی۔" عمران نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"سنجیدہ ہو جاؤ باس۔ ہم دشواریوں میں پڑ گئے ہیں۔"

"ارے کچھ بکے گا بھی یا شہزادوں ہی کے سے انداز میں بولے جائیگا۔"

"ہم نے وہاں سے سترہ قیدی برآمد کئے تھے لیکن وہ کسی اٹھارہویں کی بات کر رہی ہے۔"

"ایک سو اسی کی بھی بات کر سکتی ہے۔ تو پھر۔"

"کہتی ہے اگر اٹھارویں کا سراغ نہ ملا تو وہ بادشاہ سے کہدے گی کہ میں نقلی ہر ہنڈا ہوں۔"

"اچھا! تو کیا تو زندگی بھر شہزادہ ہی بنا رہنا چاہتا ہے!" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

"جہنم میں گئی شہزادگی۔ یہ تو سوچو کہ ہماری کیا پوزیشن ہوگی۔ اور ہاں! وہ یہ بھی تو کہہ رہی تھی اگر عمران نے تعاون نہ کیا تو وہ دونوں سائنسدان بھی واپس نہ جاسکیں گے جن کے لئے ہم نے اس مہم میں شرکت کی تھی۔"

"وہ مجھ سے براہ راست گفتگو کیوں نہیں کرتی۔"

"تم ان سفید فام شودریوں سے واقف ہونے کے باوجود بھی اس قسم کی باتیں کر رہے ہو باس! وہ اب تمہارا ذکر بڑی حقارت سے کرتی ہے۔"

"ہوں!" عمران کچھ سوچتا ہوا بڑبڑایا۔ "لیکن یہ اٹھارواں قیدی؟ سوال یہ ہے کہ اگر ان سترہ کے علاوہ کوئی اور بھی تھا تو مجھے اس کا علم کیوں نہ ہو سکا۔ اور لوسینا کو اس کا علم کیونکر ہوا۔"

"اب یہ بات تو ان دونوں سائنسدانوں ہی سے معلوم ہو سکے گی۔"

"اگر انہیں کسی اٹھارویں کا علم ہوتا تو مجھے ضرور بتلاتے۔" عمران نے پرتشویش لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "ہمیں ان دونوں سائنسدانوں کو یہاں سے فوری طور پر نکال دینا چاہیئے۔"

"تم تو اس طرح کہہ رہے ہو جیسے خود قیام کرو گے۔" جوزف چونک کر بولا

"ہاں۔! اب ایک دوسری مہم درپیش ہے۔"

"دوسری مہم۔؟"

"ہاں۔ اصلی ہر ہنڈا۔"

"کمال کر دیا... ہمیں اس سے کیا سروکار۔"

"سنو! اس عورت تالابوا کو بیوقوف بنا کر میں خوش نہیں ہوں"

"اوہو۔ تو اس کا مطلب ہوا باس کہ اب تم صرف تالابوا کی ہمدردی میں اصلی ہر ہنڈا کو تلاش کرو گے۔"

"شش... !" عمران ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بولا۔ "کوئی آ رہا ہے!"

قدموں کی چاپ قریب ہوتی جا رہی تھی!

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"آجاؤ۔" عمران نے گونجیلی آواز میں کہا اور ٹھریسیا کی ٹیم کا وہ ممبر کمرے میں داخل ہوا جو اُردو بول اور سمجھ سکتا تھا۔

"آہا... موسیو ڈالیٹر... خوش آمدید۔"

ڈالیٹر کے ہونٹوں پر زہریلی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"مادام ایڈلی دنے ساوان کے حکم پر میں تم سے ساکاوا کے اٹھارویں قیدی کا مطالبہ کرتا ہوں۔" وہ چبا چبا کر بولا

جوزف نے شاید اس کے لہجے سے اندازہ کر لیا تھا کہ وہ عمران سے مناسب برتاؤ نہیں کر رہا اس لئے اس کی بھنویں تن گئی تھیں۔

"مجھے کسی اٹھارویں قیدی کا علم نہیں!" عمران نے کہا

"دوسری صورت میں..." ڈالیٹر سنی ان سنی کر کے بولا۔ "اس ہر منا ڈا کا راز فاش کر دیا جائیگا اور تمہارے ملک کے دونوں سائنسدان بھی خطرے میں پڑ جائیں گے"

"تیسری صورت اس سے بھی زیادہ خطرناک ہوگی موسیو ڈالیٹر...!"

"ہوں... وضاحت کرو۔"

عمران نے جیب سے اپنی ڈائری نکالی اور اس کے ورق الٹتا ہوا بولا

"قریب آؤ... یہ دیکھو۔"

قریب آکر وہ ڈائری دیکھنے کے لئے جھکا ہی تھا کہ اوندھے منہ فرش پر چلا آیا۔ ایسا جچا تلا کراٹے کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا تھا۔

جوزف ہکا بکا کھڑا عمران کا منہ ہی دیکھتا رہ گیا۔

"ہونق... اسے اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے چلو۔" عمران ہاتھ ہلا کر بولا

"آ... آ... اچھا باس۔"

جوزف نے تعمیل کی تھی لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن کے آثار تھے!

بیہوش آدمی کو بستر پر ڈال دیا گیا اور عمران اپنے بیگ سے ہائپوڈرمک سرنج نکالنے

لگے۔ پھر ڈالیٹر کے بازو میں کوئی سیال انجکشن کر کے بڑبڑایا تھا۔ "تین گھنٹے کی۔"

"ہم... مگر باس..."

"وہ پاگل ہو گئی ہے۔ میں کسی اٹھارویں کے وجود سے واقف نہیں! بہرحال اس کی یہ دھمکی کارگر نہیں ہو سکے گی کہ وہ میرے سائنسدانوں کو روک لے گی...!"

"آہا... اچھا اب میں سمجھا..." جوزف سر ہلا کر بولا۔ "تم بھی یرغمال رکھو گے"

"ظاہر ہے... ڈالیٹر اس کا فرسٹ اسسٹنٹ ہے۔ اس سے زیادہ اہم آدمی اس کی پوری ٹیم میں کوئی دوسرا نہیں۔"

"واقعی باس! تم بہت جلدی کرتے ہو۔"

"تیز رفتاری کے اس دور میں جو غور کرنے کے لئے رکا وہ مارا گیا! اب اس کمرے کو مقفل کر دو... تین گھنٹے بعد پھر دیکھیں گے۔"

❖

ظفر اور جیمسن لے وارال میں پاگلوں کی طرح رقص کر رہے تھے۔ دو مقامی لڑکیاں ان کی ہم رقص تھیں۔ بہت بڑی بھیڑ تھی... لے وارال جیسی عظیم الشان تفریح گاہ کے شایان شان۔

طویل و عریض رقص گاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ وہ لوگ جشن نجات منا رہے تھے — ساکاوا کی موت ان کے لئے مسرتوں کا پیام لائی تھی۔ رقص گاہ میں عجیب سی خوشبوئیں چکراتی پھر رہی تھیں۔ تیز موسیقی کانوں کے پردے پھاڑے دے رہی تھی اور رقص کرنے والوں کے نزدیک زندگی گویا صوت و حرکت کے علاوہ اور کچھ نہیں تھی۔

مستی کے اس عالم میں کسی نے ظفر کی ہم رقص کو دھکا دیا اور خود اُسکی جگہ ظفر کے ساتھ تھرکنے لگی۔ یہ لوسیکا تھی۔ اس نے ظفر کو اس بھیڑ سے نکل چلنے کا اشارہ کیا تھا

ظفر بھیڑ میں راستہ بناتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی ہم رقص نے شاید اسے گالیاں دی تھیں۔ ہو سکتا ہے اس نے لوئیسا کو اسے اشارہ کرتے دیکھ لیا ہو۔

"کیوں رنگ میں بھنگ ڈال دیا" وہ دروازے سے نکلتا ہوا بولا لوئیسا اس کے پیچھے تھی۔

"میں تمہیں کسی دوسری عورت کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی۔"

"آہا..." ظفر متحیر رہ گیا۔ رک کر تیزی سے اس کی طرف مڑا تھا۔

"غلط نہیں کہہ رہی۔ چلو ہم 'فیبر دوانا' میں رقص کریں گے جہاں صرف اعلیٰ طبقے کے افراد ہوتے ہیں۔ اس عمومی بھیڑ سے مجھے نفرت ہے۔"

"بڑی شاندار تفریح گاہ ہے۔ تم اسے گھٹیا کہہ رہی ہو۔"

"ہر وہ جگہ گھٹیا ہے جہاں ہر ایک کا داخلہ ممکن ہو۔"

"یہ عوامی دور ہے۔"

"میں فرانسیسی ہوں۔ ایک طبقاتی سماج کی فرد۔ لہٰذا مجھ سے پرولتاری قسم کی بکواس مت کرو۔"

"سوال تو یہ ہے کہ اچانک مجھ پر اتنی عنایات کیوں؟"

"کبھی کبھی اچھے بھی لگتے ہو!"

"لیکن اس نے شارٹ نوٹس پر میں بالکل بدصورت ہو جاتا ہے۔"

"شٹ اپ—!" وہ اس کے بازو میں بازو ڈال کر چلنے لگی۔ پھر کچھ دور چل کر بولی۔ "داڑھی والا ہمارا تعاقب تو نہیں کرے گا۔"

"شاید اس وقت نہ کرے کیونکہ اسے اپنے معیار کی مل گئی ہے!"

"کیا معیار ہے اس کا؟"

"سامنے کا ایک دانت نہ رکھتی ہو۔"

"اس سے کیا ہوتا ہے؟"

"نتھنے میں پیار کرتی ہے تو سیٹی کی سی آواز نکلتی ہے۔"

"تمہارا معیار کیا ہے؟"

"ایسی ہونی چاہیے کہ دوسرے دن شکل نہ دکھائے۔"

"جھوٹ بول رہے ہو۔ تم مستقل طور پر اپنا لینے کے قائل ہو۔"

"کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔ مستقل روگ پالنا میرے بس سے باہر ہے!"

وہ فیبر دوانا کے قریب پہونچ کر رک گئے۔

"تو اب کس کا انتظار ہے۔ چلو اندر۔" ظفر بولا

"نہیں! ٹھہرو... میں سوچ رہی ہوں کیوں نہ اپنی قیام گاہ پر چلیں!"

"مادام لوئیسا... ! چکر کیا ہے؟"

"مشرقی حسن کی دلدادہ ہوں۔ تم اس وقت بہت اچھے لگ رہے ہو"

ظفر کی آنکھوں سے تشویش جھانکنے لگی۔ بالآخر اس نے طویل سانس لیکر کہا۔ "تمہاری مرضی! جہاں دل چاہے لے چلو۔"

ایک ٹیکسی نے انھیں لوئیسا کی قیام گاہ تک پہونچایا تھا۔

وہ دونوں سٹنگ روم میں کھڑے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے

"میں سوچ رہی ہوں کہ تمہارے جسم سے کتنا گوشت نکلے گا۔" لوئیسا بولی

"ہڈیوں سے کم۔"

"میں سنجیدہ ہوں مسٹر ظفر الملک۔"

دفعتہً ظفر کی نظر سامنے والے دروازے پر پڑی جہاں لوئیسا کی ٹیم کا ایک آدمی اعشاریہ چار پانچ کا ریوالور سنبھالے کھڑا تھا۔

"میں اس کا مطلب نہیں سمجھا۔"

"ساکاوا کی قید سے کل کتنے آدمی برآمد ہوئے تھے؟"

"ستر۔۔۔!"

"بکواس ہے۔۔۔ اٹھارہ۔"

"شاید تم خواب دیکھتی رہی ہو۔ ہم وہاں تنہا نہیں تھے اور بھی لوگ تھے انھوں نے بھی دیکھا ہوگا۔"

"اٹھارواں آدمی!" لوئیسا دانت پیس کر بولی۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔"

"عمران کہاں ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔ انھوں نے پرنس کے ساتھ قیام کیا ہے۔ ہم دوسری عمارت میں ہیں۔"

لوئیسا مسلح آدمی کی طرف مڑے بغیر بولی۔ "اسے لے جاکر بند کردو۔"

لیکن دوسرے ہی لمحے میں کسی وزنی چیز کے گرنے کی آواز سن کر تیزی سے مڑی تھی۔ مسلح آدمی فرش پر اوندھا پڑا نظر آیا۔

ظفر تو اسے شروع ہی سے دیکھ رہا تھا لیکن اسے بھی اس کے اس طرح فرش پر آرہنے کی وجہ نہ معلوم ہو سکی۔

دونوں ہکا بکا کھڑے اسے دیکھتے رہے گرنے والا بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔

پھر ظفر چونکا... اور اس کا داہنا ہاتھ بغلی ہولسٹر پر چلا گیا۔ پھر لوئیسا جتنی دیر میں اس طرف مڑی ریوالور کی نال سیدھی ہو چکی تھی۔

"تم سے زیادہ تماشہ رچانے والی چیز میرے ہاتھ میں ہے۔" ظفر مسکرا کر بولا۔ "ہاں۔ وہ کہیں ان سنی کر کے چیخی۔ "عمران سامنے آؤ ورنہ تمھیں پچھتانا پڑے گا۔"

پھر سناٹا چھا گیا۔ اور لوئیسا کھڑی دانت پیستی رہی۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" دفعتہ وہ ہاتھ اٹھا کر چیخی "جیسا کہہ رہا ہوں اگر چند منٹ کے اندر میرا اسسٹنٹ الیگزینڈر نہ ملا تو تم لوگ اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔"

ظفر لیوانوڈ کا رخ اس کی طرف کیے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ لوئیسا اس کے قدموں کی دور ہوتی چاپ سن رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے جھنجھلاہٹ کے آثار تھے۔ پھر جب وہ اپنے بیہوش ساتھی کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی کہ عمران کی آواز سنائی دی۔

"یہ کھیل اسی طرح جاری رہیگا۔"

"میں تمھیں فنا کردوں گی!" وہ مڑ کر چیخی۔ عمران اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑا چیونگم سے شغل کر رہا تھا۔

"تمھارا دماغ چل گیا ہے۔" عمران سرد لہجے میں بولا۔ "میں کسی اٹھارویں آدمی کے وجود سے واقف نہیں ہوں۔"

"تم جھوٹے ہو!"

"جہنم میں گیا اٹھارواں آدمی۔ میرے ملک کے دونوں سائنسدان کہاں ہیں۔ تم انھیں بقیہ تہذیبوں کی میٹنگ میں لے گئی تھیں۔"

"اٹھارواں آدمی؟" لوئیسا ہاتھ اٹھا کر بولی۔

"اچھی بات ہے! میں دیکھوں گا تم اپنی ٹیم کے ساتھ کس طرح میرے کارڈ سے نکل جاتی ہو۔ ایک ایک کو مار ڈالوں گا۔"

"دیکھا جائیگا۔"

"یہ سودا تمھیں بہت مہنگا پڑے گا۔"

"بھگتنے... سستے کی پرواہ میں نے کبھی نہیں کی... دونوں سائنسدان!... تمھارے چاروں ساتھیوں کی موت!"

"میری اپنی بھی تو کچھ ذمہ داریاں ہیں!" لوئیسا تم بڑتی ہوئی بولی۔

"تمھاری ذمہ داری پر کوئی حرف نہیں آئیگا۔ اگر میرے آدمی دوسروں کی نسبت کسی قدر جلد چلے جائیں گے۔"

وہ کچھ نہ بولی۔ کسی سوچ میں ڈوب گئی تھی۔

"کیا خیال ہے؟" عمران گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بولا

"اٹھارہ واں آدمی۔" وہ اس طرح بولی جیسے سوتے میں بڑبڑائی ہو!

"میں تمہیں بہت عقلمند سمجھتا تھا۔" عمران نے پُر تشویش لہجے میں کہا

"کیا مطلب؟" وہ چونک پڑی۔

"اٹھارویں آدمی سے متعلق تمہارا ذریعۂ معلومات کیا ہے؟"

"الی سٹریٹ میں سے تینوں آدمیوں کا بیان۔"

"بقیہ چودہ آدمی کیا کہتے ہیں؟"

"انہوں نے لاعلمی ظاہر کی ہے!"

"کیا تم ان تینوں آدمیوں کے معتبر ہونے کے سلسلے میں کوئی دلیل رکھتی ہو؟"

"تینوں فرانسیسی ہیں!" لوٹیسا نے ڈھیلے ڈھالے لہجے میں کہا

"انہیں کسی جرمن کا بھوت نظر آگیا ہوگا۔" عمران برا سا منہ بنا کر بولا

"بہرحال کیا تم مجھے ان سے کچھ سوالات کرنے کی اجازت دو گی۔"

"ہرگز نہیں!"

"تب پھر اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ میں تمہیں نگل کر کھا جاؤں"

لوٹیسا اسے کینہ توز نظروں سے دیکھ کر رہ گئی۔ کچھ بولی نہیں۔

"اچھا... ٹاٹا۔" عمران دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا

"ٹھہرو۔ ایک شرط پر میں ان دونوں کو چھوڑ سکتی ہوں"

"تم چھوڑ سکتی ہو؟" عمران نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا

"کیا مطلب؟" لوٹیسا ایک بار پھر چونک پڑی۔

"وہ بہت دور جا چکے ہوں گے۔"

"نہیں۔!"

"وہ اس عمارت کے اسی کمرے میں تو بیہوش پڑے ہیں جس کی دیواریں
[illegible]۔"

لوٹیسا نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لیں اور عمران مسکرا کر بولا۔ "اب ان کی جگہ وہاں تمہارے دونوں پہرے دار بیہوش پڑے ہیں۔"

"میں تمہیں مار ڈالوں گی۔" وہ عمران پر جھپٹ پڑی

عمران اس کی کلائیاں پکڑتا ہوا بولا "لیڈی جھپٹتی نہیں ہوتی۔"

"تم کتنے ذلیل ہو۔" وہ اپنی کلائیاں چھڑانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی

"تب تو تمہیں مجھ پر پیار آنا چاہیئے۔ کہ تم لوگ اپنے کتوں کو والدین سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہو!"

"ذلیل کمینے۔!"

"وہ ہوگی عورت ہی خواہ کسی نسل سے تعلق رکھتی ہو!"

"میرے ہاتھ چھوڑ دو!"

"یہ لو۔!" عمران نے اسے دھکا دے کر ہاتھ چھوڑ دیئے اور وہ گرتے گرتے بچی۔

"اب تم دیکھنا اپنا حشر۔" وہ ہانپتی ہوئی بولی۔

عمران پھر دروازے کی طرف بڑھا۔

"ٹھہر جاؤ۔" اس بار وہ روہانسی آواز میں چیخی تھی۔

عمران رک گیا۔

"کیا تم مجھے اتنی دیر الجھائے رکھنا چاہتی ہو کہ تمہارے ساتھی واپس آجائیں"

"نہیں!" وہ پھر چیخی

"خیر... اگر تم سرکار دو کے سسٹم سے متعلق کچھ کہنا چاہتی ہو تو رکا جاتا ہوں۔"

وہ چند لمحے خاموش کھڑی خود پر قابو پانے کی کوشش کرتی رہی پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "میری پوزیشن بجد خراب ہوگئی ہے۔"

"کھل کر کہو۔ کیا کہنا چاہتی ہو؟"

"مجھ سے تمہارے جواب طلب کیا جائیگا۔"

"ہوں... آدمی۔" عمران بایاں گال کھجاتا ہوا پر تفکر لہجے میں بولا۔ "فیکٹری کی تباہی تمہیں دشواری میں مبتلا کر سکتی ہے۔"

"اگر وہ اکتارے والا آدمی ہاتھ آجائے تو...!"

"ایک منٹ..." عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "اکتارے والے آدمی سے متعلق گفتگو کرنے سے قبل اس کا تصفیہ ہونا چاہیئے کہ تمہیں اس کا علم ہے یا نہیں۔"

لوئیسا کچھ نہ بولی۔ وہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے مضمحل سی آواز میں کہا۔ "گفتگو کی ابتدا تو کرنے کے لئے میں فرض کئے لیتی ہوں کہ تم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

"ٹھیک ہے... بیٹھ جاؤ۔" عمران نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

وہ بیٹھ ہی رہی تھی کہ دفعتاً اس کا جپسی ساتھی ہڑبڑا کر بیٹھے بیٹھے اٹھ بیٹھا۔

وہ چونک کر اس کی طرف مڑی اور سرد لہجے میں بولی۔ "اپنے کمرے میں جاؤ۔"

"مم... مادام..." وہ عمران کو گھورتا ہوا ہکلایا۔

"اپنے کمرے میں جاؤ۔"

"بب... بہت بہتر مادام۔"

پھر وہ چپ چاپ رخصت ہو گیا تھا۔ لیکن الجھن کے آثار اس کی آنکھوں میں بدستور برقرار رہے تھے۔

"میرے پاس وقت کم ہے لوئیسا۔" عمران گھڑی دیکھتا ہوا بولا "اس کا نام ڈان اسپاریکا ہے... اسپینی ہے... فیکٹری کا ذریعہ سمجھ لو۔ میری اطلاع کے مطابق اس خطرناک تجربے کا مکمل پلان ابھی اس کے قبضے میں تھا۔ میرے ملک کے تینوں سائنسداں اس کے ساتھ کام کر چکے ہیں۔"

"ہو سکتا ہے وہ اس وقت فیکٹری چلا رہا ہو جب دھماکا ہوا تھا۔"

"نہیں... وہ دو دن پہلے کہیں چلا گیا تھا۔ واقعے کے وقت اس کے ساتھ موکارو کی ایک لڑکی لی ہارا بھی تھی۔"

"اوہو... لڑکی کا نام تک جانتی ہو۔ شاید ڈان اسپاریکا کوئی بہت خاص آدمی تھا سالکا وارکا۔"

"ہاں... وہ آزاد تھا۔ دوسروں کی طرح قیدی نہیں تھا۔"

"تم نے بہت دیر کر دی لوئیسا۔ اگر وہ زندہ بھی ہوگا تو کبھی کا موکارو سے فرار ہو چکا ہوگا۔ اور یہ بہت بری بات ہے کہ تجربے کا مکمل پلان اب بھی اس کے قبضے میں ہے۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔"

❖

ام ہینی بے حد سنجیدہ ہو گئی تھی۔ ہر وقت خیالات میں ڈوبی رہتی۔ اور اس کی آنکھوں سے غم جھانکتا رہتا۔

عمران اب اس کی طرف بہت کم توجہ دیتا تھا۔ حتیٰ کہ مخاطب تک نہ ہوتا وہ خود ہی چھیڑ چھیڑ کر بولتی رہتی۔

اس وقت تو وہ جھنجھلاہٹ میں مبتلا تھی کیونکہ وہ موکارو کے لئے چیف آف پولیس سے کسی لڑکی لی ہارا کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا۔

"ہارا گھرانہ یہاں کا معزز گھرانوں میں شمار ہوتا ہے۔" پولیس چیف نے کہا۔ "ہو سکتا ہے اسی گھرانے کی کوئی لڑکی ہو۔"

"میں اس لڑکی سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"اچھی بات ہے۔ اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے آدھے گھنٹے کے اندر اندر آپ کو مطلع کر دوں گا۔"

جب پولیس چیف چلا گیا تو ام ہینی عمران پر چڑھ دوڑی۔

"تم کیوں اس سے ملنا چاہتے ہو۔" وہ آنکھیں نکال کر بولی۔

"میں نے سنا ہے کہ وہ چیلے بہت اچھے پکاتی ہے۔"

"مجھے باتوں میں اڑانے کی کوشش نہ کرو۔"

"ام مینی... پلیز... میں بہت پریشان ہوں۔"

"مجھے بتاؤ... میں تمہارے لئے کیا نہیں کر سکتی۔"

"ہم چاروں دشواریوں میں پڑ گئے ہیں!"

"کیا پرنس کو بھی شامل کر رہے ہو؟"

"ہاں پرنس بھی۔ بوشیبا بادشاہ کو ہمارے خلاف ورغلانے کی کوشش کر رہا ہے۔"

"تو کیا تم یہیں ڈیرا ڈال دینے کی سوچ رہے ہو۔"

"نہیں... ایسی تو کوئی بات نہیں۔"

"تمہارا مشن پورا ہو چکا! پرنس موکا دو پہنچ گیا۔ اُسے یہیں چھوڑو اور ہم نکل چلیں۔"

"کہاں نکل چلیں؟"

"تم نے فراگ سے وعدہ کیا تھا کہ اس کا ہاتھ بٹاؤ گے۔"

"کیا مجھ سے متعلق کگسا نجانگ سے کوئی نئی ہدایت ملی ہے!"

"نہیں —!"

"بہرحال تم اسی کے لئے کام کر رہی ہو!"

"ہرگز نہیں — اب تو میں تمہاری کنیز ہوں۔ فراگ پر بھی خاک ڈالو۔ ہم تم کہیں اور چلیں گے۔"

"اچھا... اچھا... میں سوچوں گا۔ فی الحال مجھے عبادت کرنے دو۔"

کہہ کر عمران سر کے بل کھڑا ہو گیا۔

"پھر وہی دیوانگی —" وہ جھنجھلا کر بولی

"میرے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی تو خودکشی کر لوں گا۔"

ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر سے گھنٹی بجائی تھی۔ اور ام مینی صدر دروازے کی طرف چلی گئی تھی۔

جھنجھلاہٹ ہی کے عالم میں اس نے دروازہ کھولا۔ لیکن فراگ پر نظر پڑتے ہی سہم کر رہ گئی۔ وہ بہت غصے میں معلوم ہوتا تھا۔ ام مینی اسے راستہ دینے کے لئے پیچھے ہٹی۔

"کہاں ہے وہ؟" فراگ دہاڑا

"عبادت کر رہا ہے۔" وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں بولی

فراگ دندناتا ہوا اس کمرے تک آ پہنچا جہاں عمران سر کے بل کھڑا تھا۔

"یہ کیا بونڈا پن ہے؟" وہ حلق پھاڑ کر دہاڑا

"آپ کو علم ہے کہ عبادت کو بونڈا پن نہیں کہتے۔" عمران نے اُسی حالت میں جواب دیا۔ لہجے میں ٹھہراؤ اور سکون تھا۔ جیسے کسی جاہل نے اپنے چیلے کو شانت رہنے کی نصیحت کی ہو۔

"تم لوگ احسان فراموش ہو!"

دفعتہً ایسا معلوم ہوا جیسے فراگ کے اس جملے نے اُسے بچھو کی طرح ڈنک مار دیا ہو۔ اچھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور آنکھیں نکال کر بولا۔ "آپ میری توہین کر رہے ہیں یور آنر۔"

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اس کالے کوے سے کہا تھا کہ ذرا میرا ایک کام کر دینا لیکن آج منگل ہے اس لئے ناممکن ہے۔ وہ دن بھول گیا جب تم دونوں میرے رحم و کرم پر تھے۔"

"یہ ٹھیک ہے۔ پرنس منگل کو کسی کام کے نہیں رہتے۔"

"کیا مطلب؟"

"ان پر کسی بدروح کا سایہ ہو جاتا ہے منگل کو۔"

"یہ بنکاما والے سارے کے سارے الو ہیں۔ خواہ شاہی نسل ہی سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں۔" فراگ برا سا منہ بنا کر بولا۔ "بدروح کا سایہ ہو جاتا ہے۔"

"آخر میک اپ کی کیا سوجھی یور آنر۔"
"مرضی کا مالک ہوں۔ تم کون ہو پوچھنے والے۔"
"میں سمجھ گیا... شاید کوئی خوبصورت پسند آگئی ہوگی۔"
"میرا مذاق اڑا رہے ہو۔"
"ہرگز نہیں... میں نے بھی اس دوران میں پرنس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ کس قسم کا میک اپ کرانا چاہتے ہیں۔"
"بے حد خوفناک شکل والا بننا چاہتا ہوں۔"
"اچھا... اچھا... میں سمجھا۔" عمران احمقانہ انداز میں ہنسا۔
"کیا سمجھے ہو؟"
"کوئی ایسی عورت معلوم ہوتی ہے جس کے بچے بہت شریر ہیں۔"
"اب میرا مذاق اڑایا تو تھپڑ مار دوں گا۔"
"نہیں یور آنر... بدصورت تو آپ کو وہی کلوٹا بنا سکے گا۔"
"پھر تم کیسا میک اپ کر سکتے ہو۔"
"البتہ ٹھلیر بنا سکتا ہوں آپ کو۔"
"پیر تھ مار دوں گا۔" وہ گھونسا تان کر عمران کی طرف جھپٹا لیکن ام بینی بیچ میں آگئی۔ فرانگ رک کر اسے قہر آلود نظروں سے گھورنے لگا۔ اور عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا
"پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔"
"تم چلے جاؤ یہاں سے۔" فرانگ دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔
"ہاں... ہاں... جاؤ... تمہارے سامنے پٹتے ہوئے مجھے بھی شرم آئیگی۔" عمران نے کہا
"نہیں... نہیں...!"
"جاؤ...!" دفعتہ عمران تحکمانہ انداز میں غرایا۔ اور ام بینی اسے خوفزدہ

ہوئی دیکھتی ہوئی کمرے سے نکلی۔ دروازہ بند کیا اور دیوار سے لگ کر کھڑی رہی۔ وہ ان کی آوازیں صاف سن سکتی تھی۔ فرانگ کہہ رہا تھا۔ "تم ہی میں... سنڈا کے اسٹیمر والے ڈائننگ روم میں میرے ساتھ کون تھا؟"
"کس کی بات کر رہے ہیں آپ؟"
"میری بات کا جواب دو!"
"میں کیا جانوں کہ آپ ڈائننگ روم میں کب تھے۔"
"تم جھوٹے ہو... تم ہی ڈھمپ لوبو کا ہو!"
"شائد لونیاری کی کچی شراب خود بھی پی رکھی ہے آپ نے۔ آخر آپ کو ڈھمپ لوبو کا کیوں ہوتا ہے... آہا سمجھا... آپ باز نہیں آئے۔"
"کیا مطلب؟"
"ضرور ابالڈا دسے سا والے سے پیار کی باتیں ہوئی ہیں۔"
"کیا کہنا چاہتے ہو؟"
"اسی نے آپ کو میرے خلاف بھڑکایا ہے — خیر میں اسے بھی دیکھ لوں گا۔"
"بکواس مت کرو۔"
"اچھا اس کے علاوہ اور کیا ثبوت ہے آپ کے پاس۔"
"پرنس پرماوری پلیسٹ کا میک اپ تم نے ہی کیا تھا۔"
"اچھا تو پھر؟"
"تم ڈھمپ لوبو کا میک اپ بھی کر سکتے ہو۔ اب وہ مجھے بیٹ ما اپنا ہی معلوم ہو رہا ہے۔"
"اگر لونسا نے پیرج آپ سے لگاوٹ کی باتیں کر لی ہیں تو میں آپ کو چاند کا اندھا بھی معلوم ہو سکتا ہوں۔"
اتنے میں فون کی گھنٹی کی آواز آئی تھی۔ پھر عمران کسی سے فون پر گفتگو کرتا رہا تھا۔ اس گفتگو کا ماحصل ام بینی کی سمجھ میں نہ آسکا۔

"کون تھا؟" تھوڑی دیر بعد فراگ کی آواز سنائی دی
"موسکارو کا چیف آف پولیس!"
"کیا کہہ رہا تھا؟"
"دراصل اسی معاملے نے مجھے پریشان کر رکھا ہے جس کی بنا پر لوئیسا میری دشمن ہو گئی ہے... اٹھارہ آدمی..."
"جہنم میں جائے.. میں کس طرح یقین کر لوں کہ تم ڈمپ لوپو کا نہیں ہو"
"دیکھئے یور آنر! میں نے آپ سے سچی بات کہہ دی۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں۔"
"یقین نہ کرنے کی صورت میں تمہیں مار ڈالوں گا۔"
"کوشش کر کے دیکھئے۔"
"مجھے چیلنج کر رہا ہے۔"
"نہیں۔ لیکن آپ مار ڈالنے پر تُل جائیں گے تو پھر مجھے بھی کچھ سوچنا پڑے گا۔"
دفعتاً ام بنی زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی۔
فراگ نے جھٹکے کے ساتھ دروازہ کھولا اور ام بنی کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ عمران بولا "نہیں یور آنر... ایسی حماقت نہ کیجئے گا!"
"کیا مطلب؟" فراگ غرا کر پلٹا۔
"مجھے عطا کر چکے ہیں لہٰذا مار پیٹ کا حق بھی میری ہی طرف منتقل کیجئے!"
"بکواس مت کرو تم سب میرے غلام ہو!"
"ہم دونوں کے علاوہ اور سب..."
"تو مجھے کیوں غصہ دلاتا ہے؟" فراگ حلق پھاڑ کر دہاڑا۔
"میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ لوئیسا آپ کے سر پر سوار ہو گئی ہے؟"
فراگ لوئیسا کا نام لیکر گندی گندی گالیاں دیتا ہوا بولا "عورت میرا کھلونا ہے۔ میں اس کا غلام نہیں بن سکتا۔"
"شکر ہے جلد نکلا۔" عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا "میں سمجھا تھا شائد

تم خواسند آپ لینڈی مرد ہیں..؟"
"تو مجھے پتا نہیں کیا کیا کہتا رہتا ہے۔ میں تیری ہڈیاں توڑ دوں گا۔"
"تم جاؤ...!" عمران نے ام بنی کو مخاطب کر کے کہا "یہ ایک ڈرامے کی ریہرسل ہے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں!"
ام بنی دونوں کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ عمران نے اس وقت تک دروازہ بند نہیں کیا تھا جب تک وہ راہداری کے اختتام پر مڑ کر نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی تھی۔
"آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کیجئے!" عمران فراگ کی طرف مڑ کر نرم لہجے میں بولا۔ "وہ ہمیں لڑا دینا چاہتی ہے۔ ابھی حال ہی میں میں نے اس کے چار آدمی پکڑ لئے تھے۔"
"کیوں پکڑ لئے تھے؟"
"اس نے ظفر کو پکڑوا کر دھمکیاں دی تھیں۔ ظاہر ہے کہ مجھے اس پر غصہ آنا ہی چاہئے تھا۔"
"پھر کیا ہوا؟"
"اسے مصالحت کرنی پڑی۔ ورنہ میں ان چاروں کو قتل کر دیتا۔ ابھی تک ایسا نہیں ہوا کہ مجھے دھمکیاں دینے والا زندہ بچا ہو۔ البتہ ایک آدمی پر میرا ہاتھ نہیں اٹھ سکتا ہے اور وہ ہے آنریبل ڈیڈلی فراگ۔"
"ہونہہ... خوشامدی۔"
"اگر اجازت ہو تو ایک ہاتھ رسید کر دوں۔"
کہنے کا انداز ایسا تھا کہ فراگ بے ساختہ ہنس پڑا اور عمران بچوں کی طرح تالیاں بجاتا ہوا چیخنے لگا "ہا ہا... خوفناک والد صاحب ہنس دیئے۔ ہا ہا ہا!"
"چپ رہو... چپ رہو... میری بات سنو!"
عمران یک بیک خاموش ہو گیا۔

"تم مجھے پاگل بنا دو گے... آخر ہو کیا چیز—!"

"مجھ پر رحم کرنا سیکھیے—!" عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔

"ہاں... اب میں محسوس کر رہا ہوں کہ وہ مجھے تمہارے خلاف شکوک و شبہات میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی لیکن میں نباہ کروں گا وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔"

"اس کی تدبیر بھی ہو جائے گی۔"

"کیا تدبیر ہو جائے گی؟"

"پھر دل محبوب قدموں پر— تعویذ منگوا دوں گا۔"

"تعویذ کیا؟"

"چارم منتر جادو—!"

"بکواس مت کرو— کوئی مناسب تدبیر بتاؤ—!"

"پہلے آپ وعدہ کیجیے کہ آئندہ مجھے ڈمپ لوپ کا نہیں سمجھیں گے۔"

فراگ پھر اسے گھورنے لگا۔ عمران کہتا رہا۔ "آپ عورتوں کے بہکانے میں آجاتے ہیں۔ آپ بھی آنریبل ڈبل فراگ— سچ مچ مجھے شرم آتی ہے— خود آپ معلوم نہیں کس مٹی کے بنے ہیں—؟"

فراگ اسے گھورتا ہوا اپنا نچلا ہونٹ چبائے جا رہا تھا۔

"ٹی پارٹی کہاں ہے؟" دفعتاً عمران سوال کر بیٹھا۔

"موکارو کے بادشاہ کو بخش دی۔"

"اب خدا آپ کو بخشے... آپ نے بخش دی... ایک بادشاہ کو... اور خود رہ گئے اکیلے... ظاہر ہے کہ اسی لئے تو لوئیسا پریشان ہو رہی ہے!"

"خاموش رہو... آج تک مجھ پر کسی کو بھی تنقید کی جرأت نہیں ہوئی۔"

"مجبوری ہے!" عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔ "اب تو آپ کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا۔"

"بکواس مت کرو— اب میں تمہیں منہ نہیں لگاؤں گا۔" فراگ نے کہا اور کسی بگڑے ہوئے سانڈ کی طرح خوں خوں کرتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

عمران نے جیب سے چیونگم کا پیکٹ نکالا اور ایک پیس منہ میں ڈالنے کے بعد آہستہ آہستہ کچلتا رہا۔ دو یا تین منٹ بعد اس نے راہداری میں قدموں کی چاپ سنی تھی۔

"چیف آف پولیس!" ام بینی نے دروازہ کھول کر کہا

"اوہ— بھیج دو!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "نہیں... ٹھہرو... میں اس سے برآمدے ہی میں ملاقات کروں گا... کیا فراگ چلا گیا—"

"نہیں... مہمان کو دیکھ کر وہ رک گیا ہے!"

"جان کو آگیا ہے!"

"میں نے تمہاری باتیں سنی تھیں۔ جیسے وہ ڈمپ لوپ کا کہنا ہے وہی ٹھیک جانگ تھا۔"

"رہا ہوگا..." عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور آگے بڑھتا چلا گیا۔

پولیس چیف کو ام بینی نشست کے کمرے میں بٹھا آئی تھی۔

فراگ بھی وہیں بیٹھا ہوا ملا۔ پولیس چیف اسے کینہ توز نظروں سے دیکھ رہا تھا لیکن وہ بظاہر اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

پولیس چیف نے عمران کو تعظیم دیتے ہوئے کہا۔ "اس کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کر لی گئی ہیں جناب! اس گھرانے کی ایک لڑکی اس وقت موکارو میں موجود نہیں ہے۔ پورا نام رامی لی ہارا ہے۔ اس کے اغوا کی رپورٹ بھی اس کے گھر والے درج کرا چکے ہیں۔"

"اغوا کی رپورٹ—"

"جی ہاں تین دن پہلے کی بات ہے۔ یہ رپورٹ انھوں نے ڈان اسپار کیا

کے خلاف درج کرائی ہے۔"

"کوئی غیر ملکی ۔۔۔!"

"جی ہاں ۔۔۔ ہسپانی ہے ۔۔۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ راجی تی ہارا سے اس کے پرانے تعلقات تھے۔ گھر والوں کو بھی اس کا علم ہے۔ اگر ساکاوا زندہ ہوتا تو وہ اس کے خلاف کبھی رپورٹ درج نہ کراتے"۔

"اوہو ۔۔۔ میں نہیں سمجھا۔"

"ڈان اسپارلیکا ساکاوا کے گہرے دوستوں میں سے تھا۔"

"اچھا ... اچھا ... میں سمجھ گیا۔ ساکاوا کی زندگی میں اس کے گھر والوں کو دونوں کے تعلقات پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔"

"جی ہاں ... یہی بات ہے جناب!"

"اب ڈان اسپارلیکا کے بارے میں بتاؤ ۔۔۔!"

"موکارو کے معززین میں اس کا شمار تھا۔ چھان بین کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دو سال سے وہ جب بھی موکارو سے باہر جاتا تھا راجی تی ہارا اس کے ساتھ ہوتی تھی۔"

"کچھ اندازہ ہے کہ وہ کہاں گئے ہوں گے۔"

"اس سے متعلق کچھ بتانا مشکل ہے۔ اس بار بھی وہ باضابطہ طور پر موکارو سے باہر نہیں گئے۔ کہیں کوئی اندراج نہیں ہے۔"

"یہ کیا بات ہوئی؟"

"ساکاوا کی خصوصی عنایت سمجھ لیجئے۔"

"میں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ کہاں گئے ہوں گے۔ یہ کیا بتائے گا۔" دفعتہً فراگ نے انگلش میں کہا اور پولیس چیف چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا عمران صرف سر ہلا کر رہ گیا تھا۔

"بہت بہت شکریہ چیف!" وہ اٹھتا ہوا بولا

پولیس چیف کے چلے جانے کے بعد ساکاوا عمران کو گھورتا ہوا بولا۔ "کیا تم جب ہے۔"

"اٹھارہ سال آدمی۔"

"کیا مطلب؟"

"لوئیسا نے اپنی معلومات کے مطابق اس کا نام ڈان اسپارلیکا بتایا ہے!"

"تی ہارا خاندان کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"مجھے خاندان سے سروکار نہیں! راجی تی ہارا اور ڈان اسپارلیکا زیر بحث ہیں! آپ یہ بتانے والے تھے کہ وہ کہاں گئے ہوں گے۔"

"ہاں ۔۔۔ شاید میں بتا سکوں گا۔"

"کتنی دیر بعد ۔۔۔؟"

"تمہیں نہیں بتاؤں گا۔ کیوں نہ براہ راست لوئیسا ہی کو بتادوں گا۔"

"کیا بات ہوئی ...؟"

"میرا کام بن گیا ۔۔۔!" فراگ کی باچھیں کھلی پڑ رہی تھیں۔

عمران اسے حیرت سے دیکھتا رہا۔ فراگ اٹھ گیا۔ وہ تیزی سے اپنی جیپ کی طرف بڑھتا جا رہا تھا ۔۔۔

⁂

تھوڑی دیر بعد عمران چیف آف پولیس کے دفتر میں داخل ہوا۔ وہ دفتر میں موجود تھا عمران کو دیکھ کر اٹھتا ہوا بولا۔ "مجھے یاد فرمایا لیا ہوتا جناب"

"نہیں۔ میں اس کی موجودگی میں بہتری باتیں نہ کر سکتا۔" عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"میں بھی متردد تھا جناب! اگر اس نے آپ لوگوں کی مدد نہ کی ہوتی تو ہم

موکارو کی سرزمین پر اس کا وجود برداشت نہ کر سکتے۔"

"اسے جہنم میں جھونکو۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں رامی کی ماں کے متعلقین سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"ضرور... ضرور... جب آپ چاہیں جناب!"

"ابھی —!"

"بہت بہتر... کیا انہیں یہاں طلب کر لیا جائے۔"

"نہیں... ہم خود چلیں گے۔"

"آپ کی مرضی —!" چیف اٹھتا ہوا بولا

کچھ دیر بعد ان کی گاڑی ایک قدیم وضع کی بڑی عمارت کے سامنے رکی تھی۔ چیک بادر نے پھاٹک پر لٹکے ہوئے گھنٹے پر تین ضربیں لگائیں۔ غالباً یہ مہمانوں کی آمد کا اعلان تھا۔ پھر دو باوردی ملازمین انہیں تعظیم دیتے ہوئے عمارت کے اندر لے گئے تھے صاحب خانہ ایک دراز قد معمر آدمی تھا۔ رامی کے باپ کی حیثیت سے چیف نے عمران سے اس کا تعارف کرایا۔ بوڑھا اچھے موڈ میں نہیں معلوم ہوتا تھا۔

"ساکاوا کا دور ہمارا بدترین دور تھا۔" وہ ناخوشگوار لہجے میں بولا۔

"اور اسی وجہ سے پہلے کبھی آپ رامی کے اغوا کی رپورٹ نہیں درج کرا سکے۔" چیف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں سمجھا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"وہ پہلے بھی تو ڈان اسپاریکا کے ساتھ موکارو سے باہر جاتی رہی ہے۔"

بوڑھا تھوک نگل کر رہ گیا۔

"کیا یہ غلط ہے کہ تم نے محض اپنی پوزیشن محفوظ کرنے کے لئے وہ رپورٹ درج کرائی تھی۔" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"ہم... میں... کیا کہوں۔"

"وہ دونوں کہاں گئے ہیں؟"

بوڑھے نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تمہیں بھی غداروں کی لسٹ پر چڑھا دیا جائے۔" چیف آنکھیں نکال[...]ے۔

"ن... نہیں..." بوڑھا دونوں ہاتھ پھیلا کر بولا۔ "ہم سب ابھی تک خوف[...] دہشت کے سائے میں زندہ رہے ہیں۔ وہ دونوں بالی سونارا میں ہیں!"

"پتا بتاؤ —!"

"پتا مجھے کبھی نہیں معلوم ہو سکا۔"

"خیر ہم دیکھ لیں گے۔ تم اپنی زبان بند رکھنا۔"

"ایسا ہی ہوگا۔"

وہ دونوں اٹھ گئے۔ اب پھر ان کی گاڑی کا رخ چیف کے آفس کی طرف تھا

"بالی سونارا کہاں ہے؟" عمران نے پوچھا

"یہاں سے ساٹھ میل کے فاصلے پر ایک جزیرہ ہے۔ جناب... سیاحوں کی [...]ت —! لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کے ساحل پر کبھی قدم نہ رکھ سکوں گا۔"

"کیوں؟ کیا وہاں بھی کچھ ہو رہا ہے!"

"معلوم نہیں — لیکن صرف وہی سیاح وہاں جا سکتے ہیں جو داخلے کی [...] پوری کرتے ہوں۔"

"کیا شرائط ہیں؟"

"اگر آپ کسی رنگدار نسل سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کی بیوی کو سفید فام [...] چاہیئے۔ اور اگر آپ سفید فام ہیں تو آپ کی بیوی کسی رنگدار نسل کی ہونی چاہیئے —!"

"اوہو... دلچسپ... آخر ایسا کیوں ہے؟"

"وہاں کی ملکہ سفید فام ہے اور اس کا شوہر سیاہ فام — وہ مختلف نسلوں [...] میل کے قائل ہیں۔ آپ بھی تو اس[...] جناب۔ آپ وہاں جا سکیں

گے بشرطیکہ کسی مقامی عورت کو ساتھ لے جائیں۔"

"تم نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے چیف۔۔۔ میں نے تو جغرافیے میں ایسے کسی جزیرے کے بارے میں نہیں پڑھا تھا۔"

"اِدھر ایسے چھوٹے موٹے کئی عجائبات آپ کو ملیں گے جناب!"

"یہ جزیرہ تو اس قابل ہے کہ اسے عالمی تحریکات میں اتحاد کا نشان بنایا جائے!"

"اسمیں کوئی شک نہیں ہے جناب!"

پھر بقیہ راستہ خاموشی سے طے ہوا۔ قیامگاہ پر پہنچ کر عمران نے ام بینی کو بہت زیادہ سراسیمہ پایا۔

"کیا بات ہے؟" وہ اسے گھورتا ہوا بولا

"کک۔۔۔ کچھ نہیں!"

"اگر مجھے تاریکی میں رکھنے کی کوشش کی تو خسارے میں رہو گی۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ ان جھگڑوں کو یہیں چھوڑ کر نکل چلو خدا کی زمین بہت وسیع ہے۔"

"اصل بات بتاؤ۔"

"تمہارے جانے کے بعد فراگ سے فون پر گفتگو ہوئی تھی۔ اس نے تو وہی رٹ لگا رکھی تھی۔ کہہ رہا تھا کہ میں اس کے لئے تمہاری سراغرسی کروں۔ اسے تمہاری مصروفیات سے مطلع کرتی رہوں۔"

"مارا گیا۔"

"کیا مطلب؟"

"لوئیسا اسے زندہ دفن کر دے گی۔"

"مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔ میں نے اسے یہ پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تم اس وقت گھر پر موجود نہیں ہو۔"

"فکر نہ کرو۔۔۔ میں سب دیکھ لوں گا۔"

"میں پھر کہتی ہوں کہ یہاں سے نکل چلو۔"

"پرنس کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم دونوں۔۔۔ صرف ہم دونوں کچھ دنوں کے لئے سرکار ہی سے باہر چلیں گے۔"

"میں نہیں سمجھی۔"

"تھوڑا صبر کرو۔۔۔ سمجھا دوں گا۔"

"میں محسوس کر رہی ہوں کہ تم مجھے صرف بہلاتے رہتے ہو۔"

"یہ بھی بہت بڑی بات ہے احمق لڑکی۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔ مجھے اور چاہیئے بھی کیا۔ میں تم سے کچھ نہیں چاہتی صرف تمہیں چاہتی ہوں۔"

"کاش میں سچ مچ آدمی ہوتا۔" عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا

"کیا مطلب؟"

"میں تمہارے اس جذبے کی قدر کر سکتا۔"

ام بینی کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

❖

فراگ نے جیمسن کو ناک۔ اس کا خیال تھا کہ ظفر کے مقابلے میں وہ زیادہ کارآمد ثابت ہو سکے گا۔ کچھ باتیں اس کے ذہن نشین کرائیں اور لوئیسا کی طرف دوڑا دیا۔

جیمسن کے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ اس کے مشوروں پر عمل کر کے عمران کے مفاد کے خلاف کچھ کر رہا ہے لیکن پھر بھی احتیاطاً اس نے عمران سے براہ راست رابطہ قائم کر کے سب کچھ بتا دیا۔

"تو پھر تم نے کیا کیا؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔
"میں نے سوچا پہلے آپ کو مطلع کر دوں پھر جاؤں گا لوئیسا کی طرف۔"
"تم سے عقلمندی سرزد ہوئی ہے۔ فرانگ بہکنے لگا ہے۔"
"میں نہیں سمجھا یور میجسٹی۔"
"فکر نہ کرو۔ فرانگ نادانستہ طور پر میری مشکلات میں اضافہ کر رہا ہے۔ خیر یہ راز نہیں تم جاؤ لوئیسا کے پاس۔ وہی کرو جو فرانگ نے کہا ہے۔ بقیہ معاملات میں خود دیکھ لوں گا۔"
"جیسا آپ فرمائیں۔"
"دیٹس آل۔" کہہ کر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔
جیمسن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب یہ کیا شروع ہو گیا ہے! بہرحال اب تو اسے جانا ہی تھا لوئیسا کی طرف۔
لوئیسا اپنی قیام گاہ پر موجود تھی۔ جیمسن نے اپنی آمد کی اطلاع بھجوائی اور اسے اندر بلوا لیا گیا۔
وہ لوئیسا کو لگاوٹ کی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔ "کئی دن سے نہیں دیکھا تھا دل نہیں مانا۔ چلا آیا۔"
"غالباً تمہیں اب میری پوزیشن کا علم ہو گیا ہوگا۔" لوئیسا نے بے حد سرد لہجے میں کہا۔
"ہاں مادام۔ مجھے علم ہے کہ آپ فرانس کے محکمۂ کارخاص کی ایک بہت بڑی عہدیدار ہیں لیکن میرا دل بھی کسی سے کم نہیں!" جیمسن سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔
"دھکے دلوا کر نکال دوں گی۔"
"اٹھارواں آدمی کہاں ہے... میں جانتا ہوں مادام۔!"
"کیا مطلب؟"
"میں جانتا ہوں وہ دونوں کہاں گئے ہیں!"

"کون دونوں؟"
"ڈان اسپارلیکا... اور... رامی لی ہانزا۔"
"میں سمجھ گئی... عمران اب کوئی دوسری چال چلنا چاہتا ہے۔"
"اوہو... تو یہ بات ہے... میں فضول ادھر آیا۔"
"کیا کہنا چاہتے ہو۔؟"
"یہی کہ مجھے مسٹر علی عمران نے یہاں نہیں بھیجا ہے۔"
"پھر کیوں آئے ہو؟"
"اٹھارویں آدمی کی تلاش میں تم ضرور جاؤ گی۔ لہٰذا اگر مجھے ہی موقع دو تو کیا حرج ہے تمہاری ٹیم میں تو ایک بھی رنگدار آدمی نہیں ہے۔"
"کیا تم کھل کر بات نہیں کر سکتے۔"
"کیا یہاں کوئی ایسا جزیرہ بھی ہے جہاں صرف مخصوص قسم کے شادی شدہ جوڑے ہی جا سکتے ہیں!"
لوئیسا چونک کر اسے گھورنے لگی۔
"تمہارا مطلب ہے کہ وہ بانی سونا گئے ہیں۔" اس نے کسی قدر بیوقوفی کے ساتھ سوال کیا۔
جیمسن نے اپنے سر کو اثباتی جنبش دی۔
"کیا تم نے عمران کی زبانی سنا ہے؟"
"ان کی زبانی نہ سنتا تو اسے قابل ذکر ہی نہ سمجھتا۔"
"ہونہہ... اگر ایسا ہے تو مجھے رنگدار شوہر تلاش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی... ہمارے ذرائع لامحدود ہیں۔"
"تمہاری مرضی... میں سمجھا تھا... شاید تمہارے کسی کام آ سکوں۔"
"نہیں۔ شکریہ! تم جا سکتے ہو۔"
"ایسی ناقدری۔!"

"جاتے ہو یا بلاؤں کسی کو...."

"تم ہی کافی ہو... سنگدل خاتون... میں جا رہا ہوں۔ تم نے میرا دل توڑ دیا—!"

وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

یہاں تک ٹیکسی سے آیا تھا۔ واپسی پر کوئی ٹیکسی نہ مل سکی اس لئے پیدل ہی چل پڑا۔

تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ فرانگ کی جیپ اس کے برابر فٹ پاتھ سے آلگی۔ وہ رک کر مڑا۔

"آجاؤ...!" فرانگ اس کے لئے اگلی سیٹ کا دروازہ کھولتا ہوا بولا

"شکریہ یور آنر—!" جیمسن اس کے برابر بیٹھتا ہوا بولا۔

"کیا رہی—؟"

"ناکامی — میرا مقدر— آپ نے تو بڑی مہربانی فرمائی تھی۔"

"اس نے کیا کہا؟"

"کہنے لگی میرے لئے ضروری نہیں کہ مقامی شوہر فراہم کروں۔ دوسرے ذرائع بھی ہیں۔"

"یہ تو کچھ بھی نہ ہوا۔"

"میں عورت کے بغیر بھی زندہ رہ سکتا ہوں۔" جیمسن برا سا منہ بنا کر بولا

"خیر... میں اسے دیکھوں گا۔"

"آپ بہت رحمدل ہیں... عمران کو ام مینی بخش دی۔ للی ہارڈے بھی آپ کے لئے پرانی ہو چکی ہے۔"

"اس کا نام مت لو... بادشاہ کو بخش چکا ہوں۔"

"ہائیں تو پھر آپ کی کیسے گذر رہی ہے۔"

"فی الحال میں چھٹی پر ہوں—!"

جیمسن ہنس پڑا اور فرانگ نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا کچھ بولا نہیں

"کہاں اترو گے؟" کچھ دیر بعد فرانگ نے پوچھا۔

"کسی اچھے سے ریسٹوران کے قریب۔"

"شاہی خرچ پر بڑی عیاشیاں کر رہے ہو تم لوگ۔"

فرانگ کے اس ریمارک پر جیمسن کچھ نہ بولا۔ وہ ایک خوشگوار شام تھی اور جیمسن رات کے تصور میں مگن تھا۔ دوغلی نسل کی موکازی لڑکیاں بہت زندہ دل اور خوش باش تھیں۔ گھنٹے بھر کی ملاقات بھی کچھ ایسا تاثر دے جاتی تھی جیسے زندگی بھر کے رفیق کا ساتھ رہا ہو۔

فرانگ نے ایک ریسٹوران کے قریب گاڑی روک دی۔

جیمسن کو اتار کر اس نے لوئیسا کی قیام گاہ کی طرف دوڑ لگائی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اس بار لوئیسا سے مل کر اسے مایوسی نہ ہوگی۔ یہ اندازہ صد فیصد درست نکلا۔

لوئیسا نے گرمجوشی سے اس کا استقبال کیا تھا۔

"ہلو... گریٹ مین—!" اس نے اسے انگریزی میں مخاطب کیا۔

"ارے تم اپنی ہی زبان بولو نا...."

"میں تمہیں بتانا چاہتی تھی کہ میری انگریزی بھی بری نہیں ہے اور میں یورپ کی کئی زبانیں بول سکتی ہوں۔"

"یقیناً بول سکتی ہوگی۔ میں تمہاری صلاحیتوں کا مداح ہوں۔ لیکن اس وقت تم سے ایک مسئلے پر صاف صاف گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

"ضرور... ضرور... اب ہمارے درمیان کسی قسم کا کوئی جھگڑا باقی نہیں رہا۔ اس لئے ہم دوستوں کی طرح کھلے دل سے گفتگو کر سکتے ہیں۔"

"ڈاعمیبا لرپکا کہاں ہے؟"

"کون کہاں ہے؟" لوئیسا نے متحیرانہ لہجے میں پوچھا۔

"ڈھمپ لولپو کا — !"

"میرے لئے یہ نام بالکل نیا ہے۔"

"جیکسن سیکرٹ ایجنٹ تمہارے ساتھیوں میں سے تھا۔"

"یقین کرو میرے دوست!" لوئیسا بڑے خلوص سے بولی۔ "میری پارٹی میں اس نام کا کوئی آدمی کبھی نہیں رہا۔"

فرانگ نے ڈھمپا کا حلیہ بیان کیا۔

"ہرگز نہیں... ایسا کوئی آدمی کبھی میری نظر سے بھی نہیں گزرا۔"

"اچھا تو اب سنو! پرنس ہرینڈا کے اسٹیمر کے ریڈیو روم میں میرے ساتھ صرف ڈھمپ لولپو کا تھا۔"

"نہیں —!" لوئیسا اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں پھر اس نے بے تحاشہ ہنسنا شروع کر دیا۔

"ارے... ارے... یہ کیا بات ہوئی۔" فرانگ نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"بے حد مکار آدمی ہے۔" لوئیسا ہنسی روکنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی

"کون...؟"

"عمران...!"

"کیا مطلب...؟"

"ہمارے علم کے مطابق عمران کے علاوہ ریڈیو روم میں اور کوئی نہیں تھا دشمن بن کر تمہیں نکال لے گیا اور پھر دوست بن کر موکارو تک لایا۔"

لوئیسا پھر ہنسنے لگی۔ فرانگ کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار تھے۔

"ہنس لو... یا گفتگو جاری رکھو۔" اس نے غصیلے لہجے میں کہا

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ٹالابوآ کا ملازم ہے۔"

"پھر کیا سمجھوں۔"

"وہ کبھی میرے ہی ساتھ آیا تھا۔"

"اب میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

"یہ اتنا آسان نہیں ہے مائی ڈیئر ڈیڈلی فرانگ۔ وہ جتنا معصوم اور احمق نظر آتا ہے اندر سے اتنا ہی بھیانک بھی ہے۔ پوری بات سنو! ہم یہاں ساکاوا کا طلسم توڑنا چاہتے تھے لیکن داخلہ مشکل تھا لہٰذا میں نے پرنس ہرینڈا کو تلاش کیا۔ تمہیں سنکر حیرت ہوگی کہ پرنس ہرینڈا اسی شخص عمران کے یہاں جھوٹی ہی ملازمت کر رہا تھا۔"

"اوہ... اوہ...!" فرانگ مٹھیاں بھینچ کر غرایا

"اس سے کوئی فائدہ نہیں۔"

"پھر تم ہی بتاؤ میں کیا کروں۔"

"میرے مشورے پر عمل کرو۔ تمہارا کام بھی بن جائیگا اور میرا بھی —"

"میں نہیں سمجھا۔"

"جب ہم موکارو کے لئے روانہ ہوئے تھے تو ہمارا مقصد ایک تھا لیکن اب عمران زیادتی پر آمادہ ہے۔ ہم میں اختلاف ہو گیا ہے۔ اب ہم الگ الگ — اٹھارویں آدمی پر قابو پانا چاہتے ہیں۔"

"اچھا... اچھا... میں سمجھ گیا —"

"یہاں تک تو یہ بات تھی۔ اب آگے سنو۔ موکارو میں وہ پرنس کی وجہ سے خاصی مضبوط پوزیشن رکھتا ہے لہٰذا یہاں اسے نہ چھیڑنا چاہئیے۔"

"یہ ضروری تو نہیں کہ وہ جلد ہی موکارو کو خیرباد کہہ دے —"

"کہے گا خیرباد... بہت جلد... تم اس پر نظر رکھو۔ پھر ہم اس کے پیچھے چلیں گے۔"

"آخر کہاں؟"

"بانگی سونارو... اٹھارواں آدمی وہیں ہے۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

"ہاں میرا خیال ہے کہ وہ وہیں ہے تم اگر عمران پر نظر رکھو تو اس کی نقصانی

بھی ہو جائے گی۔"

"تو پھر اب ہم دوست ہیں نا۔" فراگ مسکرا کر بولا

"بالکل ...!" لوئیسا اس کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہوئی بولی۔ فراگ نے اسے بڑی نرمی سے پکڑ کر بوسہ دیا تھا۔

"غالباً تم سمجھ بھی گئے ہو گے کہ ہم کس طرح باتی ستیونا میں داخل ہو سکیں گے"
وہ فراگ کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی

"ڈھونگ ہی سہی لیکن میرے لئے اس زندگی کا ہر لمحہ بیحد حسین ہوگا۔"
فراگ کی مسکراہٹ بھی لگاوٹ سے خالی نہیں تھی۔

*

جوزف، عمران، جیمسن اور ظفرالملک کھانے کی میز کے گرد بیٹھے کافی پی رہے تھے۔ کچھ دیر قبل انھوں نے رات کا کھانا کھایا تھا اور عمران نے وہیں کافی طلب کرلی تھی۔

دفعتاً جیمسن کافی کی پیالی میز پر رکھ کر بولا۔ "بات میری سمجھ میں نہیں آئی تھی یور میجسٹی—!"

"اس لئے اپنے لئے راہ ہموار کرنے کو تمھیں اس کے پاس بھیجا تھا" عمران نے کہا "اور ہونہ تو وہ اس کے ساتھ جانا چاہتا ہے۔"

"آجکل وہ کسی ایسے بھیڑیئے کی سی زندگی بسر کر رہا ہے جس کی مادہ مر گئی ہو! لہٰذا میں خود ہی یہ چاہتا تھا کہ اب اسے لوئیسا کے حوالے کر دوں۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو باس۔" جوزف چونک کر بولا۔ "اگر لوئیسا نے اسے تباہ کر دیا تو ...؟"

"میرا خیال ہے کہ وہ تو اب تک اسے تباہ بھی کر چکی ہوگی۔ فراگ جیسے بہتر ساتھی

اور کوئی نہیں مل سکتا اسے۔ وہ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھائے گی۔"

"یہ تو اچھا نہیں ہوا باس!" جوزف بڑبڑایا

"فکر مت کرو۔ اتنے بڑے جزیرے میں تنہا انھیں تلاش کرلینا آسان نہ ہوگا۔ اس کے لئے کم از کم دو پارٹیاں ہونی چاہئیں۔ فراگ پہلے بھی میرا آلہ کار تھا اور دشمن بن جانے کے بعد بھی میرا ہی آلہ کار رہے گا۔"

"میں نہیں سمجھا ...!" ظفر بولا

"ادھر کے سارے جزیرے فراگ کے دیکھے بھالے ہوئے ہیں۔ اسی لئے میں نے اسے اپنے ساتھ الجھایا تھا۔ اب لوئیسا اسی مقصد کے تحت اس سے قریب ہونے کی کوشش کرے گی۔ فراگ بہت چالاک ہے۔ ہو سکتا ہے وہ بھی اسی بہانے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔"

"کیا وہ بھی کوئی مقصد رکھتا ہے۔"

"یقیناً ...!" عمران نے بائیں آنکھ دبائی

اتنے میں ام بنی بوکھلائی ہوئی وہاں آئی اور ہانپتی ہوئی کہنے لگی۔ "وہ پھر آیا ہے اور اس کے تیور اچھے نہیں معلوم ہوتے۔"

"کون آیا ہے؟" عمران اسے گھورتا ہوا بولا

"فراگ ...!"

"تو تم اتنی پریشان کیوں ہو۔ آنے دو اسے۔"

"آ ہی رہا ہے ... کیا میں اسے روک سکتی ہوں۔"

"بیٹھ جاؤ ...!" عمران اس کے لئے اپنی کرسی خالی کرتا ہوا بولا

وہ چپ چاپ بیٹھ گئی اور عمران مینٹل پیس کے قریب جا کھڑا ہوا۔
فراگ کے وزنی جوتوں کی آواز راہداری میں گونج رہی تھی۔ دروازے پر رک کر اس نے کمرے کا جائزہ لیا تھا پھر اندر چلا آیا تھا۔

"بڑی تنہا میٹنگ ہے!" اس نے نرم لہجے میں کہا "کیا تم لوگوں کو میرا رویّہ

پسند نہیں — !"

"کونسا دوسرا پوائنٹ؟" عمران نے سوال کیا

"یہی کہ میں لوئیسا سے قریب ہو گیا ہوں۔"

"آپ مرضی کے مالک ہیں۔"

"سمجھنے کی کوشش کرو۔ ویسے کیا تمہاری تفتیش کا نتیجہ بھی وہی نکلا ہے جس کا اندازہ مجھے پہلے ہی ہو گیا تھا۔"

"داڑھی والے کی زبانی تو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا اندازہ بالکل درست تھا۔"

"کیسے معلوم ہوا؟"

"رامی لی ہارا کے باپ کو بالآخر اعتراف کرنا ہی پڑا کہ وہ بالی سونار گئے ہیں — !"

"تم نے دبا کیا؟"

"آپ بہت تجربہ کار اور عقلمند ہیں۔"

"اب میں تنہا نہیں رہا۔" فراگ نے قہقہہ لگایا

"لوئیسا مبارک ہو۔"

"شکریہ! کیا تم لوگ مجھے کافی پیش نہیں کرو گے۔"

"ضرور... ضرور... ام ہنی! باس کے لئے کافی۔" عمران بولا

"او ہو... یور ہائی نس بھی تشریف رکھتے ہیں۔ میرے آداب قبول ہوں۔" فراگ جوزف کی طرف کھسک کر خم ہو کر بولا

"ہم تم سے خوش نہیں ہیں مسٹر ڈیڈلی فراگ!" جوزف نے سرد لہجے میں کہا

"میرا قصور یور ہائی نس —"

"تم نے ہمارے ماموں کے حرم میں ایک کا اور اضافہ کر دیا۔"

"ہز میجسٹی کو پسند آ گئی تھی۔ میں کیا کرتا یور ہائی نس — !"

"تم اپنی عورتوں کو اس طرح بانٹتے کیوں پھرتے ہو۔"

"ایک وقت میں ایک سے زیادہ نہیں رکھ سکتا اور کسی ایک کے ساتھ ساری زندگی گزار دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔"

"کیا تم کرسچین نہیں ہو؟"

"میں صرف ڈیڈلی فراگ ہوں یور ہائی نس... اور ڈیڈلی فراگ میں کسی قسم کی بھی ملاوٹ پسند نہیں کرتا۔"

"کیا دوسری زندگی پر تمہارا ایمان نہیں؟"

"ہے کیوں نہیں! ہر نئی عورت میرے لئے دوسری زندگی ہوتی ہے اس طرح کبھی جنت میں بسر ہوتی ہے اور کبھی جہنم میں — ام ہنی کافی — !"

ام ہنی ان کی گفتگو سننے میں محو ہو گئی تھی۔ دفعتاً چونک پڑی اور کافی کا کپ لے کر اس کی طرف بڑھی۔

"تم خوش ہو نا —؟" فراگ نے آہستہ سے پوچھا۔

"بہت خوش —"

"اب تو نہیں بھڑکتا؟" فراگ نے عمران کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری

ام ہنی کچھ نہ بولی۔ سر جھکائے چپ چاپ کھڑی رہی۔

"بہرحال — !" عمران اونچی آواز میں بولا۔ "اٹھانواں آدمی میرا مسئلہ نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"مجھے پرنس کو موکارو تک پہنچانا تھا۔ — اور بس — !"

"پھر تم اب کیا کرو گے۔"

"بادشاہ سلامت کا خیال ہے کہ میں لڑکیوں کے اسکول کی ہیڈ ماسٹری بھی اچھی طرح کر سکوں گا لہٰذا اب تو میں بھی موکارو کا ہو رہا۔ پرنس بھی یہیں رہ کر ایک فیکٹری لگانے کی سوچ رہے ہیں ویسی ہی کتابیں کرائیں گے جیسی یونیورسٹی میں

ہوتی ہے۔!"

"یہ تو بہت بری بات ہے تم نے وعدہ کیا تھا کہ میرے لئے کام کرو گے۔"

"یہاں رہ کر بھی وعدہ پورا کر سکتا ہوں۔ بظاہر لڑکیوں کی ہیڈ ماسٹری اور...."

"نہیں! تم ایک ہی کام کر سکو گے۔ میرا یا موکارو کے بادشاہ کا۔!"

"بادشاہ تو بادشاہ ہی ہوتا ہے یور آنر...."

"دھوکے باز۔!"

عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔

"خیر... خیر... میں تمہیں دیکھ لوں گا۔" فرانگ نے کہا اور خالی پیالی ام بینی کو پکڑا کر باہر نکل گیا۔

"تم نے بہت برا کیا۔" ام بینی عمران کے قریب پہنچ کر بولی

"کیا برا کیا۔"

"اس طرح کھل کر اس سے گفتگو نہ کرنی چاہئے تھی۔"

"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔ میں اس کے جرائم میں شریک نہیں ہو سکتا۔ تم اچھی طرح جانتی ہو۔"

"میں تمہیں برا آدمی نہیں سمجھتی۔"

"بس تو پھر مجھے حالات کا مقابلہ کرنے دو۔!"

"وہ چھپ کر بھی وار کر سکتا ہے۔"

"میں کسی طرح بھی ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا۔"

"ہاں یہ بات تو ہے۔ جو دل چاہے کرو۔ لیکن مجھ سے پیچھا نہیں چھڑا سکو گے"

عمران کچھ نہ بولا۔ اب وہ سب بھی اسی کے قریب آ کھڑے ہوئے تھے۔

"یہ تو ایک طرح کا اعلانِ جنگ تھا باس۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"ہو سکتا ہے۔"

"لیکن.... ؟" ظفر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ اور جوزف ہاتھ اٹھا کر بولا "ٹھہرو! مجھے سوچنے دو۔ کیوں نہ اسے موکارو سے نکال دیا جائے اور ہمیشہ کے لئے اس کے داخلے پر پابندی لگوا دی جائے۔"

"بہت زیادہ عقلمند بننے کی ضرورت نہیں۔" عمران اسے گھورتا ہوا بولا۔ پھر چند لمحے خاموش رہ کر ام بینی سے کہا "یہ تم شوں شوں کیوں کر رہی ہو۔"

"شائد زکام ہو گیا ہے۔" ام بینی ناک پر رومال رکھتی ہوئی بولی

"تو پھر یہاں کیا کر رہی ہو۔ چلو میرے ساتھ۔" عمران اس کا بازو پکڑ کر دروازے کی طرف کھینچتا ہوا بولا

وہ اسے اس کی خوابگاہ میں لایا۔ اور بے حد مشفقانہ لہجے میں بولا "تم اپنی صحت کی طرف سے لاپرواہ ہوتی جا رہی ہو۔ ادھر بیٹھو... نہیں بہتر یہ ہو گا کہ لیٹ جاؤ... میں انجکشن دوں گا۔"

"نہیں... انجکشن نہیں۔" وہ جھجکانہ انداز میں بولی۔ "مجھے ڈر لگتا ہے۔"

"کہنا مان لیتے ہیں... چلو لیٹو۔!"

وہ نہیں نہیں کرتی رہی تھی اور عمران نے اسے بستر پر لٹا دیا تھا اور پھر جب اس نے اس کے بازو میں ہائپوڈرمک سیرنج کی سوئی چبھوئی تو وہ دوسری طرف منہ پھیر کر کسی ننھی سی بچی کی طرح بسورنے لگی لیکن پھر وہ عمران کی جانب سر نہیں گھما سکی تھی۔ سیرنج خالی ہونے سے قبل ہی اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئی تھیں۔

وہ پوری طرح بیہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے سر کو خفیف سی جنبش دی۔

٭

لوئیسا کا اسٹیمر بالی سونار کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے کچھ آدمی موکارو ہی میں چھوڑے تھے اور کچھ اس کے ہمسفر تھے۔ فراگ نے اپنے آدمیوں میں سے کسی کو بھی ساتھ نہیں لیا تھا۔ لوئیسا کا ساتھی ڈالبیر فراگ کے سر پر سوار تھا۔ ایک بار کبھی اس نے فراگ اور لوئیسا کو یکجا نہیں ہونے دیا تھا۔ ایک موقع پر تو فراگ نے جھلا کر کہہ دیا تھا "اپنی چونچ بند کرو۔ تمہاری آواز بہت اچھی نہیں ہے۔"

ڈالبیر نے بڑی خوش دلی سے اس کا یہ جملہ برداشت کیا تھا اور بدستور بولتا رہا تھا۔

"فرانسیسی بطخ...!" فراگ کا پارہ چڑھ گیا۔

"موٹے آدمیوں پر مجھے رحم آتا ہے۔" ڈالبیر بولا۔ "چربی کے پہاڑ...!"

"اپنی کمر دلعا کی ہڈی پر رحم کھاؤ... مجھے غصہ نہ دلاؤ۔"

بات بڑھ جاتی لیکن لوئیسا وہاں آ پہنچی۔

"فراگ کو میری آواز اچھی نہیں لگتی مادام۔" ڈالبیر نے چڑھانے کے سے انداز میں کہا۔

"اسے سمجھاؤ کہ میں کون ہوں۔" فراگ دہاڑا۔

"ڈالبیر...! آداب ملحوظ رہنے۔ مسیو فراگ میرے شوہر کا رول ادا کر رہے ہیں۔"

"نہیں...! میرے بارے میں بتاؤ۔"

"میرے اسٹیمر پر تو تم فی نفسہ کچھ بھی نہیں ہو مسیو فراگ۔" لوئیسا نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تم کہہ رہی ہو؟"

"اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتی ہوں۔"

"کاش تم مرد ہوتیں تو پھر بتاتا..."

"فضول باتوں میں کیا رکھا ہے۔ تم اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھا کرو ورنہ یہ لوگ چھیڑ چھیڑ کر تمہیں پاگل بنا دیں گے۔"

"ابھی تک مجھے میرا کیبن نہیں بتایا گیا۔ میں تنہائی چاہتا ہوں۔" فراگ نے دونوں کو قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ..." لوئیسا نے ڈالبیر سے کہا اور وہ اٹھ کر چلا گیا۔ فراگ نے دوسری طرف منہ پھیر لیا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آتا کہ عمران موکارو ہی میں بیٹھا رہے گا۔" لوئیسا نے کچھ دیر بعد کہا

"جہنم میں جائے... مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔"

"اگر اسی طرح تمہارا موڈ خراب رہا تو ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔"

"تم نے اپنے ماتحت کی موجودگی میں میری توہین کی تھی میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔"

"میں نے غلط تو نہیں کہا تھا۔ تم اس اسٹیمر پر تنہا ہو یا نہیں۔"

"اچھا تو پھر؟"

"ظاہر ہے کہ بے اختیار ہو۔"

"سنو! مجھے غصہ آتا ہے تو میں یہ نہیں دیکھتا کہ مقابل کی تعداد کتنی ہے"

"میں جانتی ہوں۔"

"اس کے باوجود بھی مجھے غصہ دلاتی ہو!"

"ایک بوڑھے شوہر کے روپ میں تمہیں بالی سونار لے جانا چاہتی ہوں"

"کیوں...؟"

"تاکہ ہم الگ الگ کمروں میں رہ سکیں اور کسی کو ہم پر شبہ نہ ہو!"

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ میں نے محض تمہاری شکل دیکھنے کے لئے تو یہ تکلیف گوارہ نہیں کی۔"

"خیر... اس موضوع پر پھر بات کریں گے۔ فی الحال مجھے یہ بتاؤ کہ عمران سے ٹکراؤ کی صورت میں تم کیا کرو گے؟"

"اگر یہ ثابت ہو گیا کہ وہی ڈھمپ لوپو کا ہے تو میں اسے مار ڈالوں گا۔"

"اور اگر ثابت نہ ہوا تو ۔۔۔؟"

"پھر میرا اور اس کا کوئی جھگڑا نہیں۔"

"میں ثابت کر دوں گی۔"

"کر دو نا ۔۔۔!"

"وقت آنے پر۔" وہ ہاتھ اٹھا کر بولی

"ڈان اسپارنیکا کے مل جانے پر تم کیا کرو گی؟"

"وہ ہمارا قیدی ہوگا۔"

"آخر کیوں؟"

"ظاہر ہے کہ مجرموں میں سے صرف وہی زندہ بچا ہے۔"

"تم اسے مجرم کیسے کہہ سکتی ہو جبکہ وہ فرانس کی کسی نوآبادی کا شہری نہیں تھا۔"

"تم مجھ سے بحث کیوں کر رہے ہو۔"

"اپنے چڑچڑے پن کا ثبوت دے رہا ہوں۔" فراگ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

"چلو تمہیں تمہارا کیبن دکھا دوں۔"

"تم کہاں رات بسر کرو گی۔"

"اپنے کیبن میں ۔۔۔"

"یہ تو زیادتی ہے! شوہر تیمڑ اور بیوی کیبن اس کے ساتھ یہ برتاؤ تو نہیں کرتے"

"موسیو فراگ میں کہہ چکی ہوں۔ سچ مچ کی شادی کے بغیر تمہارے کیبن میں رات بسر نہیں کر سکتی۔"

"تو سچ مچ شادی کر لو۔ میں بھی کہہ چکا ہوں ہو جاؤں گا۔"

"بکواس مت کرو۔ اٹھ جاؤ۔"

فراگ اٹھ کر اس کے پیچھے چلنے لگا۔

"تم کیا سمجھتی ہو۔" وہ ایک جگہ رک کر بولا

"کیا کہنا چاہتے ہو؟" وہ بھی رک گئی لیکن اس کی طرف مڑے بغیر بولی۔

"یہی کہ میں زبردستی بھی تمہیں اپنے تصرف میں لا سکتا ہوں۔"

"کیوں شامت آئی ہے۔" وہ جھلا کر اس کی طرف مڑی

"کھلے سمندر میں کنگ چانگ کی بادشاہت ہے اسے نہ بھولو نہنی گڑیا۔"

"تم تنہا ہو یہاں ۔۔۔"

"ان سمندروں میں کنگ چانگ کا کوئی آدمی کسی وقت بھی تنہا نہیں ہے"

"کیا مطلب؟"

"میری کئی مسلح کشتیاں آس پاس موجود ہیں۔ باقی سونا وجانے والی ہر کشتی کی نگرانی کی جا رہی ہے۔"

"کک... کیوں ۔۔۔؟"

"عمران کے لئے۔"

"اوہ... تو یہ کہو نا..." وہ اس کے بازو پر ہاتھ مار کر ہنس پڑی۔ پھر بولی۔ "میں سمجھی شاید جھگڑا کرنا چاہتے ہو۔"

"نہیں! میں نے تمہیں آگاہ کیا ہے۔ میرے ساتھ کسی قسم کی بھی چالاکی بار آور نہ ہو سکے گی۔"

"اوہو... برا مان گئے... دراصل میں تم سے یہی معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تھوڑی بہت عقل بھی رکھتے ہو یا نہیں۔"

"بس اب زبان بند رکھو... کہاں ہے میرا کیبن۔"

"وہ رہا... یہ کنجی لو۔"

❖

ام مینی کراہ کر اٹھ بیٹھی۔ پتا نہیں کتنی دیر تک سوتی رہی تھی۔ دفعتہً اسے ایسا محسوس ہوا جیسے بستر نے ہچکولا لیا ہو۔ بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔ وہ تو کسی بڑی لانچ کا کیبن تھا۔ لیکن وہ یہاں کیسے پہونچی؟ وہ تو اپنی خوابگاہ میں تھی اور عمران نے اسے زکام سے بچاؤ کا انجکشن دیا تھا بستر سے اتر کر وہ دروازے کی طرف جھپٹی۔ ہینڈل گھمایا لیکن دروازہ نہ کھلا شائد باہر سے مقفل کر دیا گیا تھا۔

جھلاہٹ میں وہ دروازہ پیٹنے لگی۔ پھر اس نے قفل میں کنجی گھومنے کی آواز سنی اور دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک سفید فام آدمی کھڑا تھا۔

"کیا تکلیف ہے مادام؟" اس نے بڑے ادب سے پوچھا۔ لہجے سے فرانسیسی ہی معلوم ہوتا تھا۔

"تم کون ہو؟" ام مینی نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"یہی سوال میں آپ سے بھی کر سکتا ہوں مادام۔"

ام مینی کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس کے جواب میں اسے کیا کہنا چاہیئے۔

"اندر چلیئے۔" اجنبی نے نرم لہجے میں کہا

"میں پوچھتی ہوں مجھے یہاں کیوں قید کیا گیا ہے۔"

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"

ام مینی مڑی تھی اور پھر جیسے ہی اس کی نظر آئینے پر پڑی لڑکھڑاتی ہوئی کئی قدم پیچھے ہٹ آئی۔

"کیا ہوا؟" اجنبی بوکھلا کر بولا

وہ اس کی طرف دیکھ کر ہکلائی۔ "مم... میں... کون ہوں۔؟"

"آپ ایک انڈونیشی خاتون مادام عامرہ ہیں۔"

"نہیں... نہیں... میں ام مینی ہوں۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔"

"اور تم یہ نہیں دیکھتیں کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔" اجنبی نے کہا اور اس بار وہ اچھل ہی پڑی کیونکہ یہ عمران کی آواز تھی۔

"ککک... کیا مطلب؟"

"ہز ہائی نس نے مذاق فرمایا ہے۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ وہ کتنی آسانی سے مادری پر کیسٹ بن گئے تھے۔"

"لیکن کیوں؟"

"بیٹھ جاؤ۔ میں نے تمہیں بیہوشی کا انجکشن دیا تھا۔"

"کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟"

"تاکہ ہز ہائی نس آسانی سے تمہارا میک اپ کر سکیں۔ اب تم بحیثیت ام مینی نہیں پہچانی جا سکتیں۔"

"اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ ہم پکنک منانے چلیں گے۔ لہٰذا ہم بالی سونار جا رہے ہیں۔"

"اوہو... تو یہ بات ہے۔" ام مینی چہکی۔ "میں ایک سفید فام کی رنگدار بیوی ہوں۔"

"بہت دیر میں سمجھیں۔"

"تو میں تمہاری بیوی ہوں۔" اس کے لہجے میں چہکار کچھ اور بڑھ گئی۔

"اس کے علاوہ میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"لیکن مجھے حیرت ہے۔ تم اپنی آواز کس طرح بدل سکتے ہو۔"

"تم نہیں بول سکتیں اس لئے تم دوسروں کے سامنے خاموش ہی رہو گی۔"
"اتنا تو میں سمجھتی ہوں۔"
"فراگ لیومیک کے شوہر کی حیثیت سے روانہ ہو چکا ہے۔"
"میں نے تمہیں پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ دوستی دشمنی میں بدلتے دیر نہیں لگتی۔"
"فکر نہ کرو۔"
"سوال تو یہ ہے کہ تمہیں اٹھارویں آدمی سے کیا سروکار۔ تم پرنس کو موکارو پہنچانا چاہتے تھے۔ وہ ہو گیا۔"
"اٹھارویں آدمی کی شکل نہ دیکھی تو مجھے قبر میں بھی چین نہ آئے گا۔"
"پرنس اور ان کے باڈی گارڈز کہاں ہیں۔"
"انہیں موکارو ہی میں چھوڑ آیا ہوں۔"
"اوہو... تو بس ہم دونوں ہی ــ!"
"ہاں... اور کیا ــ!"
"یہ تو بہت اچھا ہوا۔ اب تم ہر وقت میرے پاس رہ سکو گے۔ کیا فراگ بھی ہم دونوں کو نہ پہچان سکے گا۔"
"جب تم خود ہی مجھے یا اپنے آپ کو نہ پہچان سکیں تو بے چارہ فراگ کیا پہچان سکے گا۔"
"بڑا مزا آئیگا۔ وہ خود کو بہت چالاک سمجھتا ہے لیکن تم اس سے بھی بڑھ کر ہو۔ اگر تم نہ ہوتے تو سالاوا اسے مار ڈالتا۔"
"میں تو بالکل الو ہوں۔"
"تم... تم بھیڑ کی کھال میں بھیڑیئے ہو۔"
"ایسی باتیں نہ کرو کہ ڈر کے مارے میرا دم نکل جائے۔"
"چلو باہر نکلیں... کیا وقت ہو گیا۔"
"گیارہ بجے ہیں۔" عمران گھڑی دیکھ کر بولا۔ "وہ لوگ تو شاید اب

پانی سونارہو پہنچ بھی گئے ہوں۔"
"سچ کہتی ہوں! مزہ آجائیگا۔"
"مزہ بھی آسکتا ہے اور ہم مارے بھی جاسکتے ہیں۔"
"تم قریب ہو تو مرنا بھی گوارا ہے۔"
"یہ آخر تم اتنی محبت کیوں کرنے لگی ہو مجھ سے۔"
"میں نہیں جانتی۔ کچھ بھی ہو۔ مجھے محبت کرنے دو... تمہیں تو مجبور نہیں کرتی کہ تم بھی مجھے چاہو۔"
"اسی لئے تو مجھے اس محبت پر اعتراض نہیں ہے۔"
"کیا خود تم نے کبھی کسی کو نہیں چاہا؟"
"نہیں! مجھے کبھی اپنے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہیں ملی۔"
"پھر تم کیا سوچتے رہتے ہو۔"
"یہی کہ آخر میں کیوں پیدا ہوا۔"
"شاید میرے ہی لئے پیدا ہوئے ہو۔ اب تو تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہی پڑے گی۔"
"جن سے پیدا ہوں انہی سے محبت کرنے کا اتفاق آجتک نہیں ہوا۔"
"میں سمجھ گئی! تمہیں والدین کی محبت نہیں ملی۔"
"والدین کیا چیز ہے؟" عمران نے احمقانہ انداز میں سوال کیا۔
"فضول باتیں نہ کرو۔ آؤ۔ ادھر ریلنگ کے قریب آؤ۔"
اور پھر انہیں وہ تین مسلح کشتیاں نظر آئیں جو غالباً اُن کی لانچ کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی تھیں۔
"تم کیبن میں جاؤ۔" عمران ام بیتی کا شانہ دبا کر بولا
"گگ... یہ کون لوگ ہیں۔"
"تم جاؤ... میں دیکھوں گا... کون ہیں۔"

اور بنی خاموشی سے چلی گئی تھی۔ لانچ کے گرد کشتیوں کا دائرہ تنگ ہوتا جا رہا تھا۔

عمران کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ کیپٹن کے کیبن کی طرف چل پڑا۔ یہ لانچ بالی سونارا کی تھی اور پچھلے ایک ہفتے سے موکارو کی بندرگاہ میں لنگر انداز تھی۔ چیف آف پولیس نے ان کا سفر اسی لانچ سے مناسب سمجھا تھا۔

ابھی وہ کیبن کے قریب پہنچا بھی نہیں تھا کہ ایک کشتی کا لاؤڈ اسپیکر چنگھاڑنے لگا۔ "انجن بند کر دو ـــ ہم تلاشی لیں گے۔"

بار بار یہی جملہ دہرایا جانے لگا اور کیپٹن اپنے کیبن سے نکل آیا۔

"یہ کیا قصہ ہے؟" عمران نے متحیرانہ لہجے میں کہا

"آپ فکر نہ کیجئے موسیو۔ کچھ دنوں پہلے موکارو کی جنگی کشتیاں بھی یہی سب کچھ کرتی پھر رہی تھیں۔ ہو سکتا ہے انہیں کسی مفرور کی تلاش ہو۔" کیپٹن بولا۔

"مگر یہ ہیں کون؟"

"ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔" کیپٹن نے کہا اور اپنے کیبن میں واپس چلا گیا۔ پھر اس کشتی کا لاؤڈ اسپیکر بھی جاگ اٹھا۔ اور عمران نے کیپٹن کی آواز سنی۔

"یہ بالی سونارا کی لانچ ہے اور ہم اپنی سمندری حدود میں ہیں۔ تم کون ہو۔ اور کس لئے تلاشی لینا چاہتے ہو۔؟"

"کوئی جھگڑے کی بات نہیں ہے۔" جنگی کشتی سے آواز آئی۔ "ہمارا ایک آدمی موکارو سے فرار ہوا ہے۔ ہمیں اس کی تلاش ہے۔"

"اس لانچ کے سارے مسافر معزز ہیں۔ تم ہماری سمندری حدود میں تلاشی لینے کے مجاز نہیں ہو ـــ!"

"سمندر پر صرف کنگ چانگ کی بادشاہت ہے۔ کنگ چانگ کے نام پر اب بھی تم نے تعمیل نہ کی تو اپنے فساد کے خود ذمہ دار ہو گے!" جنگی کشتی سے جواب آیا۔

"اچھا... اچھا... تم اپنا اطمینان کر سکتے ہو۔" کیپٹن کی آواز فضا میں گونجی۔ پھر لانچ کا انجن بند کر دیا گیا تھا۔ اور جنگی کشتی اس سے اتنی قریب آ گئی تھی کہ چار پانچ آدمی چھلانگیں مار کر لانچ پر چڑھ آئے۔ یہ سب نراگ کے باشندوں میں سے تھے جو عمران کو اچھی طرح پہچانتے تھے۔

وہ اس کے قریب سے گزرتے چلے گئے۔

لانچ کی تلاشی کے بعد انہوں نے کیپٹن کا شکریہ ادا کیا تھا۔ اور کشتی پر واپس چلے گئے تھے۔

"بڑی عجیب بات ہے۔" عمران کیپٹن کے ساتھ اس کے کیبن میں داخل ہوتا ہوا بڑبڑایا۔

"یہ کنگ چانگ... کیا آپ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے موسیو۔"؟ کیپٹن عمران کی طرف مڑ کر بولا۔ "تشریف رکھئے موسیو"

لیکن عمران کو اب کنگ چانگ یا تشریف رکھنے کا ہوش کہاں تھا۔ وہ تو سامنے والی تصویر کو مبہوت ہو جانے کے سے انداز میں دیکھے جا رہا تھا۔ کیپٹن نے اس کی طرف دیکھ کر جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں۔ پھر مسکرا کر بولا۔ "یہ ہماری ملکہ اور بادشاہ ہیں موسیو۔"

"بادشاہ ـــ!" عمران چونک پڑا!

گھنی ڈاڑھی اور مونچھوں والا ایک سیاہ فام مرد ایک سفید فام عورت کے ساتھ کھڑا تھا۔

"ہاں... موسیو ـــ یہ ہمارے بادشاہ ہیں۔"

"حیرت انگیز ـــ!"

"میں نہیں سمجھا موسیو!"

"مم... میرا مطلب ہے۔ عجیب سا احساس ہوتا ہے۔"

"اوہو... تشریف رکھئے نا" وہ پرجوش لہجے میں بولا۔ "اور براہ کرم مجھے اپنے احساسات سے آگاہ فرمائیے۔ کیا آپ پہلی بار بالی سونار تشریف لے جا رہے ہیں؟"

"بالکل پہلی بار۔!" عمران طویل سانس لیکر بولا۔ اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن نگاہ اب بھی اسی تصویر پر جمی ہوئی تھی۔

"میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے تصویر سے متعلق اپنے احساسات سے آگاہ فرمائیے۔" کیپٹن نے کہا

"بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمہارا بادشاہ اس دنیا کی مخلوق نہ ہو۔!"

"کیا آپ اس روایت سے واقف ہیں؟"

"کس روایت سے؟"

"میرا مطلب یہ ہے کہ آپ ہمارے بادشاہ سے متعلق کچھ نہیں جانتے۔"

"بالکل نہیں! میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ تمہارے جزیرے میں ہی دوجلی نسلوں کے جوڑے ہی داخل ہو سکتے ہیں۔"

"تو پھر یہ سچ ہی ہوگا۔" کیپٹن نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا

"کیا سچ ہوگا؟"

"اوہ... موسیو! آپ کو شروع سے کہانی سنانی پڑے گی۔"

"ضرور سناؤ میرے دوست!"

"اس وقت تو مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ ہمارا بادشاہ سچ مچ کوئی — آسمانی مخلوق ہے!"

عمران نے احمقانہ انداز میں سر کو جنبش دی۔ اس کی آنکھیں حیرت

سے پھیلی ہوئی تھیں۔

کیپٹن کسی قدر توقف کے ساتھ بولا۔ "بہت دنوں کی بات ہے جب بالی سونار پر فرانسیسیوں نے قبضہ کیا تھا۔ یا کوئی آراگان ڈیڑھ سو سپاہیوں سمیت حملہ آور ہوا اور پرانی قبیلے کی بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا۔ پھر شدہ شدہ وہ کوئی آراگان حکمراں بن بیٹھا۔ بےرحم خونخوار آدمی تھا بس یہ سمجھ لیجئے کہ اپنے ڈیڑھ سو سفید فام سپاہیوں کے علاوہ اور کسی کو بھی آدمی نہیں سمجھتا تھا۔ بالی سونار کے باشندے اس کے تحت جانوروں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ایسے مظالم ہوئے تھے ان پر کہ شائد جانوروں کو بھی رحم آنے لگا ہو۔ بہرحال وہ ظالم بادشاہوں کے بعد ایک عورت بالی سونار کی قسمت کی مالک بنی۔ شائد آسمان والے کو ہم پر رحم آگیا تھا۔ اس ملکہ نے سارے غیر انسانی قوانین یک لخت منسوخ کر دیئے اور مقامی باشندوں کو بھی سفید فاموں کے برابر حقوق مل گئے۔ ملکہ کی نیکدلی کے گیت گائے جانے لگے۔ وہ اپنے محل سے نکل کر عوام کے درمیان آکھڑی ہوتی تھی۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ بالی سونار میں ایک سیاہ فام اجنبی دکھائی دیا جس کے لہجے میں مٹھاس تھی اور آنکھیں ستاروں کی طرح روشن تھیں۔ وہ بات کرتا تو ایسا لگتا جیسے کوئی نرم رو دریا بنجر زمینوں کو سیراب کرنا چاہتا ہو۔ وہ کہتا تھا مجھے چیونٹیوں نے حکمت سکھائی ہے۔ یہ ننھے کیڑے میرے راہبر ہیں۔ آؤ میرے ساتھ میں تمہیں دکھاؤں۔ وہ لوگوں کو کسی ایسی جگہ لے جاتا جہاں چیونٹیوں کی قطاریں اپنی روزی اپنے ننھے جبڑوں میں دبائے رواں دواں ہوتیں۔ وہ لوگوں سے کہتا یہ دیکھو یہ سب ایک دوسرے کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ اپنی یہ غذا کسی جگہ ذخیرہ کریں گی اور مزے سے پوری برسات گزار دیں گی۔ کوئی یہ نہیں کہے گی کہ اس دانے کو میں اٹھا کر لائی تھی۔ یہ صرف میرا ہے۔ کیا تم لوگ چیونٹیوں

سے بھی زیادہ بے وقعت ہو۔ بول اے آدم زاد! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ دس آدمیوں کا کنبہ ایک کمرے میں سڑتا رہے اور چار افراد کا کنبہ دس کمروں کی عمارت پر قبضہ جمائے بیٹھا رہے۔ بول اے آدم زاد! کیا تو چیونٹی سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ مرنے کے بعد تجھے بھی کیڑوں کی غذا بننا ہے۔ حقیر ترین کیڑوں کی غذا۔ لہذا اپنی عظمت کے گیت نہ گا۔ اپنی عقل کا ماتم کر....

بہرحال بالی سونار کے باشندے اس کے گرد اکٹھا ہونے لگے۔ ملکہ نے ایک دن اسے اپنے محل میں بلوایا۔ اور پھر بالی سونار کے دن پھر پھرنے لگے۔ امداد باہمی کا نظام رائج ہو گیا اور ہر فرد کو اس کی ضرورت کے مطابق ملنے لگا حیثیتوں کا تعین ہو جانے کے بعد کسی کو کسی سے شرمندگی نہ رہی۔ وہ کہتا تھا بادشاہ کے لئے اتنا ہی اعزاز کافی ہے کہ سب اس کا حکم مانتے ہیں اس کا معیار زندگی عام آدمی کے معیار زندگی سے بلند نہ ہونا چاہیئے۔ ملکہ اسے چاہنے لگی۔ شادی تک بات جا پہونچی اور پھر یہ ہوا جناب کہ وہ دونوں تین کمروں کے ایک مکان میں منتقل ہو گئے اور وہ جو جھونپڑیوں میں رہتے تھے محلات میں بسا دیئے گئے۔ اب بالی سونار جنت ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارا بادشاہ اس دنیا کی مخلوق نہیں ہے۔ آج بھی کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آیا تھا۔"

عمران متفکرانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ "ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔"

"اور موسیو آپ نے اس کی تصدیق کر دی۔"

"بادشاہ کا نام کیا ہے؟"

"نجات دہندہ... ہم سب اسے صرف نجات دہندہ کے نام سے جانتے ہیں۔۔۔!"

"یہ تو صفت ہوئی اس کی۔ نام بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔" عمران بولا

"ناموں میں کیا رکھا ہے۔ اوصاف ہی آدمی کو زندہ رکھتے ہیں۔ یہ سب

کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم لوگ مغموم رہتے ہیں۔"

"کیوں؟ مغموم کیوں رہتے ہیں۔"

"ملکہ اور بادشاہ ابھی تک اپنا جانشین پیدا نہ کر سکے۔"

"میں انھیں صاحب اولاد بنا دوں گا۔" عمران اردو میں بڑبڑایا۔ "سنیاسی بابا کی گولیاں۔"

"کیا فرمایا موسیو!" کیپٹن چونک کر بولا

"کچھ نہیں! اچھا کیپٹن بہت بہت شکریہ!" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا

*

بالی سونار کے سب سے بڑے ہوٹل "تولووال" کے ایک کمرے میں فراگ بیٹھا پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ پیچ و تاب کا سلسلہ تو اسی وقت شروع ہو گیا تھا جب لومیسا نے کاؤنٹر پر پہنچ کر دو الگ الگ کمرے بک کرائے تھے اور اب اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ ڈائننگ ہال میں بیٹھ کر شراب نوشی بھی نہ کر سکے گا۔ شراب یہاں صرف رہائشی کمروں میں سرو کی جاتی تھی۔ اور نشے کی حالت میں کمرے سے باہر نکلنا قانوناً جرم تھا۔ پورے جزیرے پر یہ قانون لاگو تھا۔ اس لئے پینے والے عموماً گھروں ہی پر پی کر سو رہتے تھے۔

اس ہوٹل میں اسے پیشہ ور لڑکیاں بھی نہیں دکھائی دی تھیں۔ اس کے نکتۂ نظر سے عجیب نامعقول جگہ تھی۔ اس جزیرے کے متعلق اس نے پہلے جو کچھ بھی سنا تھا اس میں سے پچاس فیصد کو افواہ سے زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔ لیکن اب یہ حقیقت اس پر واضح ہو گئی تھی کہ یہ جزیرہ ایک ایسا مریض ہے جس پر معالج نے دودھ اور دلیا کے علاوہ اور

مجھے حرام کر دیا ہو۔"

ویٹر شراب لیکر آیا تو وہ اس سے الجھ پڑا۔

"بہ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔"

"میں نہیں سمجھا جناب عالی۔" اس نے مؤدبانہ کہا

"بند کمرے میں تنہا بیٹھ کر پینے سے کیا فائدہ۔"

"قانون... قانون ہے جناب!"

"مجھے معلوم ہوتا تو ہرگز ادھر کا رخ نہ کرتا۔"

ویٹر شراب رکھ کر جانے لگا تو اسے روک کر بولا۔ "کوئی اچھی سی لڑکی بھی چاہیئے۔"

"پانچ سال پہلے آپ آ گئے ہوتے تو اس کا بھی انتظام ہو جاتا۔" ویٹر نے خشک لہجے میں کہا

"میں ٹھیک کر دوں گا اس جزیرے کو۔" فرانگ اسے گھورتا ہوا غرایا

"ہم اس لہجے کے عادی نہیں ہیں جناب!"

"اچھا... اچھا... جاؤ۔!" فرانگ ہاتھ ہلا کر بولا۔ "کیا ٹپ بھی نہیں لیتے؟"

"ہرگز نہیں۔ ہماری توہین نہ کیجئے جناب۔ ہمیں سروس کی معقول تنخواہ ملتی ہے۔ پھر ہم بھیک لیکر کیا کریں گے۔"

"جاؤ اے فرشتے دفع ہو جاؤ۔ میں تمہاری جنت میں کوئی ابلیس ضرور بھجواؤں گا۔"

ویٹر کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے بیحد نرم لہجے میں کہا۔ "انسانیت کے رشتے سے میں آپ کو ایک معقول مشورہ دینا چاہتا ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"اس جزیرے میں غیر انسانی برتاؤ سے اجتناب کیجئے۔ ورنہ کوئی بھی

شہری آپ کے اخراج کی سفارش کر دیگا۔ اور آپ کو تین گھنٹے کے اندر اندر جزیرہ چھوڑ دینا پڑیگا۔ اس کے لئے ہماری ایک لانچ ہر وقت مخصوص رہتی ہے۔"

"ارے... تم تو برا مان گئے۔" دفعتاً فرانگ نے قہقہہ لگایا۔

"نہیں... آپ بہت غصہ ور معلوم ہوتے ہیں اس لئے میں نے آپ کو آگاہ کر دیا۔!"

"اچھا... اچھا... شکریہ!"

ویٹر کے چلے جانے کے بعد فرانگ کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئی تھیں۔ بہرحال اس نے شراب نوشی شروع کر دی۔

شائد دس منٹ بعد دروازے پر پھر دستک ہوئی تھی۔

"آجاؤ...!" فرانگ غرایا

وہی ویٹر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا جو شراب لایا تھا۔

"کیا خبر ہے؟" فرانگ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"آپ کی اہلیہ کاؤنٹر پر آپ کے لئے یہ لفافہ دے گئی تھیں۔" اس نے براؤن رنگ کا ایک لفافہ فرانگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا... اچھا...!"

لفافہ دیکر وہ واپس چلا گیا۔ فرانگ لفافے کو ہاتھ میں لئے اس طرح گھور رہا تھا جیسے کسی قسم کی انہونی سے دوچار ہو گیا ہو۔ پھر اس نے لفافہ چاک کر کے تہہ کیا ہوا کاغذ نکالا۔ لوئیسا نے لکھا تھا۔

"اس امداد کا بہت بہت شکریہ! تمہارے بغیر آمد ناممکن تھی لیکن واپسی بیحد آسان ہو گی۔ یہاں میرا ایک عم زاد بھی رہتا ہے۔ اسی کے ساتھ قیام کروں گی۔ ایک بار پھر شکریہ...!"

"کتیا۔!" فرانگ ہیزالٹ کر دہاڑا۔ اور بوتل کسی کتیا ہی کی طرح بھونکنی

ہوئی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

"میں دیکھوں گا تجھے۔" وہ مسلسل ہاتھ ہلا کر چیختا رہا۔ "مجھ سے بچ کر کہاں جائے گی۔ تو نے مجھے عمران کے خلاف اسی لئے ورغلایا تھا۔"

لوسیا کا کمرہ خالی تھا۔ وہ اپنا سوٹ کیس بھی ساتھ لے گئی تھی۔

آہستہ آہستہ فراگ ٹھنڈا پڑ گیا لیکن اس کے ہاتھوں میں وہ کلبلاہٹ بدستور باقی تھی جو کسی کا گلا گھونٹ دینے سے قبل محسوس کیا کرتا تھا۔

ویٹر کو طلب کرنے کے لئے اس نے گھنٹی کا بٹن دبایا۔ اور اس کے انتظار میں ٹہلتا رہا۔ کچھ دیر بعد ویٹر نے اپنی آمد کی اطلاع دے کر دروازہ کھولا تھا۔ اور پھر وہ دروازے کے قریب ہی ایک گری ہوئی میز کو حیرت سے دیکھتا رہا۔

"میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں میرے دوست۔" فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تمہارا بادشاہ کوئی مافوق الفطرت ہستی ہے"

"م... میں نہیں سمجھا جناب!" ویٹر ہکلایا

"تمہارے جانے کے بعد کسی نظر نہ آنے والے ہاتھ نے میز الٹ دی۔ بوتل ٹوٹ گئی اور شراب فرش پر پھیل گئی۔"

"اوہ..." ویٹر کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی

"اب جب تم سے شراب مانگوں کبھی نہ دینا۔"

"بہت بہتر جناب... آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔ اس ویٹر کو بھی سمجھا دوں گا جو دوسری شفٹ میں میری جگہ لے گا۔"

"بہت بہت شکریہ!"

"میں ابھی فرش صاف کرائے دیتا ہوں۔"

اس کے چلے جانے کے بعد فراگ کے ہونٹوں پر مکارانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ بڑبڑایا۔ "تم [illegible] دیکھ لوں گا۔"

کبھی بالی سمونا بھی [illegible] چانگ ساکی تجارت کا گہوارہ رہ چکا تھا۔ یہاں

بھی فراگ کے جاننے والے موجود تھے۔ اور اب وہ اس ہوٹل کو چھوڑ کر انہی سے رابطہ قائم کرنے کی سوچ رہا تھا۔

کمرے کے فرش کی صفائی کے بعد وہ ڈائننگ ہال میں آیا۔ اور ایک میز پر قبضہ کر لینے کے بعد کافی طلب کی۔

شراب کی اتنی مقدار اس کے جسم میں پہنچ چکی تھی جو دماغ کو گرم رکھ سکتی۔ ویسے تو بلا نوش تھا اور ڈھیروں پی جانے کے بعد بھی بہکتا نہیں تھا۔ یہ اور بات ہے کہ کبھی کبھی بے پیئے بھی اول درجے کا پاگل نظر آتا ہے۔

کافی نوشی کے دوران میں وہ بیٹھے ہوؤں کا بغور جائزہ لیتا رہا۔ اسے توقع تھی کہ اس کے پرانے شناساؤں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور دکھائی دے گا۔

دفعتاً اس کی نظر کاؤنٹر پر رکی جہاں ایک جانا پہچانا چہرہ دکھائی دیا تھا۔ اس نے قریب سے گزرنے والے ایک ویٹر کو روک کر کہا۔ "ذرا میرے لئے ایک تکلیف کرو...!"

"فرمایئے جناب!" ویٹر مودبانہ بولا

"ذرا یہ چٹ ان صاحب کو دو جو کاؤنٹر کلرک سے گفتگو کر رہے ہیں" فراگ نے اپنی نوٹ بک سے ورق نکال کر اس پر جلدی جلدی کچھ لکھتے ہوئے کہا۔

"بہت بہتر جناب!" ویٹر نے کہا اور کاغذ اس کے ہاتھ سے لے کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی ہی دیر بعد اجنبی فراگ کی میز کے قریب کھڑا اسے متحیرانہ نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

"ارے بیٹھو بیٹھے اس طرح کیا دیکھ رہے ہو؟" فراگ اس کی کمر پر ہاتھ مار کر بولا۔

"یقین نہیں آتا آنکھوں پر!" اجنبی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "بیٹھ جائیے!"

وہ بیٹھتا ہوا بولا۔ "کیا آپ تنہا ہیں آنریبل فراگ...؟"

"یہ نام مت لو..." فراگ آہستہ سے بولا "ہوٹل کے رجسٹر میں موسیو اور مادام البوفیننگ درج ہے۔"

"کوئی سفید فام خاتون... شادی کب کی؟"

"ہشت... شادی... سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک فرانسیسی عورت ہے۔"

"اچھا... اچھا..." اجنبی مسکرایا

"مجبوراً آیا ہوں... ایک ایجنسی کی تلاش ہے۔ جو موکارو سے ایک لڑکی کو اغوا کر لایا ہے۔"

"مجھے بتائیے! میں آجکل پولیس کا اعلیٰ عہدیدار ہوں۔"

"پولیس!" فراگ اچھل پڑا

"ہاں جناب! ہم جیسے بدمعاشوں کو شریف بنانے کے لئے بڑی بڑی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔"

"تب تو میں نے برا کیا۔ یہاں سب ہی فرشتے ہو گئے ہیں۔"

"ایسا تو نہیں ہے۔ بہتیرے دل کی بات دل ہی میں رکھنا مناسب سمجھتے ہیں۔"

"یعنی تم اب بھی کمینہ پن ہی پر یقین رکھتے ہو!"

"ہاں موسیو! مجھے بھی ایسی زندگی سے نفرت ہے۔ لیکن مجبوری ہے۔"

"گھٹیا سا ہے... تب تم میرے کام آسکو گے۔"

"مادام کہاں ہیں؟"

"اسے بھی تلاش کرتا ہے۔ یہاں تک ساتھ آئی تھی۔ پھر جل دے کر نکل گئی وہ ان دنوں میرے گلے سے ہاتھ ڈالنا چاہتی ہے۔ سومارتو میرے دوست!

تم بہت اچھے موقع پر ملے —"

"اب آپ کو میرے ساتھ قیام کرنا پڑے گا۔"

"بڑی خوشی سے سومارتو —"

"آپ نے اس ایجنسی کے بارے میں نہیں بتایا۔"

"اس کا نام ڈان اسپاریکا ہے اور لڑکی کا نام لی ہارا۔"

"وہ اسے اغوا کر لایا ہے؟" سومارتو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں... آں..."

"مگر وہ دونوں تو یہاں جانی پہچانی شخصیتیں ہیں۔ آتے ہی رہتے ہیں۔ ملکہ کے چچا زاد بھائی مارکوئی ڈوین سنگ تہالعا اور دوست۔"

"لالالا۔" فراگ انگلیوں سے میز بجاتا ہوا گنگنایا۔ پھر سومارتو کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کر بیٹھا۔ "یہ مارکوئی کیسا آدمی ہے؟"

"اس نظام سے وہ بھی غیر مطمئن ہے اور ایسے آدمیوں کی تلاش میں رہتا ہے جو اس کے ہم خیال ہوں۔"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ اب تو یہاں مجھے اپنی آمد ایسی ہی لگتی ہے جیسے آدم کی جنت میں بالآخر سانپ داخل ہو گیا ہو۔"

"بقیہ باتیں پھر" سومارتو آہستہ سے بولا۔ "اب چلنے کی تیاری کیجئے۔"

✣

ام بنی شدت سے بور ہو رہی تھی۔ عمران اسے ہوٹل میں چھوڑ کر خود تنہا نکل کھڑا ہوا تھا۔ آج بھی قریباً بارہ گھنٹے... گزر جانے کے بعد ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔ ام بنی عمران کی غیر موجودگی میں کمرے ہی تک محدود رہتی۔ نہیں چاہتی تھی کہ عمران کے کسی کام میں دشواری پیدا ہو۔

وہ اسے پہلے ہی باور کرا چکا تھا کہ خود اس میں آواز بدل کر گفتگو کرنے کی صلاحیت نہیں ہے اس لئے اسے زیادہ تر خاموش ہی رہنا پڑے گا۔

عمران رات کے کھانے سے قبل ہی واپس آ گیا ورنہ ام بنی نے تہیہ کر لیا تھا کہ اگر وہ آٹھ بجے کے بعد واپس آیا تو پھر وہ نہ خود کھانا کھائے گی اور نہ اسے کھانے دے گی۔

عمران نے اسے منہ بناتے دیکھ کر قہقہہ لگایا اور بولا "مزہ آ گیا۔"

"بس خاموش رہو۔ ورنہ تمہیں اس تفریحی سفر کا مزہ بھی چکھا دوں گی"

"سنو گی تو تم بھی ہنس پڑو گی۔"

"کہو جلدی سے جو کچھ کہنا ہے۔"

"لومیٹا فراگ کو جل دے گئی۔"

"کیا ہوا؟"

"فراگ اسے ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔ لومیٹا نے ہوٹل میں دو الگ الگ کمرے بک کرائے تھے! پھر وہ اسے وہاں تنہا چھوڑ کر غائب ہو گئی!"

"بہت اچھا ہوا اب اسے تمہاری قدر معلوم ہو گی۔"

"مجھے فراگ سے صرف اسی حد تک دلچسپی ہے کہ وہ تمہارے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے!"

"کک... کیا... مطلب!"

"کیا تم اس سے انتقام نہ لو گی؟"

"ہم... ہیں..." ام بنی کچھ ہکلا کر رہ گئی

"خیر چھوڑو... وقت آنے دو۔"

"تم آخر کرنا کیا چاہتے ہو؟"

"بس دیکھنا۔ اس وقت بساط کے سارے مہرے ان پر میری نظر ہے ڈان اسپارکیا، فراگ اور لومیٹا۔"

"کیا تم نے اسے بھی ڈھونڈ نکالا۔"

"ہاں۔ وہ یہاں کی ملکہ کے چچا زاد بھائی کا مہمان ہے۔ اور فراگ اب ہوٹل سے ایک پولیس آفیسر کے مکان میں منتقل ہو گیا ہے۔ میری معلومات کے مطابق یہاں کے بہتیرے لوگوں سے اس کے مراسم ہیں۔"

"تب پھر یہ تو بہت برا ہوا۔"

"ہو سکتا ہے کہ تمہیں دشواری پیش آئے۔"

"میں کہتی ہوں واپس چلو۔ ہمیں آخر ان جھگڑوں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔"

"جھگڑوں میں پڑنا میری ہابی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی تفریح نہیں۔"

"میرا خیال ہے کہ لومیٹا نے تمہارے ذہن پر قبضہ جما لیا ہے۔"

"کھانا یہیں منگواؤ یا ڈائننگ ہال میں کھاؤ گی۔ پھر میں تمہیں اس تفریح گاہ میں لے چلوں گا جہاں فراگ سے ملاقات ہو سکے گی۔"

"مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ میں کہیں نہ جاؤں گی۔"

"یہ بہت بری بات ہے۔ ہم تفریح کے لئے آئے ہیں۔"

"سنو! فراگ میرے چلنے کے انداز سے مجھے پہچان لیگا۔ میں اس پر بھی قابو نہ پا سکوں گی۔"

"اوہ۔!" عمران اسے غور سے دیکھ کر رہ گیا۔

ام بنی غمزدہ انداز میں مسکرائی اور بولی "میں سوچتی ہوں کہ تمہارے لئے بوجھ بن کر رہ گئی ہوں۔"

"اگر تم میرے لئے بوجھ بن گئی ہوتیں تو تمہیں سمندر ہی میں چھوڑ آتا... فضول باتیں نہ کرو۔ چلو ڈائننگ ہال میں کھانا کھائیں گے۔"

"پھر تم مجھ سے بھاگے بھاگے کیوں پھر رہے ہو۔"

"میں تمہیں بتاؤں گا کہ مجھے اس دوران میں کیا کچھ معلوم ہوا ہے۔ خاطر خواہ بھاگ دوڑ کے بغیر یہ ممکن نہ ہوتا۔"

وہ ڈائننگ ہال میں آئے۔

"یہاں کے لوگ بےحد شائستہ ہیں۔" اُم ہینی چاروں طرف نظر دوڑاتی ہوئی بولی۔

"لیکن مجھے افسوس ہے کہ بہت جلد سب کچھ تباہ ہو جائیگا۔"

"کیوں؟ کیا تم اسی لئے آئے ہو۔"

"نہیں! میں اپنی بات نہیں کر رہا۔ یہاں فراگ کی موجودگی نے معاملے کو بڑی تقویت پہونچائی ہے۔"

"کھل کر بات کرو۔ پتا نہیں تم کیا کہہ رہے ہو۔"

"میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ یہاں موجودہ نظام کس طرح نافذ ہوا تھا لیکن ملک کے خاندان کے افراد کو یہ تبدیلی پسند نہیں آئی تھی۔ اس کا چچازاد بھائی مارکوئی شروع ہی سے اس چکر میں رہا تھا کہ کسی طرح سب کچھ ملیامیٹ کر دے لیکن بادشاہ اور ملک کو عوام کی حمایت حاصل ہے۔ عوام امداد باہمی والے نظام کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مارکوئی دوبین کے لئے اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں رہ جاتی کہ وہ طاقت کے ذریعے حکومت کا تختہ الٹ دے۔ ڈان اسپاریکا مارکوئی کا دوست ہے۔ اس نے اسلحہ کا انتظام پہلے ہی سے کر رکھا تھا۔ اب فراگ کی وجہ سے انہیں افرادی قوت بھی مل رہی ہے۔"

"لیکن فراگ کے آدمی یہاں کیسے داخل ہو سکیں گے؟"

"اگر یہاں کے باشندے انہیں جزیرے میں لانا چاہیں تو لا سکتے ہیں۔ بلیک اینڈ وہائٹ کی پابندی تو صرف غیر ملکی سیاحوں کے لئے ہے۔"

"آخر سیاحوں نے کیا قصور کیا ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ ان کے نظام کی پبلسٹی ہو سکے"

"مجھے بھی ان کا نظام پسند ہے۔ یہاں کے ویٹر مجھے اس کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں۔"

"فراگ کے بہتیرے لوگ جزیرے میں داخل ہو گئے ہیں۔ وہ اب یہاں تنہا نہیں ہے۔ مارکوئی دوبین، ڈان اسپاریکا اور فراگ کا مثلث مکمل ہو گیا ہے"

"یہ تو بہت برا ہوا۔ ایسے عمدہ نظام کو تباہ نہیں ہونا چاہیئے۔"

"اس کے علاوہ اور کیا چارہ نہیں کہ بادشاہ کو مطلع کر دیا جائے۔ لیکن ضروری نہیں کہ وہ میری بات پر یقین ہی کرے۔"

"اور وہ کیا کر رہی ہے؟... لوئیسا۔!"

"وہ ڈان اسپاریکا کو زندہ گرفتار کر لے جانا چاہتی ہے! یہاں اُس نے اپنے ہمدرد بھی پیدا کر لئے ہیں۔ ہو سکتا ہے پہلے ہی سے اس کی جان پہچان رہی ہو۔ بہرحال اگر اسے اس سازش کا علم بھی ہے تو وہ اس سے چشم پوشی ہی کرے گی اور منتظر رہے گی کہ کب ہنگامہ شروع ہوتا ہے۔ پھر وہ ہنگامے کے دوران میں ڈان اسپاریکا پر ہاتھ ڈال دے گی۔"

"کچھ کرو عمران! یہاں کے لوگ بہت خوش ہیں۔ انہیں سیکڑوں سال بعد آزادی کا سانس لینا نصیب ہوا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بادشاہ سے ہر وقت ملاقات کی جا سکتی ہے۔ وہ بالکل عام آدمی کی سی زندگی بسر کرتا ہے۔"

"اچھی بات ہے۔ تم کہتی ہو تو میں تیار ہوں۔ لیکن اس کے لئے تمہیں فراگ کے پاس واپس پہونچنا ہو گا۔"

"نن... نہیں...!" وہ بوکھلا کر بولی۔

"اس کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ بعض اوقات دوسروں کے تحفظ کے لئے اپنی قربانی دینی پڑتی ہے۔"

"لیکن آخر اس کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔"

"تاکہ میں اس کے منصوبوں سے آگاہ ہو سکوں۔ ورنہ پھر یہاں کے

معصوم لوگوں کی مدد کیسے کی جاسکے گی۔"

ام بینی تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر ابھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"میں تیار ہوں۔"

"بالکل ٹھیک۔ تو اب تم ہمارا میک اپ ختم کر دو گی اور تم اپنی اصلی شکل میں آجاؤ گی۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ مجھ پر ہاتھ ڈالنے کے بعد پولیس تمہاری طرف بھی متوجہ ہو جائے گی اور میرا کام آسان ہو جائے گا۔"

"تمہارا کام؟"

"ہاں! میرا اصلی کام تو یہی ہے کہ ان اسمگلروں کا کاروبار کچھ بازار نہ لگنے دوں! دنیا کو ان کی ضرورت ہے جن کا شکار دولت میں مزید اضافہ نہیں ہوا کرتی۔"

ام بینی بہت زیادہ متفکر نظر آنے لگی تھی۔

کھانا کھا کر وہ پھر کمرے میں واپس آگئے۔ عمران ام بینی کو غور سے دیکھتا ہوا بولا۔ "تم کچھ مجھ سے خفا ہو!"

"تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔" وہ دفعتاً رو پڑی۔

"پروردگار میرے گناہ معاف کر۔" عمران چھت کی طرف دیکھ کر اردو میں بڑبڑایا۔ پھر ام بینی کا شانہ تھپک کر بولا۔ "تم یہ کام میرے ہی لئے تو کرو گی"

"اور اگر میں اس کے بعد تمہیں نہ پاسکی تو۔"

عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

عمران ام بینی کو خاموش رہنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ دستک پھر ہوئی۔ عمران نے ام بینی کو دوبارہ اشارہ کیا کہ وہ دستک دینے والے کو مخاطب کرے۔

"کون ہے؟" ام بینی نے اونچی آواز میں پوچھا

"پولیس!" باہر سے آواز آئی۔

عمران آہستہ سے بولا۔ "فرانگ کا کوئی آدمی ان کے ساتھ ضرور ہو گا۔ تم بالکل خاموش رہنا۔"

اس کے بعد اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا۔

ام بینی کو ایک مسلح پولیس مین کے ساتھ فرانگ کے دو آدمی دکھائی دیئے جنہیں وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔

پولیس مین نے عمران کو گھور کر دیکھا اور فرانگ کے آدمی عمران سے سوالات کرنے لگے پھر وہ ام بینی کی طرف مڑے۔

"وہ انڈونیشی کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں جانتی۔" عمران نے کہا

اس کے بعد ان کے سامان کی تلاشی لی گئی تھی۔ اور وہ واپس چلے گئے

ام بینی چند لمحے عمران کو غور سے دیکھتی رہی پھر بولی۔ "تم حیرت انگیز طور پر اپنی آواز بدل سکتے ہو۔"

عمران کسی گہری سوچ میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد آہستہ سے بولا۔ "بس اب تم یہاں ٹھہرو۔ فی الحال کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ فرانگ کو میں خود ہی دیکھ لوں گا۔"

"نہیں! تمہارا تحفظ میں اس کے قریب رہ کر ہی کر سکوں گی۔" ام بینی نے کہا

"ضروری نہیں کہ وہ تمہاری باتوں میں آہی جائے۔"

"تم اس کی فکر نہ کرو! میں اسے کوئی کہانی سنادوں گی۔ لیکن اس میک اپ میں اس کے آدمی مجھے دیکھ چکے ہیں۔"

"میک اپ بدلا بھی جاسکتا ہے۔"

"تم بدل سکو گے؟" ام بینی خوش ہو کر بولی

"کیوں نہیں! پولیس سے تھوڑا بہت میں نے کچھ سیکھ لیا ہے۔"

"تب تو پھر کوئی دشواری نہیں! میرا میک اپ بدل دو۔ اور مجھے وہ

جگہ دیکھاؤ جہاں فراگ مل سکے گا۔"

رات کے ساڑھے نو بجے تھے۔ عمران تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا

"کل پھر دیکھو۔ اس وقت مناسب نہیں۔"

*

فراگ کے چہرے پر اب مصنوعی ڈاڑھی تھی اور آنکھوں پر تاریک شیشوں کی عینک چڑھائے رکھتا تھا۔

اب وہ کرنل سومارتو کا تابع نہیں تھا۔ مارکیوئی دوپین نے اسے بھی اپنا ہمرازی کا شرف بخشا تھا۔ اس طرح فراگ کو ڈان اسپارلیکا سے بہت قریب ہونے کا موقع مل گیا تھا۔ پھر جیسے ہی لی ہارا کی ہم نشینی حاصل ہوئی سب کچھ بھول گیا۔ اب نہ اسے ٹیمپسا کی فکر تھی اور نہ ڈان اسپارلیکا کے تمام سابقہ پلان اور ڈائیگرام کی۔۔۔ وہ تو لی ہارا کی کھنکتی ہوئی ہنسی میں کھویا رہتا تھا۔ شاید ڈان اسپارلیکا نے اسے محسوس کر لیا تھا اس لئے لی ہارا کو اس کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑتا تھا۔

اس وقت بھی وہ لی ہارا کے ساتھ تھا اور لی ہارا فراگ کا مضحکہ اڑا رہی تھی۔ فراگ بالکل احمقوں کے سے انداز میں اس کے لئے تفریح کے مواقع پیدا کر رہا تھا۔ دفعتہً مارکوئی دوپین نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔ "کوئی عورت مسٹر سیوما پونینگ سے ملنا چاہتی ہے۔"

فراگ چونک پڑا۔

"کیا اس نے یہ نام لیا ہے۔۔۔ لیو د آنز۔۔؟" اس نے بوکھلا کر پوچھا

"نہیں! اس نے صرف تمہارا حلیہ بتایا تھا۔"

"وہ کہاں ہے لیو د آنز۔۔؟"

"ملاقات کے کمرے میں!"

"میں دیکھتا ہوں۔" فراگ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

ملاقات کے کمرے میں پہنچ کر اس نے اس لڑکی پر متحیرانہ نظر ڈالی۔ وہ سمجھا تھا کہ ٹیمپسا ہوگی لیکن وہ تو کوئی پورٹنشی ہی معلوم ہوتی تھی۔

"کیا تم مجھ سے ملنا چاہتی تھیں؟" فراگ نے پوچھا

لڑکی نے مسکرا کر سر کو اثباتی جنبش دی۔

"کیا بات ہے؟"

"عمران نے مجھے دھوکا دیا ہے"

فراگ اس کی آواز سن کر اچھل پڑا۔

"ام بنی۔۔۔!" بے اختیار اس کی زبان سے نکلا تھا۔

ام بنی کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو ڈھلکنے لگے تھے۔

"کیا ہوا۔۔۔ تو رو کیوں رہی ہے۔۔۔ عمران کہاں ہے؟"

"وہ مجھے اس بھیس میں لایا یہاں لایا تھا۔ پھر پتا نہیں خود کہاں غائب ہو گیا"

"ہم دونوں ہی نے دھوکا کھایا۔" فراگ کے ہونٹوں پر دردناک مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"اب میں کیا کروں؟"

"تم اس کے ساتھ چلی کیوں آئی تھیں۔" فراگ نے کہا پھر چونک کر اسے گھورتا ہوا بولا۔ "تم یہاں کس طرح پہنچیں؟"

"کیا یہ ڈاڑھی تمہاری شخصیت کو چھپا سکتی ہے۔ میں نے پچھلی رات تمہیں لاپلاسا میں دیکھا تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم یہاں ہو گے۔"

"اوہ۔۔۔ تو تم میرا تعاقب کرتی ہوئی یہاں پہنچی تھیں۔"

"یہی بات ہے!" ام بنی سر ہلا کر بولی۔ "چونکہ تم نے مصنوعی ڈاڑھی لگا رکھی تھی اس لئے اس وقت میں نے یہی مناسب سمجھا کہ تمہارا نام نہ لوں بلکہ تمہارا حلیہ

بتا کر اپنا پیغام بھجوا دوں۔"

"تم نے سمجھداری کا ثبوت دیا ہے۔ اس حلیے میں میرا نام مالپو فینگ ہے۔"

"لیکن تم یہاں کیسے آ گئے ہو؟"

"اٹھارہ میں آدمی کی تلاش میں۔ لوسیا مجھے یہاں لائی تھی پھر خود غائب ہو گئی۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ دونوں ہی مجرم ہیں جو تمہیں بیوقوف بنا رہے ہیں۔" ام بینی ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

"یہ سب کچھ پرنس ہرمینڈا کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہاں سے واپسی پر میں اسے مار ڈالوں گا۔"

"مجھے بتاؤ کہ اب میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں؟"

"میری زندگی میں ایسی فضول باتیں سوچنے کا خیال کیسے آیا تجھے۔"

"تمہارا کیا اعتبار۔ ہو سکتا ہے کل پھر کسی اور کو بخش دو۔"

"نہیں... نہیں۔ اب ایسا نہیں ہوگا۔ میں عمران کو بھی مار ڈالوں گا۔"

ام بینی کچھ نہ بولی۔ فرانگ کہتا رہا۔ "اٹھارہ والا آدمی میرے قبضے میں ہے۔"

"اوہو... تو پھر؟"

"لیکن تجھے اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔"

"عمران کہہ رہا تھا کہ وہ اس خطرناک تیرلے کے بارے میں پوری معلومات رکھتا ہے۔"

"دیکھا کریں۔" فرانگ نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور پھر بولا۔ "تمہارا سامان کہاں ہے؟"

"اسٹیشن پر ہے۔"

"منگوا لیا جائے گا۔ تم یہاں میرے ساتھ قیام کرو گی۔"

"کیا ان لوگوں کو علم نہیں ہے کہ تم زندہ ہو؟"

"صرف میرا ایک دوست جانتا ہے جو مجھے یہاں لایا ہے۔ یہاں ملکہ کے چچا زاد بھائی کا بھیس اختیار کیا۔ وہ مجھے مالپو فینگ کے نام سے جانتا ہے۔ ڈالا اسپارٹیکا بھی ایسا سمجھتا ہے۔"

"تو پھر واپس چلو۔ یہاں کیا رکھا ہے تمہارے لئے۔"

"عمران اور لوسیا کو میں قتل کئے بغیر واپس نہیں جاؤں گا۔ اور پھر اس جزیرے کی حالت بھی بڑی خراب ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"تم نے محسوس کیا ہوگا کہ یہ لوگ پادریوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔"

"ہاں ہاں بہت اچھے لوگ ہیں۔ میں تنہا بھی بے فکری سے رہی ہوں۔"

"مجھے ان کی اچھائی بالکل اچھی نہیں لگی اس لئے انہیں ٹھیک کرنا ہی پڑے گا۔"

"تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔"

"اپنے کام سے کام رکھو۔" فرانگ غرایا

ام بینی کچھ نہ بولی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ عمران نے ٹھیک ہی کہا تھا فرانگ خواہ مخواہ ان بیچاروں کے پیچھے پڑ گیا ہے۔"

*

عمران کو بادشاہ تک پہنچنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ کیونکہ وہ بالکل عام آدمیوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا۔ نہ کوئی محافظ دستہ رکھتا تھا اور نہ کسی بہت بڑے محل میں رہتا تھا۔ تین کمروں کا ایک مختصر سا مکان تھا۔ پائیں باغ کسی قدر وسیع تھا جس میں بادشاہ نے ترکاریوں کی کاشت کر رکھی تھی اور ایک گوشے میں ملکہ کا مرغی خانہ تھا۔ اس وقت بادشاہ کیاریوں کو پانی دے رہا تھا اور ملکہ اپنی مرغیوں کو دانہ ڈال رہی تھی۔

عمران کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"خوش آمدید ۔!" اس کی آنکھیں مسکرا اٹھیں۔ ہونٹوں پر گھنی مونچھیں چھائی ہوئی تھیں۔

"میں یہاں سچ بولنے آیا ہوں ۔ یور میجسٹی" عمران بڑے ادب سے بولا

"یور میجسٹی نہیں.. بھائی کہو ۔ بالی سوناد کے باشندے باپ کہتے ہیں ۔"

"یہ سب اتنے اچھے ہیں کہ مجھے بھتیجے ہی لگتے ہیں۔" عمران کے لہجے میں شرمیلا پن تھا۔

"چلو اندر چل کر بیٹھیں ۔ مجھے سیاحوں سے بڑی مفید باتیں معلوم ہوتی ہیں ۔ تم شاید فرانسیسی ہو ۔"

"نہیں ! بھائی ۔ میں ایشیا کا باشندہ ہوں اور پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آپ سے سچ بولوں گا ۔"

بادشاہ نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "نہیں تم ایشیا کے باشندے نہیں معلوم ہوتے ۔"

"یہ میک اپ ہے بھائی !"

"کیا مطلب ؟"

"اس کے بغیر میں آپ کی سرزمین پر قدم نہ رکھ سکتا ۔"

"اندر چلو ۔" بادشاہ مضطربانہ انداز میں بولا ۔ "ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کوئی ہمیں دھوکا دینے کی کوشش کرے گا ۔"

"میں نے یہ قدم دھوکا دینے کے لئے نہیں اٹھایا تھا بھائی ۔ بالی سوناد جنت بن گیا ہے ۔ میں دراصل آپ کو یہ اطلاع دینے آیا ہوں کہ اس جنت میں سانپ گھس آئے ہیں ۔ اور اسے تباہ کر دینا چاہتے ہیں ۔" عمران اس کے پیچھے چلتا ہوا بولا ۔ وہ ایک کمرے میں آئے اور بادشاہ نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔ "تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہیں ۔۔"

"شکریہ !" عمران بیٹھتا ہوا بولا ۔ "میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں گا"

بادشاہ اسے غور سے دیکھتا ہوا خود بھی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا ۔

"سب سے پہلے میں آپ کو یہ اطلاع دوں گا کہ بالی سوناد میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو محض آپ کی آنکھوں کی بناوٹ کی بناء پر آپ کو پہچان لیں گے ۔ !"

بادشاہ بے ساختہ چونک پڑا اور کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا ۔ "آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو ۔۔؟"

"یہی کہ آپ [illegible] شیشوں کی عینک لگانا شروع کر دیجئے ۔"

"میں ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہوں دوست ! لیکن تمہاری چکرا دینے والی باتیں مجھے غصہ بھی دلا سکتی ہیں ۔"

"کیا یہ غلط ہے کہ آپ بلیک ٹاما کے ولی عہد پرنس ماہر مینڈا ہیں ۔"

بادشاہ کی آنکھیں دھندلی پڑ گئیں اور وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا عمران کہتا رہا ۔ "غالباً آپ کو موکارو کے انقلاب کی اطلاع مل چکی ہوگی"

"ہاں ! لیکن وہ کون ہے جسے میرا ماضی بھی ہر مینڈا تسلیم کر بیٹھا ۔"

"اب مجھے سچ بولنے میں آسانی ہوگی ۔" عمران نے طویل سانس لے کر کہا "کیونکہ آپ نے میرے دعوے کو تسلیم کر لیا ہے ۔"

"جو کچھ کہنا ہے جلدی کہو ۔ مجھے الجھن میں نہ ڈالو ۔"

عمران نے اپنی کہانی شروع سے آخر تک دہرا دی ۔ بادشاہ کی آنکھیں بند تھیں ۔ اور وہ اس دوران میں دو [illegible] رہا تھا ۔

عمران کے خاموش ہو جانے کے بعد بھی بڑی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا ۔ پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولا ۔ "تو اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ! میں اس زندگی کو ترک کر چکا ۔"

"لیکن پرنس [illegible]"

"صرف وہی میرے ہیں جو میرے ہم مسلک ہیں۔ ٹالی بو آسے کبھی اب میرا کوئی رشتہ نہیں رہا۔"

"خیر... یہ آپ کا نجی معاملہ ہے! مجھے اس سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہیئے۔"

"سمجھدار آدمی معلوم ہوتے ہو۔"

"اب میں آپ کو ایک بری خبر سناؤں گا۔"

"وہ کیا ہے میرے دوست؟" بادشاہ کا لہجہ بھی پرسکون تھا۔

"آپ کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔"

"اسے میں تسلیم نہیں کر سکتا۔ یہاں کے لوگ مجھ سے اور ملکہ سے بہی محبت کرتے ہیں۔"

"آپ کے عوام اس سازش میں شریک نہیں ہیں!"

"تو پھر—؟"

"میں باہر کوئی دوڑ کی بات کر رہا ہوں۔ ڈان اسپاریکا پہلے ہی سے اس کے غاسلحہ جمع کر رہا ہے اور اب کاگ ہانگ کا نائب اڈیبڈی فراگ بھی اس سے آملا ہے۔ دونوں اس کے مہمان ہیں۔"

"ڈیڈلی فراگ!" بادشاہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ہاں—!"

"لیکن میں نے تو نہیں سنا۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ ڈان اسپاریکا کے علاوہ ایک شخص مائیو فینڈگ نامی اس کا مہمان ہوا ہے۔"

"مائیو فینڈگ، فراگ ہی ہے۔ اس نے مصنوعی داڑھی لگا رکھی ہے — وہ ... کی سیکرٹ ایجنٹ زید لمادے ساوال کے ہمراہ یہاں آیا تھا۔ ایادلی ڈان اسپاریکا کو گرفتار کرنے آئی تھی۔ لیکن یہاں پہنچ کر فراگ سے علیحدہ ہو گئی۔ فراگ آپ کے ایک پولیس آفیسر کرنل سوماد لیٹ کے ہاتھ لگا اور اس نے اسے ماد کی دوپ کے تحاہیں پہنچا دیا۔ اور اب کرنل سوما دلیٹ کاگ ہانگ

کے قزاقوں کے تہ خیرے میں پڑا رہا ہے۔"

"تم تو مجھ سے زیادہ باخبر معلوم ہوتے ہو میرے بھائی۔"

"میں نے اس جگہ کا پتا لگا لیا ہے جہاں انھوں نے اسلحے کا ذخیرہ کیا ہے۔"

"کمال کے آدمی ہو! اب بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیئے! اگر کرنل سوماد لیٹ بھی اس سازش میں شریک ہے تو پھر میں کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتا—"

"بہرحال وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اس میں وقت لگے گا۔ اس دوران میں آپ جو مناسب سمجھیں کریں۔"

"تمھارا قیام کہاں ہے؟"

"مالیبر سے میں!"

"کیا مجھے میزبانی کا موقع دے سکو گے۔"

"آپ کا مہمان رہ کر میں کچھ بھی نہ کر سکوں گا۔ وہ لوگ کڑی نگرانی کر رہے ہیں—!"

"میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ بالی سونارے کے لوگ اس حد تک جائیں گے۔"

"عوام آپ کے دعاگو ہیں اور خواص کبھی یہ نہیں پسند کرتے کہ انقلاب عوام کی سطح پر لے آیا جائے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے ان پر نظر رکھنی چاہیئے تھی۔ تم بہت دانشمند معلوم ہوتے ہو۔ مجھے کوئی معقول مشورہ دو—"

"اگر آپ اجازت دیں تو سب سے پہلے میں اسلحے کا ذخیرہ تباہ کرنے کی کوشش کروں۔"

"وہ کسی ایسی جگہ تو نہیں ہے کہ اس کی تباہی سے کچھ بے گناہوں کی جانیں بھی ضائع ہو جائیں۔"

"صرف اس کے محافظ کام آئیں گے۔"

"اور انہیں کسی طرح بھی بے گناہ نہیں سمجھا جا سکتا۔"

"ظاہر ہے۔"

"تو پھر تمہاری اجازت ہے۔ لیکن اس کے بعد کیا کرو گے۔"

"دیکھوں گا کہ ذخیرے کی تباہی کا ان پر کیا اثر پڑا ہے اس کے بعد کوئی قدم اٹھانا مناسب ہوگا۔"

"تم میرے کار میں ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دے چکے ہو۔ اس لئے مجھے ...میں تو ہونا چاہیئے۔"

"یہاں میری آمد کا مقصد صرف اتنا ہی تھا کہ ڈان اسپارلیکا کو ٹھکانے لگا دوں۔ لیکن اب آپ کا کام بھی کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ آپ نے ایک مثالی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔"

"تم ڈان اسپارلیکا کو مار ڈالنا چاہتے ہو۔"

"جی ہاں! اسے زندہ رکھنے کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ خطرناک حربہ تباہ نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ اس کے سینے میں دفن ہے! اگر ڈان اسپارلیکا ایام لی دے ...دشمنوں کے ہاتھ لگ گیا تو یہ سمجھ لیجئے کہ ایک بڑی طاقت اس خطرناک حربے تک پہنچ جائے گی۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو!"

"مجھے امید نہیں تھی کہ آپ اتنی آسانی سے میری باتوں پر یقین کر لیں گے۔"

"اگر تم دو تین کا نام نہ لیتے تو مجھے یقین نہ آتا۔ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ اس لئے مجھے اس کی طرف سے باخبر رہنا پڑتا ہے لیکن اس کی خبر نہیں تھی کہ وہ سخت بغاوت کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں بھائی ۔۔۔ کیا مجھے وہ جگہ نہیں دکھا سکتے جہاں ذخیرہ تباہ کیا گیا ہے۔"

"دکھا سکتا ہوں لیکن وہ ہوشیار ہو جائیں گے۔ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ آپ کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے۔"

پھر کسی قسم کی آہٹ پر چونک کر بادشاہ بولا تھا: "ملکہ آ رہی ہیں۔ اب تم اس معاملے سے متعلق کسی قسم کی گفتگو نہ کرنا۔"

"بہت بہتر جناب ۔۔۔!"

ملکہ ایک چھوٹی سی ٹرالی دھکیلتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور عمران احتراماً کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو ... بیٹھو ... بھائی۔" ملکہ نے مترنم آواز میں کہا۔ "ہم شراب نہیں پیتے اس لئے صرف کافی ہی پیش کر سکیں گے۔"

"میں آپ دونوں کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔" عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اے بھائی! تم بھی ہماری ہی طرح عظمت آدم کے مظہر ہو۔ اپنی جگہ تم بھی کوئی اہم کام انجام دے رہے ہو گے۔"

عمران چپ چاپ بیٹھ گیا۔ وہ ان دونوں کے لئے کافی بناتی اور عمران سے اس سے متعلق سوالات کرتی رہی جو معمولی نوعیت کے تھے وہ کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ اور کب تک یالی سونا میں قیام کرے گا؟ وغیرہ وغیرہ۔

جواب میں عمران خود کو ایک سیاح اور سیاسیات کا طالب علم ظاہر کرتا رہا تھا۔

کافی کے اختتام پر اس نے بادشاہ سے اجازت چاہی۔ بادشاہ نے یاسمن کے تازہ پھولوں کا ایک گچھا اسے تحفتاً دیا تھا۔

باہر نکلا تو ایک سفید فام نوجوان عورت پھاٹک کے قریب اس کا راستہ روکے کھڑی تھی۔

"اوہ ... موسیو! میں ایلالز ویلی ہوں۔ پیرس سے میرا تعلق ہے۔ میں شاہ اور ملکہ سے متعلق سیاحوں کے تاثرات معلوم کر کے لکھتی ہوں۔"

"میری بائیں ٹانگ میں شدید درد شروع ہو گیا ہے۔ کیا تم دیکھ نہیں رہیں

یہ تفریحاً کہہ رہا ہوں۔"

"مجھے افسوس ہے! لیکن اس کا تاثرات کے بیان سے کیا تعلق۔"

"مجھے اپنے ہوٹل تک پیدل جانا پڑے گا۔ اس لئے مجھے اس وقت بادشاہ دیکھنے سے قطعی کوئی دلچسپی نہیں۔"

"جی آپ کو اپنے اسکوٹر پر لے چلوں گی۔"

"اور اگر میں راستے میں پاگل بھی ہوگیا تو؟"

"میں یہی پسند کروں گی کہ آپ میرے قریب بیٹھ کر پاگل ہو جائیں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی

"اسکوٹر پر!" عمران احمقانہ انداز میں بولا

"چلئے چلئے۔" وہ بے تکلفی سے اس کا بازو پکڑ کر آگے بڑھاتی ہوئی بولی۔

وہ اسے اپنے اسکوٹر کے قریب لائی اور عمران آہستہ سے بولا "تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں کوئی سیاح نہیں ہوں۔"

"پھر کون ہیں آپ؟" وہ اس کا بازو چھوڑ کر ایک قدم پیچھے ہٹ گئی!

"یہیں کا باشندہ ہوں۔"

"اوہ... تب تو میں معافی چاہتی ہوں۔" وہ اُسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی

"خیر تو اب مجھے اپنے اسکوٹر پر بٹھا کر جہاں چاہو لے جا سکتی ہو۔ میں نے تمہیں بتا دیا کہ میں سیاح نہیں ہوں۔"

"میں سمجھ گئی! شاید آپ وہ ہیں جس سے بادشاہ چینی زبان سیکھ رہا ہے"

"بہت کم فرانسیسی، چینی بول سکتے ہیں!" عمران مسکرا کر بولا

"تب تو میں آپ کو اپنے گھر لے چلوں گی۔ مجھے ایسے ہم وطنوں سے دلچسپی ہے جو کسی دوسری زبان میں دستگاہ رکھتے ہوں۔"

"میں ضرور چلوں گا۔ اُف... ہو ہو ہو۔" عمران نے سسکاری لی

وہ لڑکی کے پیچھے بیٹھ گیا اور اسکوٹر تیز رفتاری سے ایک جانب روانہ

عمران اس نئے وقوعے کو محض اتفاق نہیں سمجھ رہا تھا۔ لیکن بہرحال اُسے کسی نہ کسی طرح اور کہیں نہ کہیں سے کام کا آغاز تو کرنا ہی تھا۔ یہ لڑکی ان میں سے بھی ہو سکتی تھی جو شاہی اقامت گاہ کی نگرانی کر رہے تھے۔

اسکوٹر تیز رفتاری سے کسی نامعلوم منزل کی طرف بڑھتا رہا۔

اب وہ ساحلی علاقے میں داخل ہو رہے تھے۔ عمران خاموش تھا۔

لڑکی نے ایک چھوٹے سے ہٹ کے سامنے اسکوٹر روکا ہی تھا کہ اچانک دو آدمی آگے بڑھے اور عمران کے دائیں بائیں کھڑے ہوگئے۔ یہ بالی سونارڈ کی پولیس کی وردی میں تھے۔

"کک... کیا مطلب؟" لڑکی اسکوٹر سے اترتی ہوئی ہکلائی۔

"اس شخص کو کرنل سیمارلو نے طلب کیا ہے مادام۔" ان میں سے ایک نے بڑی شائستگی سے کہا

"کمال ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میرا نام تک تو جانتے نہیں اور کرنل سیمارلو نے طلب کیا ہے۔"

"کیا تمہیں ہمارے بیان پر شک ہے۔"

"اوہو۔ بات بڑھانے سے کیا فائدہ۔" لڑکی بول پڑی۔ "یہ کوئی ایسی پریشانی کی بات نہیں۔ غیر ملکی سیاح کبھی کبھی اچانک مسیو سیمارلو کے دفتر میں طلب کر لئے جاتے ہیں۔"

"یہی بات ہے۔ مادام۔" سپاہی بولا

"تو ایسی جلدی کیا ہے۔ تم دونوں بھی ایک ایک کپ کافی کا پیو میرے مہمان کے ساتھ پھر میں بھی تمہارے ہمراہ کرنل کے دفتر تک چلوں گی۔ وہ مجھے جانتے ہیں۔"

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں مادام۔"

وہ چاروں ہٹ میں آئے اور لڑکی انہیں ایک کمرے میں بٹھا کر کچن میں داخل

ہو گئی۔۔۔

"کچھ پتا ہے کہ تمہیں کیوں طلب کیا گیا ہے؟" عمران نے سپاہیوں سے سوال کیا!

"ہم کچھ نہیں جانتے۔" جواب ملا

"خیر... خیر... کچھ دیر میں معلوم ہی ہو جائیگا۔"

سپاہی سر ہلا کر رہ گئے۔

تھوڑی دیر بعد لڑکی کافی کی ٹرے اٹھائے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اور اسے ایک کارنر ٹیبل پر رکھ کر ان کے لئے کافی انڈیلنے لگی۔

"کاغذ پنسل اٹھائیے اور اپنے تاثرات لکھنا شروع کر دیجئے۔" اس نے عمران کو مخاطب کیا تھا۔ پھر سپاہیوں سے بولی تھی۔ "میں کلادیوں کی نامہ نگار ہوں۔ بادشاہ کے بارے میں سپاہیوں کے تاثرات اکٹھا کر کے مضامین لکھتی ہوں۔"

سپاہیوں نے سروں کو جنبش دی لیکن کچھ بولے نہیں۔

پھر وہ کافی پیتے رہے تھے اور عمران کاغذ پر لکھتا رہا تھا۔ کافی کی پیالی بائیں جانب کرسی کے ہتھے پر رکھی ہوئی تھی۔

دفعتہ پیالی کے گرنے کی آواز سنکر چونک پڑا۔ لیکن اس کی پیالی تو ہتھے کی لکڑی پر رکھی ہوئی تھی۔۔

"اٹھو!" لڑکی عمران کا شانہ ہلا کر بولی۔ تب اس نے دیکھا کہ سپاہیوں کی پیالیاں ہاتھوں سے چھوٹ گئی تھیں اور وہ کرسیوں کے ہتھوں پر ڈھلکے ہوئے تھے۔

"تمہاری پیالی میں کچھ نہیں تھا۔ اور ہو مگر تم نے تو پی ہی نہیں۔" لڑکی نے کہا۔

"اب پیئے لیتا ہوں۔"

"نہیں... جلدی کرو۔۔۔!"

"ایسی کیسی کیا جلدی۔" عمران پیالی اٹھاتا ہوا مسکرایا!

لیکن اس نے پیالی اس کے ہاتھ سے چھین لی اور بازو پکڑ کر کھینچتی ہوئی ہٹ سے نکال لائی۔

ایک بار پھر اسکوٹر تیز رفتاری سے کسی جانب اڑا جا رہا تھا۔

"تم نے انھیں بتا دیا تھا کہ تم کلادیوں کی نامہ نگار ہو۔" عمران نے اونچی آواز میں کہا

"پرواہ مت کرو۔"

"اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

"پرواہ مت کرو۔"

"بہت اچھا۔" عمران نے سعادتمندانہ لہجے میں کہا

اسکوٹر ایک بستی میں داخل ہوا اور عمارت کے سامنے رک گیا۔

"اترو۔۔!" لڑکی اسکوٹر سے اترتی ہوئی بولی۔

"اب کہیں تمہارے والدین نہ بُرا مان جائیں۔" عمران مسمسی صورت بنا کر بولا۔

"میں یا غنیا رہوں۔"

"اچھا... اچھا... چلو۔ میری ٹانگ کا درد بڑھتا جا رہا ہے۔ ہم... مگر یہ بات تو وہیں چھوڑ آیا ہوں جس پر اپنے تاثرات لکھتا رہا تھا۔"

"دوسرا لکھ دینا۔"

"میں کوئی لکھنے کی مشین ہوں۔ موڈ چوپٹ ہو گیا۔ اب کچھ نہ لکھ سکوں گا۔ پتا نہیں وہ کرنل سے بار کیا چاہتا ہے۔ آخر اسے جرأت کیسے ہوئی۔ میں بادشاہ سے شرور شکایت کروں گا۔"

"خبردار!" عقب سے ایک مردانہ آواز آئی اور عمران چونک کر مڑا۔ دوسیا کا نائب ڈائیٹر نا کھڑا تھا اور اس کے کوٹ کی جیب سے ریوالور کی نال

تب تک رہی تھی۔ اہنا ہاتھ جیب کے اندر رکھا۔

"دروازہ سامنے ہے۔" ڈائیٹر سرد لہجے میں بولا

عمران نے شانوں کو جنبش دی اور لڑکی کو آنکھ مارتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرہ خاصا وسیع تھا اور لوئیسا مینٹل پیس کے قریب کھڑی مسکرا رہی تھی۔ عمران لڑکی کو آنکھ مار کر بولا۔ "تو یہ ہیں تمہارے والدین۔ میں نہ کہتا تھا کہ برا مان جائیں گے۔"

"تم جاؤ۔!" لوئیسا نے ہاتھ ہلا کر لڑکی کو مخاطب کیا۔

وہ چلی گئی لیکن ڈائیٹر بدستور دروازے کے قریب کھڑا رہا۔

"دل چھوٹا نہ کرو۔" لوئیسا چڑانے کے سے انداز میں بولی۔ "میں تمہیں اس میک اپ میں نہ پہچان سکتی۔ اگر تم بادشاہ سے ملنے کی حماقت نہ کر بیٹھتے۔!"

"اچھا۔!" عمران نے حیرت سے کہا

"اس سے کوئی بھی سفید فام ملنا پسند نہیں کرتا۔ خصوصیت سے فرانسیسی تو بری طرح متنفر ہیں۔ اور غالباً اپنی اسی حماقت کی بنا پر تم پولیس اسٹیشن پر بھی طلب کئے گئے تھے۔"

"اوہو۔ تو کیا تم اس وقت ہٹ میں موجود تھیں؟"

"ہماری ملاقات وہیں ہوتی اگر وہ دونوں سپاہی نہ آ ٹپکتے... میں پچھلے کمرے سے ساری باتیں سن رہی تھی اور پچھلے دروازے سے نکل آئی تھی۔"

"اب تو خیریت سے ہو نا؟" عمران نے خوش ہو کر پوچھا۔

"فضول باتیں ختم کرو۔" دفعتہً وہ سخت لہجے میں بولی۔

"ختم سمجھو۔!" عمران نے اس پر سوالیہ نظر ڈالی۔

"ام بیبا کہاں ہے؟"

"جس طرح تم فرانگ کو چھوڑ بھاگی تھیں اسی طرح وہ بھی مجھے چل دے گئی۔ دیکھو نا اب ہم دونوں پھر آ ملے ہیں۔"

"میں تم پر اعتماد نہیں کر سکتی۔"

"تو پھر اس تقریب کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔"

"بادشاہ کون ہے؟"

"اوّل درجے کا چغد معلوم ہوتا ہے۔ مجھ جیسے خوبصورت آدمی کو کبالی کہہ دیا تھا۔"

"تم اس سے کیوں ملنے گئے تھے۔؟"

"لوئیسا سچ بتاؤ۔ کیا تم بھی اس کے خلاف سازش میں شریک ہو؟"

"کیسی سازش؟" لوئیسا کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران کے اندازے کے مطابق وہ اداکاری نہیں ہو سکتی تھی۔

"مجھے تمہاری لاعلمی پر حیرت ہے۔" وہ اسے بغور دیکھتا ہوا بولا

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"عنقریب یہاں بغاوت ہونے والی ہے۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" وہ خشک لہجے میں بولی

"اگر ایسا نہیں ہے تو کرنل سوماٹو کے آدمی بادشاہ کے ملنے والوں پہ کیوں نظر رکھتے ہیں۔!"

"سیکیورٹی۔"

"بکواس ہے۔ ماڈگوئی دو دن اس کا تختہ الٹ دینے کی فکر میں ہے۔"

"مجھے ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"لیکن میں یہ ضرور جاننا چاہوں گا کہ تمہارے پہلے سوال کا کیا مطلب تھا۔ تم نے مجھ سے یہ کیوں پوچھا تھا کہ بادشاہ کون ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ ہنری ہشتم نہیں ہو سکتا۔"

"کچھ نہیں۔"

"تو پھر میں جاؤں؟"

"نہیں! جب تک میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو جاتی، تم میری قید میں رہو گے۔"

"ہمارے ملک میں عورت کی قید عشق کہلاتی ہے۔"

"ڈالبیر! اسے تہہ خانے میں لے جاؤ۔" لوئیسا اس کی طرف توجہ دیئے بغیر بولی۔

"تم بھی چلو میرے ساتھ۔" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

"بکواس بند کرو۔"

"ہماری طرف عشق کا مطلب ایک اور ایک تین ہوتا ہے۔"

"چلو۔" ڈالبیر ریوالور کو جنبش دے کر غرایا۔ "اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھاؤ۔"

"تمہاری مرضی!" عمران نے مغموم نظروں سے دیکھتے ہوئے ٹھنڈی سانس لی اور ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔

ڈالبیر نے اسے کور کئے ہوئے ایک طرف ہٹ کر دروازہ سے گزرنے کا راستہ دیا تھا۔ لیکن عمران جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔

"چلو نا!" ڈالبیر نے پھر آنکھیں نکالیں۔

"میں تو نہیں جاؤں گا۔ اتنے دنوں بعد لوئیسا کو دیکھا ہے۔ جی بھر کر دیکھ لینے دو۔"

"مادام کہیں تو اسے مار ڈالوں۔" ڈالبیر نے ناخوشگوار لہجے میں پوچھا۔ لیکن لوئیسا کے کچھ کہنے سے قبل ہی عمران بولا "ہاں۔ ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم تو مجھ سے انتقام بھی لینا چاہو گے۔ یاد ہے میں نے کتنی پٹائی کی تھی تمہاری۔"

"مادام اجازت ہو تو میں اپنی توہین کا بدلہ لے لوں۔" ڈالبیر غرایا۔ "ہیرو بننے کے لئے جواب ہی کر لوں گا۔ پسلی کی کم از کم تین ہڈیاں توڑ دینے کی اجازت دیجئے۔"

"ٹھہرو۔ پہلے میں اس کی جامہ تلاشی لے لوں۔" لوئیسا بولی۔

ڈالبیر نے ریوالور کا رخ عمران کی طرف کئے ہوئے دروازہ بند کر کے بولٹ کر دیا۔ لوئیسا آگے بڑھ کر عمران کے کوٹ اور پینٹ کی جیبیں ٹٹولنے لگی لیکن وہ پوری طرح ہوشیار تھی۔ شاید اسے خدشہ تھا کہ کہیں عمران اسے اچانک گرفت میں لے کر اپنی ڈھال نہ بنا لے۔

"بہت زیادہ چالاک بننے کی کوشش نہ کرو۔" عمران نے اس سے کہا۔ "میں سچ مچ ڈالبیر کے ہاتھوں پٹنا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے دل صاف ہو جائیں۔"

"اس کی باتوں میں مت آنا۔" لوئیسا ڈالبیر سے بولی۔ "ریوالور مجھے دے دو۔ اگر اس نے تم پر ہاتھ اٹھایا تو اسے گولی مار دوں گی۔"

"منظور ہے!" عمران شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

پھر دونوں ہاتھ اٹھائے دیوار سے جا لگا تھا اور لوئیسا نے ڈالبیر سے ریوالور لے کر اسے کور کرتے ہوئے کہا تھا۔ "اب شروع ہو جاؤ۔"

"غور سے دیکھتی رہنا اگر میرا ایک ہاتھ بھی اس پر پڑے تو بے دریغ فائر کر دینا۔" لوئیسا اور ڈالبیر پر بری طرح جھلاہٹ طاری تھی۔ ڈالبیر عمران پر ٹوٹ پڑا۔ لیکن شاید اپنا ہاتھ ہی توڑ بیٹھا کیونکہ عمران بڑی پھرتی سے ایک جانب ہٹ گیا تھا۔ ڈالبیر کا گھونسہ پوری قوت سے دیوار پر پڑا۔ اس کی چیخ بے چارگی اور درد سے گھٹی گھٹی تھی۔

ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔

"کون ہے؟" لوئیسا غصیلی آواز میں چیخی۔

"پولیس!" آواز آئی۔ "دروازہ کھولو۔ ورنہ توڑ دیا جائے گا۔"

لوئیسا نے جلدی سے ریوالور ایک الماری میں چھپا دیا اور خود دروازہ کھولنے کے لئے آگے بڑھی۔ عمران اور ڈالبیر جہاں تھے وہیں کھڑے رہے۔

دروازہ کھلا اور ایک "باوردی" "جم غفیر" کمرے میں در آیا۔ اس

مرنے کے لئے دش ہیں۔ وہ آدمی "ہم تیغیر" بنی الگ رہے تھے۔

ان میں سے تین نے ریوالور سنبھال رکھے تھے۔ عمران نے انہیں سے ایک کو پہچان لیا۔ ہٹ میں کافی پی کر بیہوش ہو جانے والوں میں سے تھا۔

"اس کا کیا مطلب ہے؟" لوئیسا غصیلے لہجے میں چیخی

"مطلب کرنل سومارتی کے دفتر میں معلوم ہوگا۔" کسی نے کہا۔ "فی الحال اپنی زبانیں بند رکھو۔"

وہ ان کے نرغے میں باہر نکلے۔ وہ لڑکی بھی حراست میں تھی جو عمران کو اسکوٹر پر لائی تھی۔

"اب خیریت اسی میں ہے کہ ہم اپنی زبانیں قطعی بند رکھیں۔" عمران نے ڈالبرگ کو مخاطب کر کے اردو میں کہا۔

کرنل سومارتی کے دفتر تک وہ ایک کھلے ٹرک پر لے جائے گئے تھے۔

سومارتی انہیں چند لمحے قہر آلود نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر غرایا۔ "تم میں سے کلادیبوں کی نامہ نگار کون ہے؟"

"میں ہوں!" لڑکی کا لہجہ بھی کچھ اچھا نہیں تھا۔

"تو تم یہاں کی باشندہ ہو؟"

"صدیوں سے!"

"تم نے میرے آدمیوں کو کافی میں خواب آور دوا دی تھی۔"

"ہاں... میں نے دی تھی؟"

"کیوں؟ کیا تمہیں علم نہیں تھا کہ تم سے ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے"

"اس سے بھی بڑا جرم تم سے سرزد ہوا ہے سومارتی!" بائیں جانب سے ایک گونجیلی آواز آئی اور سومارتی بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔ نو وارد فوجی وردی میں تھا۔ مقامی باشندہ تھا اور سومارتی کو نفرت آمیز نظروں سے دیکھے جا رہا تھا

"میں نہیں سمجھا۔" سومارتی مردہ سی آواز میں بولا۔ "انہیں شاید معلوم

ہوتا تھا کہ نو وارد سومارتی سے بڑا عہدے دار ہے۔

"تم نے ہز میجسٹی کے مہمان کی توہین کی ہے۔" اس نے عمران کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"مم... میں نہیں جانتا تھا۔" سومارتی عمران کو گھورتا ہوا بولا۔ "غیر ملکیوں پر نظر رکھنا میرے فرائض میں شامل ہے۔"

"انہیں جانے دو..."

"بب... بہت بہتر جناب۔" سومارتی کمزور لہجے میں بولا۔ "لیکن یہ... کلادیبوں کی رپورٹر!"

"فی الحال ان سبھوں کو میرے دفتر میں بھجوا دو۔"

"بہت بہتر جناب۔"

عمران لوئیسا کو آنکھ مار کر مسکرایا۔ وہ برا سا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی

نو وارد چلا گیا تھا۔ سومارتی نے بیزاری سے کہا۔ "انہیں جنرل کے دفتر میں لے جاؤ"

جنرل تو عقبی کمرے میں چلا گیا تھا اور قیدی ایک گاڑی میں بٹھائے گئے تھے۔

جنرل وہی شخص ثابت ہوا جس نے ان کے معاملے میں مداخلت کی تھی
س نے صرف عمران کو اپنے سامنے طلب کیا تھا۔ لوئیسا اور اس کے ساتھی دوسرے کمرے میں روک لئے گئے تھے۔

"بیٹھ جائیے۔" جنرل نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ عمران س کا شکریہ ادا کر کے بیٹھتا ہوا بولا۔ "میں نے غلط اندازہ لگایا تھا۔ آپ لوگ الکل غافل نہیں ہیں۔"

"لیکن ہماری معلومات آپ کی معلومات سے کم ہیں۔"

"میں صرف اس وقت کی بات کر رہا ہوں کہ آپ نے صرف مجھے طلب کیا ہے"

"یہ اسی لئے ممکن ہو سکا کہ آپ نے ہز میجسٹی کو سب کچھ بتا دیا تھا۔" اب مناسب یہی ہوگا کہ آپ ان تینوں کو اپنی حراست میں رکھیں۔ ورنہ

سپیل بگڑ جائیگا۔"

"میں سمجھتا تھا کہ مجھے یہی کرنا پڑیگا۔ اس کی تصدیق بھی کی جا چکی ہے کہ ایوفینگ کے دو سپاہی جو شخص دوپٹ کا انچارج ہے فراگ ہی ہے۔"

فراگ سومارلتو پر برس پڑا۔ اور وہ پیشانی پر سلوٹیں ڈالے اس کا بخوبی سنے جا رہا تھا۔ "پھر میں کیا کرتا۔" وہ بالآخر بولا۔

"کم از کم لوبیٹا کو لوٹا ہی سکتے تھے۔"

"جنرل کے آگے میں بے بس تھا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ تمہارے بادشاہ کو ان لوگوں سے کیا دلچسپی ہے؟"

"میں یہ کبھی نہیں جانتا۔"

"تب پھر تم کیا جانتے ہو۔"

"موسیو فراگ میں بالی سونار سے تنگ آ گیا ہوں۔"

"کسی طرح لوبیٹا کو نکال لاؤ۔ میں تمہیں یہاں سے نکال لے جاؤں گا۔"

"لیکن میں یہاں سے جانا کبھی نہیں چاہتا۔"

"تب تم یہیں جہنم میں جاؤ گے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر مارکونی دوپن اتنی دیر کیوں کر رہے ہیں۔"

"مسلح جدوجہد ہنسی کھیل نہیں ہے۔"

"میرا تو خیال ہے کہ بادشاہ کو سازش کا علم ہو گیا ہے۔ ورنہ اس طرح مجھ پر نظر نہ رکھی جاتی۔"

"مجھے تم لوگوں کے اس معاملے سے اس قدر دلچسپی نہیں ہے کہ میں اس میں اپنا سر کھپانے بیٹھوں گا۔ تم لوگوں نے مجھ سے آدمی مانگے تھے وہ میں نے مہیا کر دیئے۔"

"اچھی بات ہے! تو مجھے مارکونی دوپن سے بات کرنی چاہیئے۔"

"بہرحال تم میرے لئے کچھ بھی نہ کر سکے۔"

"مجھے افسوس ہے موسیو فراگ۔"

"کیا اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ ... مجھے وہ جگہ بتا دو جہاں جنرل نے ان لوگوں کو منتقل کیا ہے۔"

"میں کوشش کروں گا۔"

"لوبیٹا فراگ کے وقار کا مسئلہ بن گئی ہے۔"

"مجھے احساس ہے موسیو فراگ۔"

"بس مجھے اس کی موجودہ قیام گاہ کا پتا معلوم ہونا چاہیئے۔ پھر سب کچھ میں خود ہی کر لوں گا۔"

سومارلتو کچھ کہنے والا تھا کہ ایک خادم نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

"مارکونی آپ سے مل سکیں گے یور آنر ..."

سومارلتو اس کے ساتھ چلا گیا۔ اور فراگ نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے اس دروازے کو گھورتا رہا جس سے وہ دونوں گذرے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہی خادم پھر کمرے میں داخل ہوا۔

"آپ کو مارکونی نے یاد فرمایا ہے یور آنر..."

فراگ نے دل ہی دل میں مارکونی کو ایک موٹی سی گالی دی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

جس کمرے میں اسے لایا گیا وہاں مارکونی، ڈان اسپاریکا اور [illegible] سومارلتو موجود تھے۔ فراگ کو دیکھتے ہی وہ خاموش ہو گئے۔ فراگ نے محسوس کیا جیسے اسی سے متعلق گفتگو ہوتی رہی ہو۔ ان کے چہروں پر کچھ اچھے تاثرات نہیں [illegible]۔ فراگ ایک کرسی کھینچ کر ان کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ کچھ سیکنڈ گذر گئے لیکن ان کے ہونٹوں میں جنبش نہ ہوئی۔ فراگ صرف سومارلتو کو گھورے جا رہا تھا۔ دفعتہً سومارلتو بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "مجھے افسوس ہے موسیو... سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا۔ میں نے آپ کو بتا دیا تھا آپ کا اس طرح آبادیوں میں پھرنا مناسب نہیں۔ بالآخر آپ پہچانے گئے..."

"تو تم نے ان دونوں کو بتا دیا ہے کہ میں کون ہوں۔"

"ہاں کر دیے تھے۔" ڈان اسپاریکا دہاڑا۔ ساتھ ہی اس کا ریوالور بھی نکل آیا تھا۔ اس نے فراگ کی کھوپڑی کا نشانہ لیتے ہوئے کہا۔ "مجھے علم ہوتا تو پہلے ہی تمہیں ختم کر دیتا۔ ہماری بربادی کا تنہا ذمہ دار ڈیڈلی فراگ ہے۔ اگر تو ان ... کی مدد نہ کرتا تو ہم اس طرح تباہ نہ ہوتے۔"

"زبان کو لگام دے بدتمیز آدمی۔" فراگ دہاڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اور سومارتو ... کے درمیان آتا ہوا بولا۔ "حالات کو اور زیادہ خراب کرنے سے ... یہ جھگڑے کا وقت نہیں ہے۔"

"اسپاریکا اپنا ریوالور ہولسٹر میں رکھ لو۔" مارکوئی مضطربانہ انداز میں ... "تم ... چھپ کر بیچ ہو اور تمہارے انتقامی جذبے کا تعلق مسٹر کارد ... سے ہے اسے پھر کسی وقت کے لئے اٹھا رکھو۔"

ڈان اسپاریکا نے ریوالور ہولسٹر میں رکھ لیا۔ پھر وہ تینوں بیٹھ گئے لیکن فراگ کھڑا رہا۔

"... تم سومارتو سے سوال کرو کہ اس نے میرے سلسلے میں تمہیں ... دھوکہ دیا تھا۔" فراگ نے دوپن کو مخاطب کیا۔

"اس کی ضرورت نہیں موسیو فراگ۔ بیٹھ جاؤ۔"

لیکن فراگ کھڑا ہی رہا۔ سومارتو بولا۔ "میں نے تو یہ کہا ہے کہ آپ کی بے احتیاطی کی وجہ سے وہ لوگ ہوشیار ہو گئے ہیں اور اب تو یہ سوال بھی پیدا ہو گیا ہے کہ وہ کتنا جانتے ہیں۔"

"وہ سب کچھ جانتے ہوں گے۔" ڈان اسپاریکا غصیلے لہجے میں بولا۔ مارکوئی کے چہرے پر فکرمندی کے آثار گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ اس نے سومارتو سے کہا۔ "ذخیرے کی حفاظت کے انتظامات سخت کر دیئے جائیں۔"

"اس کے مہیا کئے ہوئے آدمی ہمارا ساتھ نہیں دیں گے۔" ڈان اسپاریکا

نے فراگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا تو اپنی ناپاک زبان بند نہیں رکھے گا۔" فراگ دہاڑا

"میں کہتا ہوں بات نہ بڑھاؤ موسیو فراگ۔" دوپن سانپ کی طرح پھنکارا

"اسے سمجھاؤ۔"

"اسپاریکا...!"

"مجھے اجازت دیجئے مائی لارڈ۔" سومارتو اٹھتا ہوا بولا۔ "ذخیرے کی طرف سے تشویش ہو گئی ہے۔"

"ہاں... ہاں... تم جاؤ۔" دوپن ہاتھ اٹھا کر بولا

سومارتو چلا گیا۔

"میں بھی جا رہا ہوں۔" فراگ غرایا

"کہاں موسیو فراگ؟" دوپن آہستہ سے بولا

"یہاں نہیں رہوں گا۔"

"فی الحال یہ ناممکن ہے موسیو فراگ۔"

"مجھے یہاں سے جانا ہی پڑے گا مارکوئی دوپن۔ کرنل سومارتو نے مجھے بہت ذلیل کیا ہے۔ میں اسے اپنی توہین سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنی شخصیت چھپانی پڑے۔ سومارتو نے ہی مجھے مشورہ دیا تھا اور خود ہی میرا انکشاف کر کے چلا گیا۔"

"جو ہوا سو ہوا۔ بہرحال اب تم احتیاط برتو گے موسیو فراگ۔"

"سوال تو یہ ہے کہ تم اتنی دیر کیوں کر رہے ہو۔ تمہیں تو کل ہی تکمیل شروع کر دینا چاہیئے تھا۔"

"ابھی وقت نہیں آیا۔ تم یہاں کے حالات سے واقف نہیں ہو۔ حملہ تین دن بعد ہو گا۔"

"اگر اس دوران میں ذخیرہ تباہ نہ ہو گیا تو۔" فراگ طنزیہ لہجے میں بولا

"ناممکن! میری نگرانی بہت عرصے سے ہو رہی ہے کوئی نئی بات نہیں۔ وہ

تمہاری وجہ سے بادشاہ کے آدمی کس قدر تیزی دکھانے پر آمادہ ہو گئے۔"

"افسوس! ہم ناکام رہے۔ میرا خیال ہے کہ ان چاروں میں کوئی خاص آدمی ضرور تھا: چاروں فرانسیسی تھے۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ فرانس ہماری مدد کر رہا ہے۔ مجھے ان دو بمبار طیاروں کا انتظار ہے جو فضا سے زمین پر دہشت پھیلائیں گے۔"

فرانگ بیٹھ گیا۔ وہ اس طرح دوپن کو دیکھ رہا تھا جیسے کسی ننھے سے بچے کی تعلیاں سن رہا ہو۔ "دیکھو دوست!" وہ بالآخر بولا۔ "ان چاروں میں سے ایک یقیناً فرانسیسی نہیں تھا۔ وہی جو بادشاہ سے ملا تھا۔"

"نہیں! وہ بھی فرانسیسی ہی تھا۔"

"میں تو اسے اسپینی سمجھا تھا۔" فرانگ مضحکہ اڑانے والے انداز میں بولا۔ "وہ اہل زبان کی طرح اسپینی بھی بول سکتا ہے۔ لیکن لوئیا نے بتایا کہ وہ بھی کالا آدمی ہے۔ ایک ایشیائی۔ میں پھر کہتا ہوں جو کچھ کرنا ہے فوراً شروع کر دو۔ اس آدمی کی کھوپڑی میں شیطان کا مغز ہے۔"

"تم کس کی بات کر رہے ہو۔؟"

"اس کی جس نے مجھ جیسے آدمی کو بیوقوف بنا کر اپنا کام نکالا تھا۔ اور تم ڈان اسپارلیکا سن لو! لوئیا انہیں گرفتار کر کے لے جانا چاہتی ہے اور وہ مار ڈالنا چاہتا ہے۔"

"گ... کیوں؟"

"اس لئے کہ تم اس زمین دوز تجربے کا پلان اور ڈائیگرام اپنے قبضے میں رکھتے ہو۔"

"ن... نہیں!" ڈان اسپارلیکا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں سراسیمگی کے آثار تھے۔

"اوہ... خدایا!" دوپن نے کراہ کر اپنی کنپٹیاں دبائیں اور پھر جھلا کر بولا۔ "میں نہیں جانتا تھا کہ اپنی چھت کے نیچے میں نے اتنے جھگڑے پال رکھے ہیں۔"

"میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے دوپن!" ڈان اسپارلیکا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اتنے لوگ تمہاری تاک میں ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی ذخیرے تک بھی جا پہنچا ہو۔ اور پھر ایسی صورت میں یہاں تم دونوں کی موجودگی میرے لئے پھانسی کا پھندا بھی بن سکتی ہے۔"

"اچھا تو پھر۔؟"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کیا کروں۔"

"فوراً کارروائی شروع کر دو!" فرانگ بولا۔ "اتنی توہین ہو جانے کے باوجود بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے آدمی تربیت یافتہ لڑاکے ہیں۔"

"فضائی دھمکی کے بغیر ہم کامیاب نہ ہو سکیں گے۔"

"پلنگ میں لیٹ کر انگوٹھا چوسو میرے دوست! کس گدھے نے تمہاری صحت کے لئے بغاوت تجویز کی تھی۔"

"بدتمیزی نہیں!" دوپن مضطربانہ انداز میں بولا۔ "تم میری چھت کے نیچے ہو۔"

"یہ چھت صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھنے والی ہے دوپن۔ ورنہ اب بھی کچھ شروع کرا دو معمولی ہی پیمانے پر سہی۔ وہ الجھ جائیں گے ورنہ تھوڑی دیر بعد تم خود دیکھ لو گے [illegible] اپنا جواب نہیں رکھتا۔"

"میرا خیال ہے کہ موسیو فرانگ کا مشورہ درست ہے۔" ڈان اسپارلیکا گھبرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"مجھے وقت چاہیئے! فیصلہ کرنے کے لئے کچھ وقت چاہیئے۔ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں جواب دوں گا۔"

دوپن اٹھ کر کمرے سے چلا گیا اور وہ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"مم... مجھے اس آدمی کے بارے میں کچھ اور بتاؤ جو مجھے مار ڈالنا چاہتا ہے۔"
ڈان اسپاریکا بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"صورت سے معمولی درجے کا احمق معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ..."
بات اس سے آگے نہ بڑھ سکی کیونکہ ایک زوردار دھماکے سے در و دیوار لرز کر رہ گئے۔ پھر پے بہ پے کئی دھماکے ہوئے۔ آوازیں دور کی تھیں لیکن زمین ہلتی ہوئی سی محسوس ہوتی تھی۔

فراگ ہنس رہا تھا۔ ڈان اسپاریکا کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔
ٹھیک اسی وقت ڈوپن کمرے میں داخل ہوا اس کی سانس پھول رہی تھی۔ تہہ خانے سے ہی آیا تھا غالباً دوڑتا ہوا آیا تھا۔

"تم نے دیکھا؟" فراگ آنکھیں نکال کر غرایا

"یہ... یہ... کیا ہو رہا تھا۔"

"آپ مسلح بغاوت فرمائیں گے۔ ذرا شکل دیکھو۔" فراگ اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"لیکن... لیکن!" ڈان اسپاریکا ہکلایا۔

"اسلحے کے ذخائر تباہ کر دیئے گئے۔" فراگ چیخا۔ "میری بات نہیں سنی گئی تھی!"
کوئی کچھ نہ بولا۔ پورے محل میں بھگدڑ سی پڑ گئی تھی۔ ام بینی اور لی ہارا بھی کمرے میں پہنچ گئیں۔ فراگ لی ہارا کو دیکھ کر مسکرایا۔

"اگر ذخائر تباہ ہو گئے تو اب میری باری ہے۔" ڈوپن نے کہا اور رسی کے بل کھانے لگا۔

"تم بھی خود کو مردہ سمجھو!" فراگ نے ڈان اسپاریکا کی طرف دیکھ کر کہا

"مجھے خوفزدہ کرنے کی کوشش نہ کرو۔" ڈان اسپاریکا حلق پھاڑ کر چیخا۔

"جتنی جلد ممکن ہو ہمیں محل چھوڑ دینا چاہیئے۔" ڈوپن نے ہانپتے ہوئے کہا "میرے ساتھ آؤ۔ ہم فرار ہو سکتے ہیں۔"

"تمہیں بچا سکتا ہوں!" فراگ نہایت اطمینان سے ڈان اسپاریکا کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔ "لیکن ایک شرط کے ساتھ۔"

"ارے میں کہتا ہوں بھاگو۔" ڈوپن پاگلوں کی طرح اچھلتا ہوا بولا۔

"شکل دیکھو اس باغی کی۔" فراگ نے ڈوپن کی طرف ہاتھ اٹھا کر قہقہہ لگایا

"جہنم میں جاؤ۔" ڈوپن نے کہا اور چھلانگ مار کر دروازے سے نکل گیا۔
ام بینی بھی اس کے پیچھے ہی جھپٹتی چلی گئی تھی۔

"تم اپنی شرط جلدی سے بتاؤ!" ڈان اسپاریکا بوکھلا کر [illegible] بولا۔ شاید وہ [illegible] ہی تھا۔ لڑنے بھڑنے والا آدمی نہیں معلوم ہوتا تھا۔

"لی ہارا کو میرے حوالے کر دو۔" فراگ نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو کتے۔" اسپاریکا حلق پھاڑ کر چیخا۔
ٹھیک اسی وقت کرنل سومارتو کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر وحشت ناچ رہی تھی۔ "مم... مارکوئی کہاں ہیں؟" اس نے ان کی طرف توجہ دیئے بغیر سوال کیا۔

"بھاگ گیا۔" فراگ نے قہقہہ لگایا

"غضب ہو گیا۔ اسلحے کے ذخائر تباہ کر دیئے گئے۔ جنرل کے آدمی محل کو گھیر رہے ہیں بھاگو۔"

"جب محل کو گھیر رہے ہیں تو بھاگو گے کس طرف سے۔" فراگ نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"یہاں سے سرنگ جنگل تک گئی ہے۔ جس کا علم مارکوئی کے علاوہ کسی کو بھی نہیں ہے۔ تم کیا جانو؟"

"مارکوئی نے مجھے بتایا ہے۔ مگر مارکوئی ہیں کہاں۔"

"وہ تنہا ہی سرنگ کے ذریعہ فرار ہو گیا ہو گا۔"

"تب تو بہت برا ہوا۔ میں نہیں جانتا کہ سرنگ کا دہانہ کہاں ہے۔"

"سب کچھ اس جانور کی وجہ سے ہوا۔" ڈان اسپاڈیکا فرانگ کی طرف ہاتھ اٹھا کر چیخا۔ "وہ ہمیں ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔"

"اوہ خدا کی پناہ۔" کرنل سومارلی دانت پیس کر بولا۔ "میں ناحق یہاں آیا۔"

پھر وہ دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ فرانگ اسے روکنے کے بہانے ڈان اسپاڈیکا کے قریب سے گزرا۔ قبل اس کے کہ ڈان اسپاڈیکا کچھ سمجھ سکتا۔ فرانگ نے اس کے ہولسٹر سے ریوالور نکال کر سومارلی پر فائر کر دیا۔ گولی اس کے بائیں پہلو کو چھیدتی گئی۔ وہ چاروں خانے چت گر کر ٹھنڈا ہو گیا۔

"کک... کیا... تت... تم پاگل ہو گئے ہو۔" ڈان اسپاڈیکا متوحش لہجے میں ہکلایا۔

"بدعہدی کرنے والوں کو میں زندہ نہیں چھوڑتا۔" فرانگ نے سرد لہجے میں کہا اور پھر ایک کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔ "اب تم خود ہی اپنی ہارا کو اٹھا کر میری گود میں بٹھا دو ورنہ تمہیں بھی مار ڈالوں گا۔"

"اوہ... خدایا میں کیا کروں۔"

"خدا کو بیچ میں نہ لاؤ۔ میں تم سے کوئی بہت اچھا کام نہیں کرا رہا۔ میں بھی مذہبی آدمی ہوں۔ اسے برداشت نہیں کر سکتا۔"

"تم مذہبی آدمی ہو... تم... تم۔"

"تمہیں اس پر حیرت کیوں ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لوگ کلیساؤں [illegible] مانگ کر دوسروں پر میادی کرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔"

"[illegible] یہ باتوں کا وقت نہیں ہے۔" ڈان اسپاڈیکا بے بسی سے بولا۔

"[illegible] اچھی طرح جانتا ہے کہ وقت آنے سے پہلے نہیں مرے گا۔"

"[illegible] ہے... دیوانہ ہے۔" اسپاڈیکا نے ہارا کی طرف دیکھ کر کہا

فرانگ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ام بنی دوڑتی ہوئی آئی اور ہانپ ہانپ کر کہنے لگی

"وہ نکل گیا... لیکن میں راستہ جانتی ہوں۔ میں نے اسے فرار ہوتے دیکھا ہے۔ وہ ایک طویل سرنگ ہے۔ نکل چلو جلدی سے۔"

اتنے میں باہر سے فائرنگ کی آوازیں بھی آئیں۔

"خیر... خیر...!" فرانگ اٹھتا ہوا بولا۔ "چلو راستہ دکھاؤ۔ ام بنی تم آگے چلو اس کے بعد ہارا۔ پھر ڈان اسپاڈیکا...۔"

فرانگ ان کے پیچھے ریوالور تانے چل رہا تھا۔

ایک کمرے کی ایک بڑی الماری سرنگ میں داخل ہونے کا راستہ ثابت ہوئی۔ کچھ دور چل کر گہری تاریکی سے سابقہ پڑا تھا۔ دفعتاً یک بیک انہوں نے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں جو مخالف سمت سے آ رہی تھیں۔ ام بنی پلٹ پڑی۔

"ٹھہرو... ٹھہرو۔!" فرانگ نے پرسکون انداز میں سرگوشی کی۔ "دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ... دم سادھے رہو!"

وہ دیوار سے لگ کر ایک لائن میں کھڑے ہو گئے۔ پھر ایسا لگا جیسے دوڑنے والوں میں سے کوئی ٹکرا کر کراہا ہو۔ "میں کچھ نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا۔" کسی نے کہا اور ان لوگوں نے ہارا کی دوپن کی آواز صاف پہچانی۔

"واپس چلو!" فرانگ آہستہ سے بولا۔ "بے آواز چلنا ہوگا۔ ہمیں بچاؤ کی کوئی تدبیر کرنی ہوگی ورنہ اندھیرے میں مارے جائیں گے۔"

وہ بڑی احتیاط سے پلٹ پڑے۔ دوپن کی آواز وہ اب بھی سن رہے تھے جو مسلسل بولے جا رہا تھا لیکن فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

سرنگ سے نکل کر وہ پھر اسی بڑے کمرے میں آ پہنچے یہاں فائروں کی آوازیں اب بھی گونج رہی تھیں۔ شاید محل میں دوپن کے ملازمین نے مورچہ سنبھال لیا تھا فرانگ نے دوسری جانب کا دروازہ بولٹ کر کے اپنے ساتھیوں کو سرنگ

وافر اداری کو پاٹ کی اوٹ میں آجانے کا اشارہ کیا۔ خود پاٹ کے قریب ہی کھڑا ہو گیا تھا اور ریوالور کا رخ اس پوزیشن میں رکھا تھا کہ فوری طور پر فائر کر سکے۔

قدموں کی چاپ بہت قریب آگئی تھی۔ اور پھر اچانک بارکوٹی سرنگ کے دہانے سے اچھل کر کمرے کے فرش پر آپڑا۔

فراگ نے سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ دوپن پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگے اور حملہ آور ہوشیار ہو جائیں لہٰذا اس نے خود ہی دوپن پر یہ کہتے ہوئے چھلانگ لگائی۔ "غدار، نمک حرام۔ مجھ سے بچ کر کہاں جائیگا۔ میں نے کرنل ... تو کا بھی خاتمہ کر دیا۔" دوپن کو ایک ہاتھ سے دبوچے ہوئے وہ تیزی سے سرنگ کے دہانے کی طرف پلٹا اور ریوالور کا رخ سامنے کھڑے ہوئے افراد کی طرف کرتا ہوا دہاڑا۔ "اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔" لیکن پھر خود بخود ریوالور والا ہاتھ نیچے جھکتا چلا گیا۔ لوئیسا دو سفید فام مردوں کے درمیان کھڑی سے گھورے جا رہی تھی۔

"اچھا تو تم ہو۔ آؤ آؤ... تمہارا شکار بھی یہیں موجود ہے۔"

"تمہارا بہت بہت شکریہ موسیو فراگ۔" لوئیسا چہکی۔ "وہ کہاں ہے؟"

"یہ ادھر!"

لوئیسا اور اس کے ساتھی سرنگ کے دہانے سے کمرے کے وسط میں آگئے۔ ڈان اسپاریکا بوکھلا کر کئی قدم آگے بڑھ آیا تھا۔ فراگ بھی دوپن کو چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کی تمام تر توجہ لوئیسا کی طرف تھی۔ اس نے کہا۔ "لوئیسا! میں نے کرنل سے مارٹو کو ختم کر دیا۔ وہی سازش کا سرغنہ تھا یہ دوپن تو کالیٹو کا الو ہے۔"

"ہاں۔ ہاں۔!" دوپن جلدی سے بولا۔ "میں بے قصور ہوں۔"

"لیکن تم یہاں کیوں مقیم تھے؟" لوئیسا نے فراگ سے سوال کیا۔

"تمہارے شکار کی نگرانی کرتا رہا تھا کہ کہیں یہ ہاتھ سے نکل نہ جائے... میں تمہاری طرح بے وفا نہیں ہوں۔"

"ہائیں... مادام سے بدتمیزی!" لوئیسا کے ایک ساتھی نے جھلا کر کہا اور فراگ کے گال پر ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا۔ بس پھر کیا تھا فراگ نے اس پر فائر جھونک مارا۔ اس نے دوسری طرف چھلانگ لگائی اور فراگ کا وار خالی گیا۔ دوسرے فائر کے ساتھ ہی اس نے ڈان اسپاریکا کے عقب میں غوطہ لگایا تھا اور... اور تیسری گولی ڈان اسپاریکا کے سینے میں پیوست ہو گئی۔

"یہ کیا کر رہا ہے۔" لوئیسا کا دوسرا ساتھی چیخ کر فراگ پر ٹوٹ پڑا۔ اس دوران میں دو فائر اور ہوئے لیکن دونوں خالی گئے اور ریوالور بھی خالی ہو گیا۔ ڈان اسپاریکا فرش پر پڑا دم توڑ رہا تھا۔ اور فراگ نے لوئیسا کے ساتھی کو دور اچھال کر اس ساتھی کی دبوچ لینے کی کوشش شروع کر دی تھی جس نے اس کے گال پر تھپڑ مارا تھا۔

"یہ عمران ہے فراگ... ہم دونوں کا مشترکہ دشمن!" دفعتاً لوئیسا چیخی۔ "اسے زندہ نہ چھوڑنا... میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ اس نے تمہیں کیوں غصہ دلایا تھا... مکار اعظم...."

"اوہ تو یہ تم ہو۔" فراگ دانت پیس کر عمران پر پل پڑا۔

عمران جھکائی دے کر اس کی گرفت سے نکلتا ہوا بولا۔ "واقعی تم بڑی ظالم ہو۔ میں نے تو اس لئے تھپڑ رسید کیا تھا کہ اس نے تمہیں آنکھ ماری تھی۔"

"تو جھوٹا ہے۔" فراگ دہاڑا۔ "میں نے آنکھ نہیں ماری تھی۔"

"ماری تھی... مارنا تھا تو ہاتھ مارتے۔ عورتوں کی طرح آنکھ مارتے ہو اور کہلاتے ہو ڈیڈلی فراگ... شرم نہیں آتی۔"

عمران اچھل کود کر فراگ کو جھکائے دے رہا تھا۔

"ڈاکٹر! کھڑا منہ کیا دیکھ رہا ہے... فراگ کی مدد کر۔" لو بیسا بولا
ڈاکٹر کا ہاتھ ہولسٹر پر گیا ہی تھا کہ ام بینی کے جاگرز کے گریبان سے
اعشاریہ دو پانچ کا پستول نکل آیا۔

"خبردار... کوئی دخل اندازی نہ کرے۔ انھیں مرغوں کی طرح لڑنے
دیا جائے۔" ام بینی کے لہجے میں سفاکی تھی۔ "بقیہ لوگ اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیں
اسے بھی چھپ گر لیا ہے اور میرا نشانہ کبھی برا نہیں ہے۔"

"اوہ... کتیا تو بھی ---!" فراگ دہاڑا

"ہاں... آج... اس کو دیکھ کر بس بل دیکھنا چاہتی ہوں۔ جو اب
تک... مرد کمزور دوں پر مظالم ڈھاتا رہا ہے۔"

لو بیسا اور ڈاکٹر نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیے تھے۔ ذہن ایک گوشے
میں دبکا ہوا ایک بری طرح کانپ رہا تھا۔ وہ کی ہاں... ڈاکٹر اسپارٹیکا کے مرنے
ہی پر پیش ہو کر گر پڑی تھی۔

"کیا واقعی تم مرنا ہی چاہتے ہو۔" دفعتاً عمران نے فراگ سے سوال کیا

"ارے جا جا... تو ڈھرو مرد کر دیکھ لوں گا۔"

دونوں ایک دوسرے سے خاصے فاصلے پر کھڑے تھے۔ مرغوں کی
طرح حملے کا پہلو تلاش کر رہے تھے۔

"لیکن میں تمھیں نہیں مارنا چاہتا۔ تم نے میری بڑی مدد کی ہے۔"

"اس کی باتوں میں نہ آنا یہی ڈھمپ لو بیو کا بھی ہے۔" لو بیسا زہریلے
لہجے میں بولی۔

"ہاں۔ مجھے اب یقین آ گیا ہے۔ اس مہیا سپاہی بھی اسے نہیں بچا
سکا تھا۔" فراگ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا

"اس کے باوجود بھی میں تمھیں نہیں مارنا چاہتا۔" عمران بولا

دفعتاً فراگ اس پر پھر ٹوٹ پڑا۔ عمران جھکائی دے کر ایک طرف

ہٹ گیا اور فراگ اپنے ہی زور میں دیوار سے جا ٹکرایا۔ ام بینی کا قہقہہ کمرے
میں گونج رہا تھا۔ پھر قبل اس کے کہ فراگ دوبارہ حملہ کرتا عمران نے اسے گردن
اور ٹھوڑی پر رکھ لیا۔

کھٹ کھٹ... اسی وقت بند دروازے پر ضربیں پڑنے لگی تھیں۔ ستار
جنرل کے آدمی محل میں داخل ہو گئے تھے۔ ام بینی لو بیسا اور ڈاکٹر کو گھور رہی
تھی... دروازے کی طرف... ... ... دروازہ کھٹکے کے
ساتھ کھلا اور سپاہی اندر گھس آئے... اور پھر ان کے عقب سے جنرل
کا چہرہ ابھرا۔ سپاہیوں نے فراگ اور دوسروں کو جکڑ لیا تھا۔

"موسیو علی عمران!" جنرل کی بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "ہم آپ کے شکر
گزار ہیں۔"

"موسیو فراگ نے دو سازشیوں کو مار ڈالا۔ ڈاکٹر اسپارٹیکا اور کرنل
سیو مارتو۔" عمران نے فراگ کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "انھوں نے میرے حق
میں ان لوگوں کو دھوکے میں رکھا تھا۔"

"خیر... خیر... ہم دیکھیں گے کہ ان کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔"

٭

"لیکن جنرل اس کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکا تھا۔" عمران نے طویل سانس
لے کر کہا

"کیوں؟" ظفر الملک نے سوال کیا

"ام بینی نے اپنا پستول فراگ پر خالی کر دیا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ میں اپنے
ہاتھوں سے فراگ کو مار ڈالوں۔ جب اس نے دیکھا کہ میں جنرل سے فراگ
کی سفارش کر رہا ہوں... تو... اس نے ---!"

"تو کیا ام بینی گرفتار کر لی گئی؟"

"فی الحال - لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ رہا کر دی جائیگی کیونکہ گرفتار ہونے
سے قبل اس نے جنرل کو یاد دہانی کرا دی تھی کہ کنگ چانگ کو زندہ یا مردہ پیش
کرنے کے لئے اطراف کی ساری حکومتوں کی طرف سے بڑے بڑے انعامات کی
پیشکش موجود ہے۔ اور فراگ کے علاوہ کوئی اور فرد کنگ چانگ ہونے کا دعویٰ
نہیں کر سکتا۔ جنرل نے کہا اگر انہیں ... قدر ہوئی تو اسے پورے عزاز و اکرام
کے ساتھ رہا کر دیا جائے گا۔"

"مجھے افسوس ہے یور مجسٹی!" جیمسن بولا "میں تو سمجھا تھا کہ وہ آپ کی
گردن میں جھولتی ہوئی ساؤتھ کینٹنگٹن تک جا پہنچے گی۔"

"لیکن لوئیسا اس وقت آپ کے ساتھ کیوں تھی آپ نے تو بادشاہ کو
اس کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔" ظفر نے سوال کیا

"سنو! وہ بھی جانتی تھی کہ بادشاہ دراصل کون ہے۔ فرانس کی حکومت
نے اسے ڈھیل دے رکھی ہے محض اس لئے کہ کسی بہت ہی خاص موقعہ پر اس کا
صحیح مصرف اس کے کسی کام بھی آ سکتا ہے۔ بہرحال لوئیسا نے اسے اس بات پر
تیار کر لیا تھا کہ میرے سر پر ہر وقت مسلط رہنے کی اجازت دے دے۔ یہ بہت
بڑی دشواری آ پڑی تھی۔ اس کی موجودگی میں اصولاً میں ڈان اسپارلیکا پر ہاتھ
نہ اٹھا سکتا۔ کیونکہ مشن کے مطابق اسے زندہ ہی گرفتار کرنا تھا۔"

"لہٰذا آپ نے اسے فراگ کے ہاتھوں ختم کرا دیا۔" جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "اچھی
تدبیر تھی۔ کاش میں بھی وہاں ہوتا اور فراگ کے گال پر آپ کا تھپڑ لگتے دیکھ
سکتا۔ پاگل ہو گیا ہوگا ... میں تصور کر سکتا ہوں ... واہ ..."

"لیکن لوئیسا تو ابھی پر اڑی ہوئی ہے کہ ڈان اسپارلیکا کے قاتل آپ
خود ہیں!" ظفر بولا

"کچا کام نہیں کرتا۔ یہ بات بالی سونار کی حکومت کے ریکارڈ پر آ گئی ہے
کہ وہ فراگ کے ہاتھوں مارا گیا اور فراگ کو اس کی داشتہ نے مار ڈالا۔ لیکن

ابھی میری ایک الجھن رفع نہیں ہوئی۔"

"کیسی الجھن؟"

"ام بیبی کہہ رہی تھی کہ تم خواہ دنیا کے کسی گوشے میں ہو۔ وہ ہمیشہ تمہارے
پاس پہنچ جائیں گی۔" وہ بیحد مغموم لہجے میں بولا۔

"کاش میں آپ کی جگہ ہوتا۔" جیمسن نے ٹھنڈی سانس لی

"مور چھل کی بجائے ڈنڈا ہوتے۔" عمران جھلا کر بولا

"مگر سوال تو یہ ہے کہ موکارو سے کس طرح نکل سکیں گے۔ ماموں تو کہتا ہے
کو کسی طرح چھوڑتا ہی نہیں۔ دونوں دن رات بیٹھے رہتے ہیں۔" ظفر نے کہا

"اغواء!" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "بھانجے کا اغواء
پرنس ہربنڈا پھر غائب ہو جائیگا۔ یہ لوئیسا کی ذمہ داری ہے اور ہم اسی کے
اسٹیمر پر واپس چلیں گے۔ بے فکر رہو۔"

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر ظفر چونک کر بولا۔ "لیکن آپ کو
دوین کے محل والی سرنگ کا علم کیونکر ہوا تھا۔"

"اس طرح کہ دوین اسلحہ کے ذخائر کا معائنہ کرنے کے لئے سرنگ ہی کے ذریعے
جنگل کی راہ لیتا تھا۔ ایک رات میں نے اس کا تعاقب کر کے سرنگ کا پتا لگا لیا تھا
اور مجھے یقین تھا کہ ہنگامے کے دوران وہ سرنگ ہی کے راستے فرار ہونے کی کوشش کریں گے
لہٰذا لوئیسا اور ڈاہلیہ کے ساتھ اسی راستے کی نگرانی شروع کر دی تھی۔"

"بہرحال۔" ظفر طویل سانس لے کر بولا۔ "یہ سفر مجھے ہمیشہ ایک ڈراؤنے
اور اوٹ پٹانگ خواب کی طرح یاد رہے گا۔"

"کیا یہ خواب ہے کہ ہمارے دونوں ساتھی بازیاب ہو گئے! وہ جزیرہ تباہ
کر دیا گیا جو ساری دنیا کو سچ مچ ایک اوٹ پٹانگ خواب بنا کر رکھ دیتا۔ پھر اگر
ڈان اسپارلیکا لوئیسا کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ جزیرہ دوبارہ جنم نہیں لے سکتا تھا
میں نے اس کا سدباب بھی کر دیا۔ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے ہیں یہ ٹھوس
حقیقت ہے۔"